® PDF By HAMEEDI

قسط نمبر 35

جیسا کہ گذشتہ قسط میں بتایا تھا، شر البریہ نے سب سے زیادہ نشانۂ ستم بنایا امام باقر اور امام جعفر صادق کو، اسی سلسلہ کی مزید روایات پیش خدمت ہیں

کُلینی محمد بن مسلم سے روایت کرتا ہے کہ، میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس گیا، ابو حنیفہ آپ کے پاس موجود تھے، میں نے آپ سے کہا، میں آپ کے قربان جاؤں، میں نے عجیب خواب دیکھا ہے، آپ نے مجھ سے کہا، اے ابن مسلم بیان کر، ایک عالم اس وقت تشریف رکھتے ہیں، اور اپنے ہاتھ سے ابو حنیفہ کی طرف اشارہ کیا، میں نے کہا، میں نے یوں دیکھا، گویا میں اپنے گھر میں داخل ہوا ہوں، اچانک میری بیوی نکلی، اس نے بہت سے اخروٹ توڑے، اور میرے سامنے بکھیر دیئے، مجھے اس بات پر تعجب ہوا، ابو حنیفہ نے کہا، تو کنجوس لوگوں سے اپنی بیوی کے مال میراث کے لئے لڑتا اور جھگڑتا ہے، شدید دشمنی کے بعد تو اپنے مقصد کو پالے گا، انشاءاللہ، اس پر ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہا، اے ابو حنیفہ، آپ نے سچ کہا، پھر جب ابو حنیفہ آپ کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے، تو میں نے کہا، میں قربان جاؤں میں اس دشمن کی تعبیر کو ناپسند کرتا ہوں، آپ نے کہا، اے ابن مسلم خدا تیرا برا نہ کرے، اس کی تعبیر ہماری تعبیر کے موافق نہیں، اور ہماری تعبیر اسکی تعبیر کے موافق، اس کی صحیح تعبیر وہ نہیں جو اس نے بتائی ہے، میں نے آپ سے کہا، میں آپ کے قربان، تو پھر آپ کا یہ کہنا کہ، آپ نے ٹھیک کہا، اور آپ نے اس پر قسم بھی کھائی، جبکہ وہ (ابو حنیفہ) غلط کہہ رہے تھے؟ آپ نے کہا، ہاں میں نے اس پر قسم کھائی کہ اس نے غلطی کی ہے۔

کتاب الروضہ من الکافی ج۸ ص296 مطبوعہ ایران

یہ کس قسم کا جھوٹا بے ایمان اور منافق استاد (امام جعفر صادق امام ابو حنیفہ کے استاد ہیں) بنا کے پیش کر رہے ہیں امام جعفر صادق کو، اللہ کی قسم وہ ایسے نہیں تھے یہ شر البریہ کی جھوٹی محبت اہل بیت ہے کہ ایک طرف محبت کے دعوے اور انکو مقام کبریائی تک لے جانا اور دوسری طرف انکو جھوٹا اور منافق لکھنا۔

ایک اور روایت میں کہتے ہیں کہ آپ نے کہا، میرے ستر منہ ہیں جن سے میں بولتا ہوں، اور ہر ایک سے نکلنے کا راستہ بھی ہے۔

بصائر الدرجات، جزء 6 ص مطبوعہ ایران

اب اسی روایت ستر منہ والی کو لے لیں اس سے شر البریہ اپنے امام کی کس قدر توہین کر رہے ہیں کہ ایک ایک بات کے ستر مختلف معانی کا مطلب تو یہی ہوا کہ یہ امام سب سے بڑا منافق تھے (حالانکہ وہ ایسے نہیں تھے یہ خرافات ان شر البریہ نے غلط انکی طرف منسوب کی ہیں)

® PDF By HAMEEDI

ایک اور روایت۔

کشی نے زرارہ سے نقل کیا ہے، کہتا ہے کہ،

خدا کی قسم، اگر میں وہ سب کچھ بیان کر دوں جو میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سُنا ہے تو مردوں کے آلۂ تناسل لکڑیوں پر چڑھ جائیں۔

رجال الکشی ص 123 حالات زرارہ بن اعین مطبوعہ ایران

قسط نمبر 36

شر البریہ کے ساتویں امام موسیٰ بن جعفر (امام کاظم) اور انکی والدہ بھی شر البریہ کے ہاتھوں توہین سے محفوظ نہ رہ سکے۔

ابن عکاشہ راوی ہے میں ابو جعفر علیہ السلام کے پاس آیا، ابو جعفر علیہ السلام نے کہا، ابو عبداللہ شادی کیوں نہیں کرتا؟ حالانکہ وہ شادی کر سکتا ہے: راوی کہتا ہے، آپ کے سامنے ایک سر بہ مہر تھیلی تھی، آپ نے کہا، عنقریب اہل بربر میں سے نخاس (یعنی مویشی اور لونڈیاں بیچنے والا آئے گا، اور میمون کے گھر اترے گا، ہم اس تھیلی سے آپ کے لئے ایک لونڈی خریدیں گے، بیان کرتا ہے کہ، اس کے بعد جو ہوا سو ہوا، ایک روز ہم ابو جعفر علیہ السلام کے پاس گئے، آپ نے کہا، کیا میں تمہیں نخاس کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ جس کا تم سے پہلے میں نے ذکر کیا تھا، جاؤ، اور اس تھیلی سے آپ کے لئے ایک لونڈی خریدو، ہم نخاس کے پاس آئے، اس نے کہا میں بیچ چکا ہوں، میرے پاس صرف سو بیمار لونڈیاں تھیں، ایک لونڈی دوسری سے کچھ بہتر تھی، ہم نے کہا دونوں کو نکال لیں تاکہ ہم انہیں دیکھیں، اس نے دونوں کو نکالا، ہم نے پوچھا، یہ دونوں ایک جیسی لونڈیاں ہمیں کتنے میں دے گا؟ اس نے کہا، ستر دینار ! ہم نے کہا بہتر ہے، اس نے کہا میں ستر دینار سے کم نہیں کروں گا، ہم نے اس سے کہا، ہم تجھ سے اس تھیلی کے بدلے میں خریدتے ہیں، اس میں جتنے بھی دینار ہوں، ہمیں نہیں معلوم اس میں کتنے ہیں؟ اس کے پاس ایک آدمی تھا جس کا سر اور داڑھی سفید تھی، وہ کہنے لگا، اسے کھولو، اور وزن کرو، نخاس نے کہا کھولو مت اگر ستر دینار سے ذرہ مقدار بھی کم ہوئی تو میں تمہارے ہاتھ نہیں بیچوں گا، اس بوڑھے نے کہا قریب آؤ، ہم قریب ہوئے، اور مہر توڑ ڈالی، دیناروں کا وزن کیا، وہ پورے ستر دینار تھے، نہ کم نہ زیادہ، ہم نے ایک لونڈی لے لی، اور ابو جعفر علیہ السلام کے پاس لے گئے، جعفر آپ کے پاس کھڑے تھے، ہم نے ابو جعفر کو پورا واقعہ سنایا، آپ نے خدا کی حمد و ثنا کی، اور اس لونڈی سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے، اس نے کہا، حمیدہ، آپ نے کہا دنیا میں حمیدہ اور آخرت میں محمود، مجھے بتا کہ تو باکرہ ہے یا ثیبہ؟ اس نے کہا، باکرہ (کنواری) آپ نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

نخاسین کے ہاتھ تو چیز بھی لگے یہ اسے خراب کر دیتے ہیں؟

® PDF By HAMEEDI

اس نے کہا، وہ میرے پاس کئی دفعہ اس طرح بیٹھ جاتا جس طرح مرد عورت سے جماع(Sex) کرتے وقت بیٹھتا ہے، تو اللہ نے اس پر ایک سفید داڑھی اور سفید سر والا آدمی مقرر کر دیا، وہ اسے تھپڑ مارتا رہتا، حتا کہ وہ میرے پاس سے اٹھ جاتا، اس نے کئی مرتبہ میرے ساتھ ایسا کیا، اور اس بوڑھے نے بھی اس کے ساتھ ویسا ہی کیا، آپ نے کہا، اے جعفر! اسے اپنے ساتھ لے جا، چنانچہ اس نے روئے زمین کے بہترین فرد موسٰی بن جعفر علیہما السلام کو جنم دیا۔

الاصول من الکافی، باب موسی بن جعفر کی ولادت، ج ا ص 477 مطبوعہ ایران

آپ کی عقل اور علم پر بھی تنقید کرتے ہیں اور کہتے ہیں، کہ آپ سے اس عورت کا حکم پوچھا گیا جس نے شوہر کے ہوتے ہوئے اور شادی کر لی تو! آپ نے کہا، عورت کو سنگسار کیا جائے گا، اور مرد کو کچھ بھی نہیں کہا جائیگا، راوی کہتا ہے میں ابو بصیر سے ملا(ابو بصیر شر البریہ کے اکابر علماء و مشائخ میں سے ہے جعفر نے اس کے بارہ میں کہا، اگر یہ نہ ہوتا تو نبوت کے آثار و روایات ختم ہو جاتیں اور مٹ جاتیں رجال الکشی ص ۱۵۲ مطبوعہ ایران) اور ابو بصیر کو بتایا، میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے اس عورت کا حکم پوچھا تھا، جس نے شوہر کے ہوتے ہوئے دوسری شادی کر لی تو آپ نے کہا تھا، عورت کو سنگسار کیا جائے گا اور مرد کو کچھ نہیں کہا جائے گا، راوی کہتا ہے، ابو بصیر نے اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا اور کہا، میں نہیں سمجھتا کہ ہمارا ساتھی اب آپ کے فیصلے کا انکار کرے گا، اور دوسری روایت کے الفاظ ہیں میں اپنے ساتھی کے بارہ میں سمجھتا ہوں اسکا علم کامل نہیں۔

رجال الکشی، ص ۱۹۳، 154 مطبوعہ ایران

ابو بصیر مرادی موسٰی بن جعفر پر تہمت لگایا کرتا تھا، کہ آپ دنیا دار ہیں،

کشی حماد بن عثمان سے روایت کرتا ہے کہ آپ نے کہا ہے، میں، ابن ابی یعفور، اور ایک اور آدمی حیرہ یا کسی دوسرے مقام کی طرف گئے، ہم نے دنیا کی بات چھیڑی تو ابو بصیر مرادی نے کہا، سُنو، اگر تمہارا ساتھی دنیا حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا، تو اسی میں گرفتار ہو کر رہ جائے گا،

رجال الکشی ص 154 مطبوعہ ایران

ساتویں مزعومہ معصوم امام رضا کی توہین

علی بن موسی بن جعفر کے بارہ میں کہتے ہیں، آپ عورت کے ساتھ غیر فطری راستہ سے شہوت پوری کرنے کو جائز سمجھتے تھے۔

الاستبصار" باب ایتان النساء مادون الفرج" ج ۳ ص 343 مطبوعہ ایران

نویں امام محمد بن علی(امام جواد) کے بارہ میں بھی موسٰی بن جعفر جیسا ایک قصہ بیان کرتے ہیں کہ،

® PDF By HAMEEDI

ہشام بن احمد سے روایت ہے، ابوالحسن اول علیہ السلام نے کہا، کیا تجھے معلوم ہے کہ اہل مغرب میں سے کوئی آدمی آیا ہے؟ میں نے کہا، نہیں، آپ نے کہا ہاں، ایک سُرخ آدمی آیا ہے، آپ ہمارے ساتھ چلے، آپ سوار ہو گئے، ہم بھی آپ کے ساتھ سوار ہو کر ایک آدمی کے پاس پہنچے، دیکھا تو اہل مغرب میں سے ایک آدمی ہے، اور اس کے پاس لونڈیاں ہیں، آپ نے اس سے کہا، ہمارے سامنے کر، اس نے نو لونڈیاں ہمارے سامنے پیش کیں، ہر ایک کے بارہ میں ابوالحسن علیہ السلام کہتے رہے کہ یہ نہیں چاہیئے، پھر اس سے کہا اور دکھا، اس نے کہا بخدا میرے پاس اور کچھ نہیں آپ نے اس سے کہا ہمیں اور دکھا، وہ کہنے لگا، بخدا ایک بیمار لونڈی کے سوا میرے پاس اور کچھ نہیں، آپ نے اس سے کہا، وہ کیوں نہیں دکھاتا؟ اس نے اسے دکھانے سے انکار کر دیا، اس وقت آپ لوٹ گئے، دوسرے دن پھر آپ نے مجھے اس کے پاس بھیجا اور کہا، اس سے پوچھو، کتنے پیسے چاہتا ہے؟ جب وہ کہے اتنے، تو کہہ دینا میں نے خرید لی، میں اس کے پاس آیا، اس نے کہا، اتنے دام ہوں گے، کم نہیں کروں گا، میں نے کہا، میں نے خرید لی، جتنے دام تو نے کہے، میں دونگا، اس نے کہا پھر وہ تیری ہو گئی، لیکن یہ تو بتا کل تیرے ساتھ کون آدمی آیا تھا، میں نے کہا، بنی ہاشم کا کوئی آدمی تھا، اس نے پوچھا، کون سے بنی ہاشم سے؟ میں نے کہا، بنی ہاشم کے سرداروں سے، اس نے کہا میں کچھ زیادہ جاننا چاہتا ہوں، میں نے کہا اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں، اس نے کہا، میں تمہیں اس لونڈی کے بارہ میں بتاتا ہوں اسے میں نے دور دراز کے مغربی علاقوں سے خریدا ہے، اہل کتاب میں سے ایک عورت مجھے ملی، اور پوچھنے لگی، یہ تیرے ساتھ لونڈی کون ہے، میں نے اسے کہا کہ یہ میں نے اپنے لئے خریدی ہے، وہ کہنے لگی مناسب نہیں، کہ اس جیسی لونڈی تیرے جیسے آدمی کے پاس ہو، اس جیسی لونڈی تو روئے زمین پر سب سے بہتر آدمی کے پاس ہونی چاہئے، اسے اس آدمی کے پاس زیادہ عرصہ نہیں گذرے گا کہ اسکی اولاد سے یہ ایک لڑکے کو جنم دے گی، جسکا دین مشرق و مغرب میں پھیل جائے گا، (کہتا ہے) میں اسے لے آیا، اور وہ آپ کے پاس زیادہ عرصہ نہیں رہی کہ اس نے علی علیہ السلام کو جنم دیا۔

عیون اخبار الرضاء لابن بابویہ قمی ج ا ص ۱۸-۱۷ مطبوعہ ایران

الاصول من الکافی ج ا ص 486 مطبوعہ ایران

کیا یہ بات عقل سلیم میں آسکتی ہے، کہ موسیٰ بن جعفر اور جعفر بن باقر جیسے آدمیوں کو بنی ہاشم یا دوسرے اشراف گھرانوں سے کوئی عورت نہ مل سکی، جس سے یہ حضرات شادی کر لیتے؟ یا کوئی اور آزاد عورت نہ مل سکی کہ وہ لونڈیاں خرید کر اپنا سلسلۂ نسب و سلسلۂ امامت آگے بڑھا سکتے؟

لونڈیاں بھی ان نخاسین سے خریدتے رہے جوان لونڈیوں کے کپڑے اتروا کر انکی شرم گاہوں تک کا معائنہ کیا کرتے تھے اور انکی جائے جماع کے پاس بیٹھے رہا کرتے تھے؟

® PDF By HAMEEDI

یہ ہے ان کے نزدیک اصلیت ان کے اماموں کی اور انہی لونڈیوں کی نسل سے آگے سلسلہٴ امامت چلا، حتاکہ بارھواں جس کے لئے صبح شام دہائیاں دیتے ہیں فریادیں کرتے ہیں چیخ وپکار مچاتے ہیں عجل اللہ فرجہ کی صدائے یاس بلند کرتے ہیں،

حقیقت میں تو وہ پیدا ہی نہیں ہوا لیکن اگر شر البریہ کے عقیدہ کے مطابق ایک لمحے کے کروڑھویں حصے سے بھی کم اسے تسلیم بھی کر لیا جائے کہ وہ پیدا ہوا تھا تو اس کی ماں بھی ایک لونڈی تھی نرگس!

بارھویں کی ماں نرگس (جو ایک لونڈی تھی) کی رنگین وسنگین داستان عشق ومحبت صرف دو اقساط کے بعد

قسط نمبر 37

خلاف تسلسل ایک پوسٹ!!

28 ستمبر 2015 کو شیعہ شر البریہ پر پہلی پوسٹ لکھی بعنوان،

اتحاد امت کو افتراق وانتشار کی بھینٹ چڑھانے والے پہلے مذہب شیعہ شر البریہ کی حقیقت!!

28 ستمبر سے 21 اکتوبر تک شر البریہ غار سے بارھویں کے آنے کا انتظار کرتے رہے، کہ شاید وہ باہر آ کے جواب دے دے، لیکن وہ بے چارا اگر پیدا ہوا ہوتا، تو اس کے آنے کا کوئی امکان بھی ہوتا،

21 اکتوبر کو علی مہدی نامی غالی رافضی نے ایک پوسٹ لگائی، جس میں سوال گندم جواب چنا کے مصداق روایتی دجل وفریب سے کام لیتے ہوئے سلسلہٴ اقساط شروع کیا،؟ جسکی آج کے دن تک صرف بارہ اقساط آئی ہیں، اور ان میں سے کسی ایک بھی قسط میں میرے کسی سوال کا یا دئے گئے حوالے کا جواب نہیں، اس شخص کو جو بھی یہ اقساط لکھ کے دے رہا ہے، وہ اسے بھی اور اپنے حواریوں کو بھی آئیں بائیں شائیں سے مطمئن کرنے کی کوشش کر رہا ہے، اور ہٹ دھرمی کی انتہاء یہ کہ وہ یہ بھی چاہتا ہے، اسکے دجل وفریب پر مبنی جوابات پر مشتمل پوسٹ کو میں اپنی وال کی زینت بھی بناؤں، اس لئے ہر پوسٹ مجھے ٹیگتا بھی ہے۔

14 نومبر کو ایک دوسرے صاحب سید فراست علی نقوی نے بھی جواب دینا شروع کیا، انکی شاید پہلی ہی پوسٹ پر کومنٹ کرتے ہوئے جب میں نے کچھ سوالات اٹھائے تو فوراً اعتراف بھی کر لیا، کہ حوزہ کے چند ساتھیوں کی مدد بھی شامل ہے، انکی اپنی علمی حالت یہ ہے، کہ انہیں یہ بھی علم نہیں کہ اسماء الرجال کس فن کا نام ہے، اور سند کہاں مانگی جاتی ہے اور کس بات پر!!

،عبداللہ بن سباء کا انکار کرنے کے لئے کہ وہ بانئ مذہب شیعہ شر البریہ نہیں، انہیں ملیں بھی تو اہل سنت کی طرف منسوب کُتب، اور انکی بھی کچھ باتیں انہوں نے سیاق وسباق سے ہٹ کے کیں، جن پر ان ہی کی وال پر انہیں متنبہ بھی کیا،

عبداللہ بن سباء کے اثبات پر گذشتہ ہفتہ ساٹھ سے زائد کتب اہل سنت واہل تشیع کے حوالہ جات بزبان عربی انہیں دئے، تو بے چارے

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI

چلااٹھے، کہ انکا ترجمہ بھی کر دی جئے، مجھے سمجھ نہیں آئی، اب پتہ نہیں انہیں سمجھ نہیں آئی، یا ان کے حوزہ کے مجتہدین کو، واللہ اعلم اگلی قسط میں فرمایا ان کتب کی سند دی جئے، انکی حالت تو اس شعر کے مطابق ہے

بڑا شور سُنتے تھے پہلو میں دل کا

جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

گذشتہ کچھ دنوں سے شدید مصروفیات تھیں جن کی وجہ سے پوسٹس بھی بہت مختصر لکھتا رہا، جس پر یہ لوگ اور بقول انکے، انکے تماشبین یہ کہنے لگے، کہ ضیاء بھاگ گیا، اب بس کر دیں وغیرہ وغیرہ،

اہل تشیع کے وہ وارث جنھوں نے ڈیڑھ ماہ کے بعد میری اقساط کا جواب دینا شروع کیا اور وہ بھی کسی سے لکھوا کے!!

انکے دجل وفریب کی انتہا یہ ہے کہ ڈیڑھ ماہ تو شیر مادر سمجھ کے ان حقائق سے اس امید پر کبوتر کی طرح آنکھیں بند کئے بیٹھے رہے، کہ شاید یہ بندہ اس سلسلہ کو بند کر دے، اور ہمارے جھوٹے مذہب کی چھپی ہوئی غلاظتیں سادہ لوح عوام کے سامنے نہ آئیں،

لیکن انہیں یہ خبر نہیں، کہ یہی ایک ایسا موضوع ہے جسے میں نے جب بھی عوام کو بتانا شروع کیا، مکمل کر کے دم لیا،

گجرات کے میرے مستقل خطبۂ جمعہ کے سامعین اس بات کے گواہ ہیں، کہ کئی سال تک اللہ کی توفیق اور اسکی مدد سے اپنے جمعہ کے بیانات میں مسلسل اس موضوع کو بیان کیا، اور ان کے مذہب کے ایک ایک دجل کو بے نقاب کیا، الحمد للہ،

انشاءاللہ فیس بک پر بھی یہ سلسلہ (اگر میری زندگی رہی تو) اس وقت تک جاری رہے گا، جب تک انکے پورے مذہب کا پوسٹ مارٹم نہیں کر لیتا، ابھی تو بحث امامت ہی ختم نہیں ہوئی، ابھی اس کے اختتام میں چند یوم باقی ہیں، ابھی نرجس نامی لونڈی کی خرید وفروخت ہونی ہے، پھر اسکی داستان عشق ومحبت، پھر گیارہویں امام صاحب کے پاس اس کا آنا وغیرہ وغیرہ، اور بہت کچھ، پھر اسکا پوسٹ مارٹم، انشاءاللہ

شر البریہ کا دفاع کرنے والے دونوں اصحاب کی اپنی علمی حالت یہ ہے کہ اردو صحیح طریقے سے لکھنا تو انکو آتی نہیں، اور چلے ہیں مجھے جواب دینے، (حضور پہلے کسی اسکول میں نئے سرے سے داخلہ لے کے کچھ تعلیم وغیرہ کم از کم اردو ہی کی حاصل کر آیئے پھر جواب کے لئے سوچئے گا،)

جواب وہ ہوتا ہے جو خود لکھا جائے، نہ کہ کسی پردہ نشین سے لکھوا کے اپنی وال کی زینت بنایا جائے، گیدڑ شیر کی کھال پہن کے شیر نہیں بن جاتا، گیدڑ ہی رہتا ہے، ہمت وبہادری کی حالت تو آپ لوگوں کی یہ ہے، کہ اپنی وال پر اپنی تصویر آج تک نہیں لگا سکے، مرد پردوں کے پیچھے نہیں چھپتے، سامنے آ کے بات کرتے ہیں،

® PDF By HAMEEDI

لیکن آپ لوگوں کا تو سارا مذہب ہی چودہ سو سال سے ہزار پردوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے آج تک آپ لوگوں کو ظاہر کرنے کی ہمت نہیں ہوئی، اپنے آپ کو کیا ظاہر کروگے،

کچھ روز قبل علی عمران ہندل نامی ایک اور رافضی نے سید فراست علی کی وال پر کومنٹ کرتے ہوئے میرے بارہ میں یہ لکھا، کہ رضیہ غنڈوں میں پھنس گئی ہے،

علی عمران صاحب شکریہ، آپ نے ایک بات تو تسلیم کی، کہ شر البریہ غنڈوں اور بدمعاشوں کا گروہ ہے، جنکی غنڈہ گردی سے نہ انبیاء محفوظ رہے نہ رُسل، نہ آقائے دوجہاں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم، نہ صدیق اکبر رض، نہ عمر فاروق رض، نہ عثمان غنی رض، نہ حضرت علی رض محفوظ رہے، نہ حضرت فاطمہ رض، نہ حضرت حسن رض، نہ حضرت حسین رض، نہ حضرت معاویہ رض، نہ ہی دیگر مزعومہ آئمۂ معصومین، نہ ہی ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش صحابہ کرام علیہم الرضوان،

رہی میری بات تو میں الحمد للہ مرد ہوں، میری پوری تفاصیل میری وال پر بمعہ میری تصویر کے موجود ہے، رضیائیں وہ ہیں جو علی مہدی اور فراست نقوی کی طرح پردوں میں چھپی ہوئی ہیں، ذرا انہیں کہیئے، مرد بنیں مرد، اور اپنی شکل تو دکھائیں، مجھے بھی پتہ چلے، کون ہے جھوٹ کو مزید پردوں میں چھپانے کی ہمت کرنے والا،

سچ کا سامنا کرنے کے لئے اپنے رخ تاریک سے ذرا نقاب تو ہٹایئے، تاکہ مجھے بھی پتہ چلے میرے مخاطبین خنثٰی مشکل ہیں یا فقط خنثٰی،

عبد اللہ بن سباء کا ذکر ابتدائی اقساط میں مختصر طور پر کیا تھا شاید آپکی تسلی نہیں ہوئی تھی اس سلسلہ کی مزید روایات جن کی اسناد میں کوئی سیف بن عمر نہیں وہ بھی پیش خدمت ہیں::

اس میں ذرا سیف بن عمر دکھاؤ کہاں ہے۔

وأبو محمد عبد الكريم بن حمزة قالا أنا أبو الحسن بن مكي أنا أبو القاسم المؤمل بن أحمد بن محمد الشيباني نا يحيى بن محمد بن صاعد نا بندار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سلمة عن زيد بن وهب

قال: (قال علي بن أبي طالب: مالي ولهذا الخبيث الأسود - يعني عبد الله بن سبأ - وكان يقع في أبي بكر وعمر

تاریخ دمشق ابن عساکر ج 29 ص 7 ترجمہ ابن سباء

ترجمہ۔ زید بن وہب کہتے ہیں کہ علی ابن ابی طالب نے کہا کہ مجھے

اس کالے خبیث کے ساتھ کیا کرنا چاہئے ان کا مطلب عبد اللہ بن سبا تھا جو کہ

ابی بکر و عمر کی برائی کرتا تھا۔

® PDF By HAMEEDI

اس روایت میں بھی دکھاؤ کہاں ہے سیف بن عمر

أخبرنا أبو محمد بن طاوس و أبو يعلى حمزة بن الحسن بن المفرج

، قالا: أنا أبو القاسم بن أبي العلاء، نا أبو محمد بن أبي نصر، أنا

خيثمة بن سليمان، نا أحمد بن زهير بن حرب، نا عمر بن مرزوق أنا شعبة، عن

سلمة بن كهيل عن زيد قال: قال علي بن أبي طالب: مالي ولهذا الحميت

الأسود؟ يعني عبد الله ابن سبأ وكان يقع في أبي بكر وعمر.

زید کہتے ہیں کہ علی ابن ابی طالب نے کہا کہ مجھے اس کالے

خبیث کے ساتھ کیا کرنا چاہئے ان کا مطلب عبد اللہ بن سبا تھا جو کہ ابی بکر و

عمر کی برائی کرتا تھا

تاریخ دمشق ابن عساکر ج 29 ترجمہ ابن سباء

اس کی سند پر جرح کرو ذرا تمھاری کتاب کی روایت ہے یہ والی

رجال الکشی روایت 171

حدثني محمد بن قولويه، قال حدثني سعد بن عبد الله، قال حدثنا يعقوب بن يزيد و محمد

بن عيسى، عن ابن أبي عمير، عن هشام بن سالم، قال سمعت أبا عبد الله (ع) يقول وهو يحدث

أصحابه بحديث عبد الله بن سبأ وما ادعى من الربوبية في أمير المؤمنين علي بن أبي طالب،

فقال إنه لما ادعى ذلك فيه استتابه أمير المؤمنين (ع) فأبى أن يتوب فأحرقه بالنار.

یعنی جعفر صادق نے کہا کہ بن سباء وہ بندہ تھا جو کہتا تھا کہ سیدنا علی اللہ ہیں اور اس کی اسی دعوت پر سیدنا علی نے اسے توبہ کرنے کو کہا اس

نے انکار کیا تو اسے آگ میں ڈال دیا۔۔۔

دکھاؤ کہاں ہے اس میں سیف بن عمر

أخبرنا أبو المظفر بن القشيري، أنا أبو سعد الجنزرودي،

أنا أبو عمرو ابن حمدان، وأخبرنا أبو سهل محمد بن إبراهيم بن سعدويه، أنا

أبو يعلى الموصلي، نا أبو كريب محمد بن العلاء الهمداني، نا محمد ابن

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI

الحسن الأسدي، ناهارون بن صالح الهمداني، عن الحارث أبن عبدالرحمن عن

أبي الجلاس، قال: سمعت عليا يقول لعبدالله السبئي: ويلك والله ما أفضي

إلي بشيء كتمه أحداً من الناس، ولقد سمعته يقول: أن بين يدي

الساعة ثلاثين كذابا وإنك لاحدهم. قالا: وانا أبو يعلى، نا أبو بكر بن

أبي شيبة، نا محمد أبن الحسن، زاد أبن المقرىء الأسدي بإسناده مثله

تاریخ دمشق ابن عساکر ج 29 ترجمہ ابن سباء

.

علی رض نے ابن سبا سے کہا کہ تم پر افسوس ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسا کچھ نہیں بتایا جو کہ انہوں نے دوسروں سے مخفی رکھا ہو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آج سے قیامت تک 30 جھوٹے ہونگے اور ان میں سے ایک تو ہے

قسط نمبر 38

ابوالحسن ثانی المعروف امام رضا (رح) کے بارہ میں بیان کرتے ہیں، کہ وہ مامون کے چچا کی بیٹی سے عشق کرتے تھے، اور وہ بھی ان سے عشق کرتی تھی،

ابن بابویہ قمی ابوالحسن رضا اور ذوالریاستین کے درمیان تعلقات کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے،

ذوالریاستین، رضا علیہ السلام سے شدید عداوت رکھتا تھا، اس لئے کہ مامون رضا کو ذوالریاستین پر ترجیح دیا کرتا

تھا، سب سے پہلی ذوالریاستین کی دشمنی جو ابوالحسن کے خلاف ظہور پذیر ہوئی وہ یہ تھی، کہ مامون کے چچا کی بیٹی رضا علیہ السلام سے محبت کیا کرتی تھی، رضا اس سے محبت کیا کرتے تھے، اس کے کمرے سے مامون کے دربار کی طرف ایک دروازہ کھلتا تھا، وہ ابوالحسن رضا علیہ السلام کی طرف میلان رکھتی اور آپ سے محبت کیا کرتی تھی، اس بات کا ذکر وہ ذوالریاستین سے کیا کرتی تھی، جب ذوالریاستین کو اس بات کا پتہ چلا، تو اس نے مامون سے کہا، آپ کے دربار سے عورتوں کے گھروں کی طرف کوئی دروازہ نہیں کھلنا چاہئے، مامون نے اسے بند کر دینے کا حکم دیا، ایک دن رضا علیہ السلام مامون کی طرف جایا کرتے اگلے دن مامون رضا علیہ السلام کے پاس آیا کرتا تھا، ابوالحسن رضا علیہ السلام کا گھر مامون کے گھر کے پہلو میں تھا، جب ابوالحسن علیہ السلام مامون کے پاس آئے تو دیکھا، کہ دروازہ بند ہو چکا ہے، آپ نے کہا اے امیر المؤمنین اس دروازے کو آپ نے کیوں بند کر دیا؟ مامون نے پوچھا، آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے کہا، اسے کھول دیا جائے؟ اور آپ کی چچا کی بیٹی کے پاس چلا جائے، فضل کی کوئی بات نہ مانی جائے، یہ بے موقع اور بے محل

® PDF By HAMEEDI

بات ہے، مامون نے اسے گرا دینے کا حکم دیا، فضل (ذوالریاستین) کو اس بات کا علم ہوا تو اسے بہت غم ہوا۔

عیون اخبار الرضا ص 153 - 154 مطبوعہ ایران

انہی شر البریہ کے نزدیک آپ انتہائی بزدل اور ڈرپوک بھی تھے،

کہتے ہیں کہ جب رشید نے اپنے ایک امیر جلودی کو آپ کی طرف بھیجا، کہ آپ کے گھر کو لوٹ لے، مال واسباب چھین لے، تو چاہئے تو یہ تھا، کہ آپ اپنا، اپنے اہل بیت کا، اپنی عزت و حرمت کا، اور اپنی عورتوں کا دفاع کرتے، آپ نے خود مال اٹھا اٹھا کے انکو دینا شروع کر دیا، ابوالحسن رضا علیہ السلام گھر میں داخل ہوئے، اور اپنی عورتوں پر کوئی چیز نہ چھوڑی، حتا کہ ان کے کانوں کی بالیاں، پازیب، اور بٹن تک اتار لئے، اس کے علاوہ بھی گھر میں تھوڑا یا زیادہ جو کچھ تھا، سب لے آئے اور اسے دے دیا۔

عیون اخبار الرضا ج ۲ ص 161 مطبوعہ ایران

انہی رضا کے بیٹے محمد، جنکا لقب قانع اور کنیت ابو جعفر ثانی ہے، جنکو امام جواد کہتے ہیں، ان کے بارہ میں شک کرتے تھے، کہ یہ رضا کے بیٹے ہیں یا نہیں؟ انکی امامت کو بھی قبول کرنے میں انہیں اس لئے تردد و تامل تھا، کہ آپ کے چہرے کا رنگ کالا تھا، کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے آپ کے بارہ میں شک کیا، وہ آپ کے بھائی اور چچازاد بھائی تھے، بیان کرتے ہیں کہ، علی بن جعفر بن باقر نے اپنے (یعنی رضا) کے بھائیوں سے کہا؛ ہم میں کوئی امام بھی اس طرح کالے رنگ کا نہیں ہوا، (روایت میں حائل اللون کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جنکا معنیٰ رنگ بدل جانا اور کالا ہو جانا کے ہیں) اس پر رضا علیہ السلام نے کہا وہ میرا بیٹا ہے، وہ کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قیافہ شناسوں سے فیصلہ کروایا تھا، ہمارا اور آپ کا فیصلہ بھی قیافہ شناسوں پر رہا، آپ نے کہا، تم اسے انکی طرف بھیج دو، میں نہیں بھیج سکتا، جب انہیں بلاؤ (قیافہ شناسوں کو) تو انہیں یہ بات مت بتاؤ اور اپنے گھروں میں بیٹھے رہو، جب قیافہ شناس آئے، تو آپ نے ہمیں باغ میں بٹھا دیا، اور آپ کے سگے بھائی، سگی بہنیں اور چچازاد بھائی آف بنا کر کھڑے ہو گئے، انہوں نے رضا علیہ السلام کو لیا، انہیں صوف کا جبہ اور ٹوپی پہنائی ان کی گردن پر بیلچہ رکھا، اور انہیں کہا کہ باغ میں چلے جاؤ، اور یوں ظاہر کرو، گویا تم اس میں کام کر رہے ہو، پھر ابو جعفر علیہ السلام کو لیکر آئے، اور کہنے لگے، اس لڑکے کو اپنے باپ سے ملا دو،

قیافہ شناس کہنے لگے، یہاں اسکا باپ موجود نہیں ہے البتہ اس کے باپ کا چچا ہے، یہ اسکا چچا ہے، یہ اسکی پھوپھی ہے، اگر یہاں کہیں کوئی اس کا باپ ہے تو وہ اس باغ کا مالی ہے، کیونکہ اس کے اور اسکے پاؤں ایک جیسے ہیں، جب ابوالحسن علیہ السلام لوٹے، تو انہوں نے کہہ دیا کہ، یہ اسکا بیٹا ہے۔

الاصول من الکافی ج ۱ ص ۳۲۳-۳۲۲ مطبوعہ ایران

® PDF By HAMEEDI

ان کے بارہ میں بھی یہ کہتے ہیں، کہ وہ بے حد بزدل اور سہمے ہوئے انسان تھے، جب عباسی خلیفہ معتصم نے انکو دوسری بار طلب کیا تو، وہ اس قدر روئے کہ انکی داڑھی تر ہو گئی، پھر سنبھل کر کہنے لگے، اس موقع پر تو علی (رض) بھی ڈرا کرتے تھے۔

الاصول من الکافی ج ا ص ۳۲۳-۳۲۲ مطبوعہ ایران

شرالبریہ نے اپنی توہین سے اپنے دسویں امام کو بھی نہیں بخشا۔

علی بن محمد کنیت ابوالحسن الثالث (امام ہادی) کے بارہ میں کہتے ہیں جب انکا ان کے والد کا انتقال ہوا تو انکی عمر آٹھ سال تھی، اس لئے لوگ انکی امامت میں اختلاف اور اسے قبول کرنے میں لے دے کرنے لگے، پھر ایک ایسے آدمی کی گواہی پر جو ان میں سے نہیں تھا، ان کی امامت کو قبول کیا، اسے اس گواہی پر مجبور کیا گیا تھا۔

الاصول من الکافی ج ا ص 324 مطبوعہ ایران

ان کی امامت کو (مجبورا) تسلیم کر لینے کے باوجود کہتے ہیں کہ، ان کے والد کے ترکہ، جس میں جائداد، مال، نقدی اور لونڈیاں ہیں ان کے سپرد نہیں کیا جائے گا، عبداللہ بن مسادر کو اس پر نگران مقرر کیا گیا، تا کہ وہ ان کے والد کی طرف سے انہیں پہنچاوے۔

الاصول من الکافی ج ا ص 325 مطبوعہ ایران

مال واسباب کی حفاظت کے تو قابل نہ تھے لیکن دین معاملات میں ایک بڑی عجیب وغریب روایت انکی طرف منسوب کی جاتی ہے، ارد گرد دیہات کے رہنے والے کچھ شیعہ حضرات نے ان کے پاس آنے کی اجازت چاہی،، وہ لوگ ان کے پاس آئے، اور ایک ہی مجلس میں تیس ہزار مسئلے پوچھے (یاللعجب) انہوں نے سب کے جواب دئے، اور اسوقت انکی عمر دس سال تھی۔

الاصول من الکافی ج ا ص 496 مطبوعہ ایران

اب معلوم نہیں اس علم وفضل کے باوجود ان کے لئے سرپرست مقرر کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی (کچھ لوگ پاؤں جوڑ کے جھوٹ بولتے ہیں شرالبریہ کے محدثین پاؤں کھول کے جھوٹ بولتے ہیں اور اتنا جھوٹ کہ جس کی کوئی حد ہی نہیں ہوتی)

پھر ان پر یہ تہمت بھی لگاتے ہیں کہ انہیں اتنا بھی علم نہیں تھا، کہ ان کے بعد امام کون ہوگا، پہلے انہوں نے اپنے بڑے بیٹے ابو جعفر محمد کو امامت دے دی، انہیں علم نہیں تھا کہ یہ زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہیں گے، اور انکی زندگی ہی میں وفات پا جائیں گے، جب ابو جعفر محمد فوت ہو گئے تو انہوں نے کہا، میں نے کوئی غلطی نہیں کی، اللہ ہی کو علم نہیں تھا کہ میرے بعد کون امام ہوگا، ان کی کتاب کی عبارت پڑھیے۔

خدا نے ابو جعفر (ان کے بڑے بیٹے محمد) کے بعد ابو محمد (ان کے دوسرے بیٹے حسن عسکری بارہویں کے والد) کو ظاہر کیا، جس

® PDF By HAMEEDI

کے بارے میں خدا کو معلوم نہیں تھا، اسی طرح (جعفر کے دونوں بیٹوں اسماعیل اور موسٰی) اسماعیل کے گذرنے کے بعد موسی کو ظاہر کیا، اس کے حال کی بھی اسکو (یعنی اللہ کو خبر نہیں تھی)، واقعہ یوں ہی ہے، تیرا دل تجھ سے کچھ بھی کہے، ولو کرہ المبطلون۔

الارشاد للمفید ص 336 مطبوعہ ایران

اپنے گیارھویں امام حسن بن علی (حسن عسکری) کے بارے میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بڑے بھائی محمد بن علی کی وفات پر اپنا گریبان پھاڑ لیا تھا، اپنے منہ پر طمانچے مارے تھے، لیکن جب یہ سنا کہ انکو امامت مل گئی ہے، تو انہوں نے خدائے بزرگ و برتر کا شکر ادا کیا۔

الارشاد للمفید ص 326 مطبوعہ ایران

کشف الغمہ ص 405 مطبوعہ ایران

رومی لونڈی نرگس کی رنگین و سنگین داستان عشق کے لئے چالیسویں قسط کا انتظار کیجیئے۔

صاحبزادہ ضیاء ناصر

. قسط نمبر 39

شیعہ کتب میں کچھ روایات ایسی ہیں جنکو پیش کرتے یا انکا ترجمہ کرتے ہوئے بھی ہمیں حیا آتی ہے اس لئے ان روایات کو میں نے پیش نہیں کیا تھا،

لیکن شیعہ شر البریہ چاہتے ہیں کہ میں انکے غلیظ مذہب کی کوئی بات نہ چھپاؤں انکی امہات الکتب میں جتنا بھی گند بھرا ہوا ہے وہ سارا بیچ چوراہے کے سادہ لوح سنی مسلمانوں کے سامنے آشکار کردوں، تاکہ لوگوں کو معلوم ہو سکے، محبت اہل بیت کے خوبصورت لبادے میں چھپے ہوئے دُشمنان اہل بیت کا گندا، غلیظ اور مکروہ ترین چہرہ اپنی اصل شکل میں عوام کے سامنے آسکے،

بے شمار دلائل دینے کے باوجود ڈیڑھ ماہ کے بعد آئیں بائیں شائیں، میں نہ مانوں، کوا سفید ہے، قسم کی اقساط پیش کرنے اور پھر ان کے جوابات پر اصرار، پوسٹ کسی اور موضوع پر اور سوالات کسی اور موضوع پر کرنے کا، شیعہ شر البریہ کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ میں ادھر اُدھر الجھا رہوں اور ان کے مذہبی دجل و فریب کو ظاہر نہ کروں، عربی عبارات پیش کروں تو کہتے ہیں ترجمہ بھی کرو، صرف ترجمہ کروں تو اگلا مطالبہ، متون بھی پیش کرو،

اپنی کتب کو خود پڑھنے کی زحمت تو گوارا کرتے نہیں یا انکی رسائی اپنے مذہب کی ان کتب اور انکی عبارات تک نہیں، اس لئے الٹے سیدھے سوالات کرکے اپنے جھوٹے مذہب کو بچانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں،

® PDF By HAMEEDI
جب ہر کتاب کا صفحہ نمبر، جلد نمبر، مطبوعہ کس ملک یا شہر کی ہے، سب کچھ پیش کر رہا ہوں تو ان کتب کو جا کے پڑھو، حوالے غلط ہوں ان کتب میں موجود نہ ہوں پھر آ کے اعتراض کرنا کہ میں نے غلط ترجمہ کیا ہے یا حوالہ غلط دیا ہے،

اب گذشتہ گذری ہوئی کسی قسط پر کئے گئے سوالات کے جوابات اس وقت تک نہیں دئے جائیں گے، جب تک میں اپنا سلسلۂ اقساط مکمل نہیں کر لیتا، ہاں جو قسط چل رہی ہو گی، اس پر ہونے والے ہر اعتراض کا جواب دینے کا میں پابند ہوں،

یہ بات میں پہلے بھی کئی بار لکھ چکا ہوں شیعہ شر البریہ اپنے آئمہ کی طرف جو روایات منسوب کرتے ہیں وہ اللہ کے ولی ان تمام باتوں سے مبرا تھے لیکن شیعہ کی گستاخیاں اس قدر ہیں کہ انکے محدثین کو وہ روایات ذکر کرتے ہوئے ذرہ بھر بھی حیا نہیں آتی، کہ جنکو ہم آئمہ معصومین سمجھتے ہیں انکی کس قدر گستاخی کر رہے ہیں،

پہلے وہ روایات جن کے متن کا مطالبہ کیا گیا ہے،

جن روایات کا متن علی مہدی نے مانگا ان میں سے پہلی روایت:

عن زرارہ قال واللہ لو حدثت بکل ماسمعتہ من ابی عبداللہ علیہ السلام لا نتفخت ذکور الرجال علی الخشب۔

رجال کشی ص ۱۲۳ تذکرہ زرارہ بن اعین مطبوعہ کربلا، عراق

زرارہ سے روایت ہے کہ کہا اس نے، کہ اگر میں ابو عبداللہ علیہ السلام (امام جعفر صادق) سے سنی ہوئی تمام باتیں بیان کروں تو لوگوں کے آلات تناسل لکڑی کی طرح سخت ہو جائیں۔

مجھے تو اس روایت سے یہ سمجھ آ رہا ہے کہ نعوذ باللہ امام جعفر صادق ہر وقت (SEX) کی باتیں کیا کرتے تھے اسی لئے انکا مرید خاص زرارہ اس طرح کی باتیں بتانے کی بات کہہ رہا ہے۔

دوسری روایت کا عربی متن:

فدخلنا یوما علی ابی جعفر علیہ السلام فقال الا اخبرکم عن النخاس الذی ذکرتہ لکم قد قدم فاذھبوا فاشتروا بھذہ الصرۃ منہ جاریۃ قال فاتینا النخاس فقال قد بعت ماکان عندی الا جاریتین مریضتین احدھما امثل من الاخری قلنا فاخرجھما حتیٰ ننظر الیھما فاخرجھما فقلنا بکم تبیعنا ھذہ المتماثلۃ قال بسبعین دینار اًقلنا احسن قال لا انقص من سبعین دینار اًقلنا لہ نشتریھا منک بھذہ الصرۃ مابلغت ولا ندری ما فیھا وکان عندہ رجل ابیض الراس واللحیۃ قال فکوا وزنوا فقال النخاس لا تفکوا فانھا ان نقصت حبۃ من سبعین دینار اًلم ابایعکم فقال الشیخ ادنوا فدنونا وفککنا الخاتم ووزنا الدنانیر فاذا ھی سبعون دیناراً لا تزید ولا تنقص فاخذنا الجاریۃ فادخلناھا علی ابی جعفر علیہ السلام وجعفر قائم عندہ فاخبرنا ابا جعفر بما کان فحمد اللہ واثنیٰ علیہ ثم قال لھا ما اسمک قالت حمیدۃ قال حمیدۃ فی الدنیا محمودۃ فی الآخرۃ اخبرینی عنک ابکرٌ انت ام ثیب قالت بکرٌ

® PDF By HAMEEDI

قال وکیف ولا یقع فی ایدی النخاسین شیٔ الا افسدوہ فقالت قد کان یجیئنی فیقعد منی مقعد الرجل من المراۃ فیسلط اللہ علیہ رجلا ابیض الراس واللحیۃ فلا یزال یلطمہ حتی یقوم عنی ففعل بی مرارا و فعل الشیخ بہ مرارا فقال یا جعفر خذ ھذا الیک فولدت خیر اھل الارض موسٰی بن جعفر علیھما السلام۔

اصول کافی ج ا ص 476-477 مطبوعہ تہران، طبع جدید

یہ اسی روایت کا عربی متن ہے جسکا ترجمہ پچھلی اقساط میں بیان کیا جا چکا ہے۔ شر البریہ کے امام موسی کاظم کی والدہ (جنکو ستر دینار میں خرید ا گیا تھا) امام باقر کی امام جعفر صادق کے لئے خرید کردہ لونڈی جس سے نخاسین کا ایک فرد جماع کی کوشش کیا کرتا تھا۔ پورا ترجمہ اس روایت کا پڑھنے کے لئے گذشتہ قسط ملاحظہ فرمائیں۔

توہین امام باقر

امام باقر کے نزدیک کپڑے اتار کے آلۂ تناسل پر صرف چونا لگا لینے سے پردہ ہو جاتا ہے۔

ان ابا جعفر علیہ السلام کان یقول من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یدخل الحمام الا بمئزر قال فدخل ذات یوم الحمام و تنور ان اطبقت النورۃ علی بدنہ القی المئزر فقال لہ مولی لہ بابی انت وامی انک لتوصینا بالمئزر و لزومہ وقد القیتہ عن نفسک فقال اما علمت ان النورۃ قد اطبقت العورۃ۔

فروع کافی طبع قدیم ج ۲ ص 61 مطبوعہ ایران

ابو جعفر علیہ السلام (امام محمد باقر) نے فرمایا، جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، وہ حمام میں لنگی باندھے بغیر داخل نہ ہو، ایک دن امام صاحب حمام میں داخل ہوئے اور اپنے جسم پر چونا لگایا، اور لنگی اتار کر باھر پھینک دی، آپ کے ایک غلام نے عرض کیا، میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ ہمیں وصیت کرتے رہتے ہیں، کہ حمام میں لنگی باندھ کر داخل ہوا کریں لیکن آج آپ نے لنگی اتار کر باہر پھینک دی، تو فرمایا کہ چونے نے شرم گاہ کو چھپا لیا ہے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ شر البریہ کے نزدیک صرف شرم گاہ کو ڈھانپ لینا ہی پردہ کے لئے کافی ہے، اور صرف اتنی سی جگہ کو ڈھانپنے کے لئے کسی کپڑے وغیرہ کی بھی ضرورت نہیں بس آگے پیچھے چونا مل لو تو پردہ ہو گیا، حالانکہ اعضائے مخصوصہ پر چونا مل لینے سے انکی شکل و صورت چھپ نہیں جاتی بلکہ اسی طرح نظر آتی رہتی ہے،

قارئین ملاحظہ کر لیں کہاں امام باقر جیسی عزت و عظمت کی پیکر شخصیت مجسم شرم و حیا اور کہاں شر البریہ کا انکی طرف اس طرح کی روایات کو منسوب کرنا،

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI
اگر شیعہ اس روایت کو امام باقر کی عظمت کے منافی نہیں سمجھتے، تو آئندہ یہ بھی کپڑے اتار کے جسموں پر چونا مل کے مجلس عزا کے اندر شریک ہوا کریں تاکہ سنت باقر و جعفر پوری ہو،

امام جعفر آلۂ تناسل پر پٹی لپیٹ کر حمام میں ننگے آجاتے تھے اور اسی حالت میں ایک شخص سے طلاء لگوایا کرتے تھے۔

وکان الصادق علیہ السلام یطلی فی الحمام فاذا بلغ موضع العورۃ قال للذی یطلی شیخ ثم یطلی ھو ذلک الموضع ومن اطلٰی فلا باس ان یلقی الستر عنہ لان النورۃ ستر الخ۔

من لایحضرہ الفقیہ ج ا ص 34 طبع قدیم لکھنو۔ طبع جدید ص

امام صادق (جعفر صادق) علیہ السلام حمام میں طلا لگایا کرتے تھے،(طلاء سے مراد یہاں چونے کو پانی میں بھگو کر جسم پر لگانا ہے) جب عضو تناسل پر پہنچتے تو طلا لگانے والے کو کہتے تم چلے جاؤ، اور خود اس مخصوص جگہ پر طلا لگایا کرتے، اور کہا کرتے جو طلا لگائے اگر وہ ستر کا کپڑا اتار دے تو کوئی گناہ نہیں، کیونکہ لگا ہوا چونا ستر کا کام دے دیتا ہے، اور امام جعفر علیہ السلام حمام میں داخل ہوئے، حمام کے مالک نے انہیں کہا، کیا حمام آپ کے لئے خالی کروادیں؟ فرمایا، مومن کسی کو تکلیف نہیں دیتا،(لہٰذا خالی کروانے کی کوئی ضرورت نہیں) عبید اللہ المرافقی سے روایت کی گئی ہے کہ میں مدینہ کے ایک حمام میں گیا، تو ایک ضعیف العمر شخص کو دیکھا، وہ حمام کا منتظم تھا، میں نے اس بوڑھے سے پوچھا، یہ حمام کس کا ہے، کہنے لگا، یہ حمام امام باقر کا ہے، میں نے پوچھا، وہ خود بھی یہاں آتے ہیں؟ کہا ہاں! پھر پوچھا، پھر وہ یہاں آکر کیا کچھ کرتے ہیں؟ اس نے کہا، حمام میں داخل ہوتے ہی اپنی شرم گاہ پر طلاء لگاتے ہیں، پھر عضو تناسل پر ایک پٹی باندھ کر مجھے بلاتے ہیں، تو میں انکے باقی جسم پر طلاء لگاتا ہوں، میں نے انہیں ایک دن کہا، کہ جس چیز کو آپ دکھانا پسند نہیں کرتے، میں اسے دیکھ لیتا ہوں، فرمایا، ایسا ہر گز نہیں، چونا لگا ہو تو پردہ ہو جاتا ہے،

مزعومہ معصوم امام جعفر کے نزدیک تھوک سے استنجا کرنا جائز ہے۔

حنان بن سدید نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی، میں بعض دفعہ پیشاب کرتا ہوں، پھر مجھے پانی نہیں ملتا، مجھے اس وقت سخت پریشانی ہوتی ہے (تو اسوقت مجھے کیا کرنا چاہئے) امام نے فرمایا، جب تو بول کر لے، تو اپنے عضو تناسل پر تھوک لگا لیا کر، اور کوئی چیز خارج بھی ہو، تو، تو اسکو تھوک ہی سمجھا کر۔

من لایحظرہ الفقیہ ج1 ص 21 مطبوعہ لکھنو۔

" اور " ج ا ص 41 مطبوعہ تہران

عضو تناسل کا استنجا تھوک سے کرنے میں شر البریہ کی کیا حکمت ہے اور وہ اس سے کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں یہ تو وہی جانیں ہاں امام جعفر

® PDF By HAMEEDI

کی طرف اس کی نسبت کرنا سخت ترین گستاخی ہے،

شر البریہ کے نزدیک عورت کی پاخانہ والی جگہ پر وطی کرنا جائز ہے اور یہ بھی فرمان ہے امام جعفر کا!!

عن عبداللہ بن ابی یعفور قال سالت اباعبداللہ علیہ السلام عن الرجل یاتی فی دبرھا قال لا باس اذا رضیت۔ الاستبصار ج۳ ص 242 - 243 طبع جدید مطبوعہ تہران

ابو یعفور نے کہا، میں نے امام جعفر علیہ السلام سے پوچھا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی دُبر میں (پاخانہ والی جگہ پر) خواہش پوری کرتا ہے (یعنی لواطت کرتا ہے) تو اسکا کیا حکم ہے؟ فرمایا اگر عورت راضی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔

عورت کی دبر میں وطی کرنا تو قوم لوط کو بھی نہ سوجھا جن کے اسی گناہ کی وجہ سے ان پر اللہ کا عذاب آیا، اس کے جواز کا فتویٰ امام جعفر صادق کی طرف کرنا یہ بھی شر البریہ کی محبت اہل بیت ہی کی دلیل ہے

عن حماد بن عثمان قال سالت اباعبداللہ علیہ السلام اواخبرنی من سالہ عن الرجل یاتی المراۃ فی ذلک الموضع وفی البیت جماعۃ فقال لی ورفع صوتہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کلف مملوکہ مالا یطیق فلیبعہ ثم نظر فی وجوہ اھل البیت ثم اصغی الی فقال لا باس بہ۔

الاستبصار ج۳ ص 243 مطبوعہ تہران

حماد بن عثمان روایت کرتا ہے کہ میں نے ابو عبداللہ (جعفر صادق) علیہ السلام سے دریافت کیا، کہ اپنی عورت کی مقعد میں دخول کرنا (غیر فطری راستہ میں شہوت پوری کرنا) کیسا ہے، اس وقت چونکہ آپ کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے تھے، آپ نے بلند آواز سے فرمایا، کہ اپنے غلام سے اسکی طاقت سے بڑھ کے خدمت لینی جائز نہیں بلکہ اسے فروخت کر دینا چاہیئے، (مقصد یہ تھا کہ لوگ یہ سمجھیں اس شخص نے غلام کے متعلق سوال کیا ہے، (راوی کہتا ہے) دوسرے لوگوں کے منہ کو دیکھ کر آپ نے اپنا منہ جھکا کر مجھے چپکے سے فرمایا، اس میں کوئی حرج نہیں۔

شر البریہ کے امام جعفر صادق کے نزدیک عورت کی شرمگاہ ادھار پر لینا دینا جائز ہے۔

سالت اباعبداللہ علیہ السلام عن عاریۃ الفرج قال لا باس بہ۔

الاستبصار ۲ ص ۷۵ طبع قدیم لکھنو" اور" ج۳ ص 141 مطبوعہ تہران

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام (امام جعفر صادق) سے عورت کی شرم گاہ کو ادھار لینے کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں،

یورپی ممالک میں اور پاکستان میں بھی کچھ نو دولتیئے بے غیرت لوگ اپنی بیویوں کو ایک دوسرے سے Swipe (ادلا بدلا) کرتے

® PDF By HAMEEDI

ہیں ایک رات یازیادہ راتوں کے لئے،اس روایت سے معلوم ہوا کہ وہ امام جعفر صادق کے فتوی پر عمل کرتے ہیں،

مُشت زنی بھی امام جعفر کے نزدیک جائز ہے

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سالتہ عن الدلک قال نالح نفسہ لاشئ علیہ۔

فروع کافی ج۵ ص53 مطبوعہ تہران

امام جعفر صادق سے سوال کیا گیا مُشت زنی(خود لذتی) کے بارہ میں کیا حکم ہے ؟آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں یہ تو اپنے نفس سے نکاح کرنا ہے،

عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال العورۃ عورتان القبل والدبر فاماالدبر مستور باالالیتین فاذاسترت القضیب والبیضعتین فقدسترت العورۃ و قال فی روایۃ اخری واماالدبر فقد سترتہ الالیتان واماالقبل فاسترہ بیدک۔

فروع کافی ج6 ص۵۰۱ طبع جدید، مطبوعہ تہران

طبع قدیم ج۲ ص60 مطبوعہ لکھنو،ہندوستان

ابوالحسن رضا علیہ السلام(امام موسی کاظم) نے فرمایا، شرمگاہ دو ہیں، قُبل اور دُبُر، لیکن دُبر(پچھلی شرمگاہ)تو چوتڑوں کے درمیان چھپی ہوئی ہے، رہی اگلی(قُبل) سواسکو اپنے ہاتھوں سے چھپالو، جب تم نے آلہ تناسل اور دونوں خصیوں کو چُھپالیا، توتم نے اپنی شرمگاہ کوچُھپالیا۔

اس روایت سے معلوم ہوا امام موسی کاظم صرف دو مقامات کو قابل پردہ سمجھتے تھے، بلکہ دو بھی نہیں ایک شرمگاہ کو، کہ بقول ان کے پچھلی شرمگاہ تو چوتڑوں کے درمیان چُھپی ہوئی ہوتی ہے اس لئے اسے توڈھانپنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں، اب رہا اگلا حصہ،اسے ایک ہاتھ سے ڈھانپ لیجئے اور پھر مجلس عزا سے خطاب شروع فرمادیجئے،اور اگر جلوس ذوالجناح میں ذوالجناح کے ساتھ ساتھ مجتہد صاحب اسی حلیہ میں چلتے جائیں تو سونے پر سُہاگہ ہوگا،

سچ کہا کسی نے

بے حیاباش ہرچہ خواہی کن،

مزعومہ نویں معصوم امام تقی کی اہلیہ اور معصوم بارھویں کی پردادی کی عزت افزائی،ایسی عزت افزائی کہ پوری نسل انسانی کی تاریخ میں کسی محب(محبت کرنے والے) نے ایسی عزت افزائی نہ کی ہوگی۔

وروی ان امراتہ ام الفضل بنت المامون سمتہ فی فرجہ بمندیل فلمااحس بذلک قال لھاابلاک اللہ بداءِلادواءلہ فوقعت الاکلۃ فی فرجھا

® PDF By HAMEEDI

وکانت تنتصب للطبیب فینظرون الیھا ویسرون بالدواء علیھا فلا ینفع ذلک حتی ماتت من علتھا۔

مناقب آل ابی طالب لابن شھر آشوب۔ ج4 ص 391 مطبوعہ قم، ایران

روایت کی گئی ہے، کہ امام تقی کی بیوی ام الفضل بنت مامون نے زہر لگا رومال امام تقی کے عضو تناسل پر لگا دیا، آپ نے جب اس تکلیف کو محسوس کیا، تو بیوی سے کہا، اللہ تجھے لا علاج بیماری میں مبتلا کرے، لہذا ام الفضل کی شرمگاہ میں پھوڑا نکلا، جس کے علاج کے لئے وہ حکیموں کے پاس جاتی، وہ اسکی شرمگاہ دیکھتے، اور اس پر دوائی لگا کر خوش ہوتے، اسے کسی دوائی سے نفع نہ ہوا، حتی کہ اسی بیماری میں فوت ہو گئی۔

شرالبریہ کے بے حیا اور بے غیرت محدثین کو اتنی بھی شرم نہیں کہ وہ یہ بکواس لکھنے سے قبل ایک لمحہ کے لئے تو سوچتے کہ یہ محترمہ کس گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں، کاش، امام تقی کی زوجہ کے بارہ میں یہ بکواس لکھنے سے قبل انکو کم از کم کسی شریف عورت پر ہی قیاس کر لیتے اگر شریف عورت پر نہیں قیاس کر سکتے تھے تو کم از کم اپنے گھر کی خواتین پر ہی قیاس کر لیتے تو اس طرح کی روایات ہر گز نقل نہ کرتے،

اسی طرح کی بے شمار روایات جن سے مزعومہ آئمہ معصومین امام تو بہت دور کی بات ہے ایک شرم و حیا والے انسان بھی ثابت نہیں ہوتے، کو میں چھوڑ رہا ہوں۔ مشتے نمونہ از خروارے مندرجہ بالا چند روایات نقل کفر کفر نہ باشد کے مصداق درج کی ہیں۔

جیسا کہ پہلے بھی لکھ چکا ہوں محبت اہل بیت کے خوبصورت عنوان سے جتنی توہینِ اہل بیت شیعہ شرالبریہ نے کی ہے اتنی توہین کسی عام مسلمان کی بھی کسی کافر نے نہیں کی۔

شرالبریہ مجھے کہتے ہیں حوالہ جات کا صرف ترجمہ کیا کرو اپنی طرف سے حاشیہ آرائی یا تشریح نہ کیا کرو،

بھولے لوگو: حاشیہ آرائی تو میں نے ابھی تک نہیں کی، نہ ہی یہ میری عادت ہے،

نہ ہی ابھی تک اپنی طرف سے کچھ لکھا ہے صرف آپ لوگوں کی کتب کے حوالہ جات یا ان کے تراجم پیش کئے ہیں۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ آپ لوگوں کو آپ کے مجتہدین نے محبت کے نام پر ایسا فریب دیا ہوا ہے جسکی مثال کائنات میں کوئی نہیں ملتی، اب تک میں نے جو کچھ لکھا ہے، صرف اور صرف تمہاری کتب سے لکھا ہے، میرا ایک حوالہ غلط ثابت ہو جائے میرا خون آپ لوگوں کو معاف ہے، لیکن خدارا کچھ ہوش کے ناخن لو، معصوم بارہویں کی ماں نرجس/ ملیکہ/ یا جو بھی نام رکھ لو اس رومی لونڈی کا!!

اسکی عشق و محبت کی رنگین و سنگین داستان بھی، تمہاری کتب سے ہی پیش ہوں گی "انشاءاللہ" اور اگلی ہی یعنی چالیسویں قسط میں:

"صرف کل تک انتظار کریں"

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI

قسط نمبر 40

شیعہ شرالبریہ کے نزدیک جو بارہ امام منصوص من اللہ ہیں، اور جن پر ایمان لانا ضروری اور شرط نجات ہے ان میں گیارہویں امام حسن عسکری ہیں، جو اصول کافی کے بیان کے مطابق رمضان ۲۳۲ھ میں پیدا ہوئے اور تقریبا صرف ۲۸ سال کی عمر میں ربیع الاول 260ھ میں انکا انتقال ہو گیا، ان کے حقیقی بھائی جعفر بن علی اور خاندان کے دوسرے لوگوں کا بیان ہے، کہ حسن عسکری لاولد فوت ہوئے اور حکومت کے ذمہ داروں کی تحقیق و تفتیش سے بھی یہی ثابت ہوا، اسی بناء پر انکا ترکہ (وراثت) شرعی قانون کے مطابق ان کے دوسرے موجود وارثوں میں تقسیم کی گئی یعنی انکی والدہ اور بھائی جعفر بن علی کے درمیان،

شیعہ شرالبریہ کا یہ بھی عقیدہ ہے، کہ تیسرے امام یعنی حضرت حسین رض کے بعد امام کا بیٹا ہی امام ہوتا ہے، اصول کافی میں ایک مستقل باب ہے " باب اثبات الائمہ فی الاعقاب " اس باب میں مزعومہ معصومین آئمہ کی طرف منسوب متعدد روایات ہیں جنکا خلاصہ یہ ہے امام کا بیٹا ہی امام ہوتا ہے کوئی بھی دوسرا اقربی ترین عزیز بھی نہیں ہو سکتا، انہی روایات پر اس عقیدہ کی بنیاد ہے، اس بناء پر حسن عسکری کے لاولد فوت ہونے پر شرالبریہ کو یہ مشکل پیش آئی کہ امامت کا سلسلہ کیسے جاری رکھا جائے اور بارہواں اور آخری امام کسے قرار دیا جائے، اب اس سلسلۂ امامت کو مکمل کرنے کے لئے عجیب و غریب داستانیں گھڑی گئیں جن میں سب سے عجیب داستان نرگھس / نرجس / ملیکہ نامی رومی لونڈی کی ہے،

پڑھئے اس داستان عشق و محبت کو، اور سر دھنئے کہ ان کے بڑے بڑے محدث کس طرح اور کس پائے کے داستاں نگار ہیں، اور داستانیں لکھتے وقت انہیں یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ یہ داستان کس شخصیت کے لئے ہم گھڑ رہے ہیں،

مجلسی نے جلاء العیون اور حق الیقین میں بارہویں امام (امام غائب) کی والدہ کی انتہائی حیرت انگیز داستان (جو عشق و محبت کی بھی حیرت انگیز کہانی ہے) ابن بابویہ اور شیخ طوسی کی روایات کے حوالہ سے بیان کی ہے، اور لکھا ہے کہ ان دونوں حضرات نے (جو مذہب شیعہ کے اساطین میں سے ہیں) معتبر اسناد سے بشر بن سلیمان سے یہ واقعہ روایت کیا ہے، ان دونوں کتب میں واقعہ کی جو روایت نقل کی گئی ہے وہ بہت لمبی ہے یہاں اسکو اختصار اور تلخیص کے ساتھ میں نذر قارئین کرتا ہوں، جسے شوق ہو پوری روایت پڑھنے اور دیکھنے کا، تو وہ حق الیقین مطبوعہ ایران اور جلاء العیون مطبوعہ ایران میں دیکھ سکتا ہے۔

روایات کا خلاصہ یہ ہے، گیارہویں امام حسن عسکری کے شہر " سر من رائی " میں انکے پڑوس میں ایک شخص بشر بن سلیمان رہتا تھا، وہ امام حسن عسکری اور انکے والد امام علی نقی کے بھی شیعان خاص (یعنی مخلص و معتمد مریدوں) میں سے تھا، وہ بردہ فروشی (یعنی غلاموں اور باندیوں کی خرید و فروخت) کا کاروبار کرتا تھا، اس نے بیان کیا، کہ امام علی نقی نے ایک دفعہ فرنگی زبان (انگریزی زبان)

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI

اور اسی کے رسم الخط میں ایک خط لکھ کر مجھ کو دیا، اور اسکے ساتھ دو سو بیس اشرفیاں بھی دیں اور کہا کہ بغداد چلے جاؤ، (جو اس وقت دار الخلافہ تھا) وہاں دریا کے ساحل پر تم کو ایک کشتی نظر آئے گی جس میں برائے فروخت کنیزیں ہوں گی، تم دیکھو گے کہ ان میں ایک کنیز وہ ہے، جو پردہ میں ہے، اور اسکو اس سے انکار ہے کہ کوئی اسکو دیکھے، ایک عرب نوجوان اسکو خریدنا چاہے گا، وہ اسکی قیمت تین سو اشرفی لگائے گا، لیکن وہ کنیز اس کے ساتھ جانے پر کسی طرح راضی نہ ہوگی، اس وقت تم اس کنیز کے مالک سے کہنا کہ میرا یہ خط اس کنیز تک پہنچادو، (بشر کا بیان ہے) کہ میں امام علی نقی کے حکم کی تعمیل میں بغداد روانہ ہو گیا، اور وہ سارے واقعات پیش آئے، جو جناب امام نے پہلے ہی بیان فرمادئے تھے، آخر کار امام صاحب کا وہ خط اس کنیز تک پہنچ ہی گیا، جیسے ہی اس نے خط دیکھا بار بار اس کو چوما، اور مالک سے کہا، مجھے اس خط والے کے ہاتھ فروخت کردو، ورنہ میں خودکشی کرلوں گی، مالک دو سو اشرفی لیکر اسے میرے حوالہ کرنے پر رضامند ہو گیا، اور میں اسکو اپنے ساتھ لے آیا، اس کنیز نے مجھے بتایا، میں بادشاہ روم کی پوتی ہوں، اور میرا نام ملیکہ ہے، (یہاں ایک انتہائی اہم بات قابل غور و فکر ہے کہ شر البریہ کے بارہویں امام کی ہونے والی والدہ کو جو خط لکھا گیا وہ افرنگی زبان یعنی انگلش میں لکھا گیا اور امام نقی نے لکھا حالانکہ رومیوں کی زبان انگلش کسی بھی زمانہ میں نہیں رہی اور نہ ہی سلطنت روم کا کبھی بھی کوئی بادشاہ انگریز رہا، جب ان کے عقیدہ کے مطابق آئمہ سب زبانیں اہل زبان کی طرح جانتے ہیں تو کون سی بات مانع تھی اٹالین زبان میں خط لکھنے میں، سچ کہتے ہیں دروغ گو را حافظہ نباشد، جھوٹے کی یادداشت نہیں ہوتی) اور میری والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصی شمعون کی اولاد میں سے ہیں، میرا قصہ یہ ہے، کہ جب میں تیرہ سال کی تھی، میرے دادا نے اپنے ایک بھتیجے کے ساتھ میری شادی طے کردی، اور مقررہ دن پر شادی کی تقریب میں ایک عظیم الشان جشن منعقد کیا گیا، تخت پر صلیب رکھی گئی، دولھا کو اس تخت پر بٹھایا گیا، پادری صاحبان ہاتھوں میں انجیل لئے کھڑے ہوئے، اور انہوں نے اپنے طریقہ کے مطابق میرے عقد کی کاروائی شروع کردی، کہ اچانک ایسا ہوا، کہ صلیب سرنگوں ہو کر گرپڑی، اور تخت ٹوٹ گیا، اور میرا چچازاد بھائی کہ جس کے ساتھ میری شادی ہو رہی تھی، وہ تخت کے اوپر سے نیچے آگرا اور بے ہوش ہو گیا،

اس نامبارک حادثہ کے بعد میرے دادا نے اپنے ایک دوسرے بھتیجے کے ساتھ میرا عقد کرنے کا ارادہ کیا، اور مقررہ دن پر اسی طرح جشن منعقد ہوا، لیکن عین عقد کے دن اسی طرح کا واقعہ پھر رونما ہوا، جیسا کہ پہلے ہوا تھا،

میرے دادا کو بہت ہی رنج ہوا،

اسی رات کو میں نے خواب میں دیکھا، کہ حضرت مسیح (عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام) اور انکے وصی شمعون، اور انکے علاوہ حواریین کی ایک جماعت، یہ سب حضرات میرے دادا کے شاہی محل میں تشریف لائے، اور نور کا ایک ممبر رکھا گیا، اس کے بعد

® PDF By HAMEEDI
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصی علی اور دوسرے اماموں کے ساتھ تشریف لائے، اور نور کے اس ممبر پر رونق افروز ہوئے، اور آپ نے حضرت مسیح سے فرمایا، کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ ملیکہ جو تمہارے وصی شمعون کی بیٹی (یعنی انکی اولاد میں سے) ہے، اپنے اس فرزند کے لئے مانگوں، اور آپ نے یہ فرماتے ہوئے امام حسن عسکری کی طرف اشارہ فرمایا، جو اس وقت آپ کے ساتھ تھے اور سامنے موجود تھے، (ملیکہ نے بشر بن سلیمان کو یہ سارا قصہ سنا کر اُن سے یہ کہا، کہ یہی امام حسن عسکری ہیں، جن کے والد کا خط تم نے مجھے دیا ہے، آگے ملیکہ نے اپنے خواب کا باقی حصہ سناتے ہوئے بشر بن سلیمان سے کہا، کہ حضرت مسیح اور انکے وصی شمعون نے خوشی سے اس کو قبول کیا، اس کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبۂ نکاح پڑھا، اور حضرت مسیح نے مجھے امام حسن عسکری کے نکاح میں دے دیا،

ملیکہ نے اپنے خواب کا یہ قصہ سنانے کے بعد بشر بن سلیمان سے کہا، کہ میں نے اپنے اس خواب کا کسی سے تذکرہ نہیں کیا، لیکن اسی وقت سے اس " خورشیدِ فلکِ امامت " امام حسن عسکری کے عشق کی آگ میرے سینہ اور دل میں بھڑکنے لگی، اور چین وسکون رخصت اور کھانا پینا بھی ختم ہو گیا، اور اس آتش عشق کے آثار باہر بھی ظاہر ہونا شروع ہو گئے، اس کے بعد میں نے ایک دن ایک خواب دیکھا، کہ حضرت مریم تشریف لائیں، اور ان کے ساتھ حضرت فاطمۃ الزہرا بھی تھیں، اور ہزارہا حورانِ بہشتی بھی،

حضرت مریم نے مجھے فرمایا، کہ یہ خاتون سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء ہیں، تمہارے شوہر کی یہ ماں ہیں، میں نے یہ سنتے ہی انکا دامن پکڑ لیا، اور میں بہت روئی، اور میں نے عرض کیا، کہ آپ کے فرزند حسن عسکری کبھی مجھے دیکھنے اور اپنی صورت دکھانے بھی نہیں آتے، انہوں نے فرمایا، کہ وہ کیسے آسکتے ہیں، تم عیسائی ہو، اور تمہارا عقیدہ مشرکانہ ہے، (جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسی علیہ السلام کی موجودگی میں نکاح پڑھایا تھا تب اسے مسلمان کیوں نہ کیا گیا یہ بھی ایک سوال ہے) حضرت فاطمۃ الزہرا (رض) کی یہ بات سن کر میں نے اسی وقت خواب میں کلمۂ شہادت پڑھا، اور اسلام قبول کر لیا، جب خواب سے بیدار ہوئی، تو میری زبان پر کلمۂ شہادت جاری تھا، اس کے بعد سے کوئی رات ایسی نہیں گذری کہ میرے وہ شوہر امام حسن عسکری میرے خواب میں نہ آئے ہوں اور مجھے شربت وصال سے شادکام ومسرور نہ فرمایا ہو،

اب اُنہی کے فرمانے کے مطابق میں نے ایسا کیا، کہ ہمارے ملک کا ایک لشکر جو مسلمانوں سے جنگ کے لئے جارہا تھا، میں کسی طرح اس لشکر کے ساتھ چل پڑی، جب مسلمانوں کے لشکر نے رومی لشکر کو شکست دے دی، تو دوسری بہت ساری خواتین کے ساتھ میں بھی گرفتار کر لی گئی، اور اس طرح میں تمہارے پاس پہنچ گئی اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔

مجلسی نے اپنی ان دونوں کتب میں جس طرح یہ قصہ بیان کیا ہے، اسی کو اختصار اور تلخیص کے ساتھ یہاں نذرِ قارئین کر دیا گیا ہے۔

® PDF By HAMEEDI
مجھے اس سے کوئی بحث نہیں کہ اس میں کچھ واقعیت بھی ہے یا اول تا آخر سارا مجلسی کا تراشیدہ افسانہ ہے،

بہر حال مجلسی کی ان روایات کے مطابق شاہ روم کی یہ پوتی ملیکہ یا دوسرا نام نرگس اسی طرح ایک زر خرید لونڈی کی حیثیت سے گیارہویں امام معصوم حسن عسکری کے حرم میں داخل ہوئی اور شر البریہ ہی کی بعض روایات کے مطابق ۲۵۵ھ یا 256ھ میں اسی کے بطن سے امام غائب پیدا ہوا، اب اسکی پیدائش ہوئی یا بغیر پیدائش کے ہی (جیسے ملیکہ / نرگس کو خواب میں ہی شربت وصال سے امام حسن عسکری شاد کام و مسرور کرتے رہے اسی طرح خواب ہی میں اسکی پیدائش ہوئی اور وہ خواب ہی میں پیدا ہونے کے بعد تقریبا بارہ سو سال سے کسی خوابی غار میں چھپا بیٹھا ہے۔

قسط نمبر 41

سیدنا علی مرتضٰی رض سے لے کر بار٥ویں موہوم امام آخر الزماں تک، آئمہ اثنا عشریہ کی انبیاء کرام علیہم السلام ہی کی طرح اللہ کی طرف سے نامزدگی، اور ان کے مقام و مرتبہ اور ان پر ایمان لانے کے تاکیدی حکم کے بارہ میں پچھلی اقساط میں روایات بیان کی جاچکی ہیں، امید ہے، احباب اس بارہ میں اثنا عشریہ کے عقائد و موقف کو اچھی طرح سمجھ چکے ہوں گے، لیکن یہ موضوع اس وقت تک تشنہ اور نامکمل رہے گا، جب تک بارہویں امام غائب کی موہوم پیدائش اور اسکی غیبوبت کے بارہ میں اثنا عشریہ کا عقیدہ بیان نہ کیا جائے، جو یقیناً عجائبات عالم میں سے ہے، یہ ایسا موضوع ہے، کہ اگر شیعہ حضرات کی کتب سامنے رکھ کے، جو کچھ ان میں لکھا گیا ہے، صرف اسی کو درج کر دیا جائے، تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے، لیکن میں یہاں صرف اسی قدر لکھوں گا، جتنا اپنے احباب کو واقف کرانا ضروری ہے،

بارہویں کے بارہ میں یہ کہہ دینا کافی ہے، کہ ان لوگوں نے اپنی کتب میں واضح طور پر لکھا ہے، کہ وہ ابھی پیدا نہیں ہوا، اور باوجود پوری تلاش اور جستجو کے، ابھی تک اسکی کوئی خبر اور پتہ نہیں مل سکا، اور پھر ان لوگوں نے اسکی، ولادت اور نشانیوں کے بارہ میں بہت سی رام کہانیاں اور من گھڑت قصے گھڑ رکھے ہیں، کیا وہ پیدا ہو چکا ہے؟ اور کہیں موجود ہے؟ یا ابھی تک پیدا نہیں ہوا! اور کہیں موجود نہیں ہے! پیدا نہیں ہوا، اور ہو بھی چکا ہے، موجود ہے بھی اور نہیں بھی! اس سے بڑھ کر کیا گستاخی ہو سکتی ہے؟

اس سے بھی زیادہ کسی کی توہین کی جا سکتی ہے؟

میں شر البریہ کی اپنی ہی اہم ترین کتب سے حسب سابق عبارات پیش کروں گا،

احمد بن عبداللہ بن خاقان کے بارہ میں بیان کرتے ہیں کہ اس نے حسن عسکری کے متعلق ایک لمبا قصہ بیان کیا ہے،

جب آپ (حسن عسکری) بیمار ہو گئے تو سلطان نے آپ کے والد کی طرف پیغام بھیجا کہ رضا کا بیٹا بیمار ہو گیا ہے، وہ اسی وقت سوار

® PDF By HAMEEDI

ہوئے، اور جلدی جلدی دار الخلافہ پہنچے، پھر جلدی ہی وہاں سے لوٹ گئے، آپ کے ساتھ امیر المؤمنین کے پانچ خادم تھے، جو سب کے سب اعتبار والے اور آپ کے خصوصی خادم تھے، ان میں نحریر بھی تھا، آپ نے انہیں ہمیشہ حسن کے گھر میں موجود رہنے اور ان کے حال کی خبر رکھنے کا حکم دیا، آپ نے طبیبوں کی ایک جماعت کو بلوایا، اور انہیں حکم دیا، کہ وہ حسن کے پاس آتے جاتے رہیں، صبح و شام ان کا علاج کریں، اور خیال رکھیں، اس کے دو یا تین دن کے بعد انہیں بتایا گیا، کہ آپ بہت کمزور ہو چکے ہیں، آپ نے طبیبوں کو ہر وقت ان کے گھر میں رہنے کا حکم دیا، قاضی القضاۃ کی طرف پیغام بھیجا، اسے اپنے ہاں بلوایا، اور حکم دیا، کہ اپنے ساتھیوں میں سے دس ایسے آدمی چن لو، جن کی دینداری، تقوٰی اور امانت داری پر تمہیں اعتماد ہو، اس نے آدمی پیش کر دئے، اور انہیں لے کر حسن کے گھر کی طرف چلا گیا، انہیں حکم دیا، کہ وہ دن رات حسن کے پاس موجود رہیں، یہ لوگ وہیں رہتے تھے، کہ آپ انتقال کر گئے، ایک کہرام بپا ہو گیا، سلطان نے آپ کے گھر اور آپ کے کمروں کی تلاشی کے لئے آدمی روانہ کئے، ہر چیز پر مہر لگا دی، اور آپ کے بیٹے کو تلاش کرنے لگے، اس کے آدمی ان تمام عورتوں کو لے آئے، جن کے بارہ میں لگتا تھا، کہ وہ حاملہ ہیں، سلطان نے انہیں اپنی لونڈیوں کے پاس بھیج دیا، کہ لونڈیاں ان عورتوں کو دیکھیں، لونڈیوں میں سے کسی نے بتایا، کہ انکی ایک لونڈی کو حمل ہے، اسے ایک کمرے میں ڈال دیا گیا، اس پر نحریر خادم اس کے ساتھیوں اور عورتوں کو نگران مقرر کر دیا گیا، اس کے بعد تجہیز و تکفین کی تیاریوں میں لگ گئے، بازار بند ہو گئے، بنو ہاشم، دوسرے سردار، اور میرے والد، جنازہ کی طرف گئے، وہ دن جس نے دیکھا، اسے قیامت کا دن لگا، جب تیاری سے فارغ ہو گئے، تو سلطان نے ابو عیسٰی بن متوکل کی طرف پیغام بھیجا، اور اسے آپکی نماز پڑھانے کا حکم دیا، جب نماز کے لئے جنازہ رکھا گیا، تو ابو عیسٰی اس کے قریب گئے، آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا، بنی ہاشم کے علویوں، سرداروں، منصفوں، قاضیوں، اور حاکموں کو دکھاتے ہوئے کہا، یہ حسن بن علی بن رضا ہے، جو اپنے بستر پر طبعی موت مرا، امیر المؤمنین کے مُعتمد ساتھیوں میں سے فلاں فلاں، قاضیوں میں سے فلاں فلاں، طبیبوں میں سے فلاں فلاں، اس کے پاس موجود تھے، پھر آپ کا چہرہ ڈھانپ دیا اور اسے اٹھانے کا حکم دیا، آپ کو گھر کے درمیان سے اٹھایا گیا، اور اس گھر میں دفن کیا گیا، جس میں آپ کے والد کو دفن کیا گیا تھا،

آپ کو دفن کر دیا گیا، تو سلطان اور دوسرے لوگوں نے آپ کے بیٹے کو ڈھونڈنا شروع کیا، گھروں اور چوباروں میں بہت ڈھونڈا گیا، ان کی میراث تقسیم کرنے میں توقف کیا گیا، وہ لونڈی جس کے بارہ میں شبہ تھا، کہ اسے حمل ہے، اس وقت تک نگرانی میں رہی، حتٰی کہ بات واضح ہو گئی، کہ اسے حمل نہیں ہے، جب علم ہو گیا کہ اس کو حمل نہیں ہے، تو آپ کی میراث آپ کی والدہ اور بھائی جعفر میں تقسیم کر دی گئی، آپ کی والدہ کو آپ کی وصیت کے مطابق حصہ دے دیا گیا، اور یہ سب کچھ قاضی کے ہاں درج کیا گیا۔

کتاب الحجہ من الکافی، ص ۵۰۵ مطبوعہ ایران

® PDF By HAMEEDI

الارشاد للمفید ص339-340 مطبوعہ ایران

کشف الغمہ ص408- 409 مطبوعہ ایران

الفصول المہمہ ص۲۸۹ مطبوعہ ایران

جلاء العیون ج۲ ص762 مطبوعہ ایران

اعلام الوریٰ للطبرسی ص ۳۸۰ مطبوعہ ایران

یہ انکا بارہواں امام !!

اگر بارہواں امام ہے تو، ان میں سے کچھ لوگ واقعی اس کی امامت کا اعتقاد رکھتے ہیں، انہیں جعفریہ یا اثنا عشریہ کہا جاتا ہے، دوسرے شیعہ کے فرقے انہیں برا بھلا کہتے ہیں، اور حسب عادت جیسے دوسرے حضرات کو گالیاں بکتے ہیں، اسی طرح انہیں بھی گالیاں بکتے ہیں، یہ لوگ جعفر بن محمد کے بارہ میں کہتے ہیں:

وہ اعلانیہ فاسق وفاجر تھا، بے شرم تھا، شرابی تھا، مردوں میں کم ترین اور اپنے آپ کو انتہائی ذلیل اور رسوا کرنے والا تھا، گھٹیا تھا، خود اپنی نظروں میں چھوٹا تھا۔

اصول کافی ج ا ص114 مطبوعہ ایران

اسے یہ لوگ جعفر کذاب کے نام سے پکارتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی کئی برائیوں سے متصف کرتے ہیں۔

امام حسن عسکری کے لاولد فوت ہونے کی بناء پر جو مشکل شرالبریہ کو پیش آئی، اس مشکل کو حل کرنے کے لئے یہ دعویٰ کیا گیا، اور مشہور کر دیا گیا، کہ امام حسن عسکری کی وفات سے چار یا پانچ سال قبل (ایک روایت میں 255 اور دوسری روایت میں 250 میں) ان کے ایک صاحبزادے انکی ایک کنیز کے بطن سے پیدا ہوئے تھے، جنکو عام نظروں سے چھپا کر رکھا جاتا تھا، اس لئے کوئی انکو دیکھ نہ سکتا تھا، (اصول کافی میں امام حسن عسکری کے والد دسویں امام رضا سے اس مضمون کی متعدد روایات نقل کی گئی ہیں، کہ انہوں نے امام حسن عسکری کے بعد ہونے والے امام یعنی بارہویں امام کے بارہ میں فرمایا تھا، انکم لاترون شخصہ، دوسری روایت میں لایُرٰی جسمہ، دونوں روایات کا مطلب یہی ہے کہ تم اسکو دیکھ نہیں پاؤگے اصول کافی ص ۲۰۷) وہ اپنے والد امام حسن عسکری کی وفات سے دس روز قبل غائب ہوگئے، اور وہ تمام چیزیں اور وہ سارے سامان جو حضرت علی سے منتقل ہو کر ہر امام کے پاس رہتے تھے، اور آخر میں امام حسن عسکری کے پاس تھے، مثلاً حضرت کا جمع کیا ہوا اور لکھا ہوا اصلی اور کامل قرآن، اور اس کے علاوہ قدیم آسمانی کتب تورٰۃ، زبور، انجیل، ودیگر انبیاء علیہم السلام کے صُحُف، اپنی اصلی شکل میں، مصحف فاطمہ، الجفر، الجامعہ، انبیاء سابقین کے معجزات، عصائے موسیٰ،

® PDF By HAMEEDI

قمیص آدم، اور سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی، وغیرہ جن کے متعلق روایات گذشتہ اقساط میں گذر چکی ہیں، شر البریہ کی روایات کے مطابق چار یا پانچ سال کا ایک بچہ یہ سارا سامان تن تنہا اپنے ساتھ لے کے ایک غار میں روپوش ہو گیا، جیسا کہ پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ شر البریہ کا عقیدہ ہے، امام حسن عسکری کے یہی موہوم صاحبزادے امام آخر الزمان، بارہویں امام ہیں، ان پر امامت کا سلسلہ ختم ہو گیا، اور چونکہ ان کے عقیدے میں یہ مسئلہ سب سے ضروری ہے، جب تک اس دنیا کا وجود باقی ہے ایک امام معصوم کا وجود بھی دنیا میں ضروری ہے وگرنہ یہ دنیا قائم نہیں رہے گی۔ اس لئے یہ امام آخر الزمان قیامت تک زندہ رہے گا۔ اور اس طرح غائب و روپوش رہے گا، جب وہ وقت آئے گا جو اس کے ظہور کے مناسب ہو گا، اسوقت وہ غار سے برآمد اور ظاہر ہو گا، اور پھر ساری دنیا پر اسی کی حکومت اور بادشاہی ہو گی، اور وہ ہو گا، جو دنیا میں پہلے کبھی نہیں ہوا، وغیرہ وغیرہ۔

شیعہ شر البریہ کی خاص مذہبی زبان میں اس کو الحجہ، القائم، المنتظر، صاحب الزمان وغیرہ مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے، اور وہ تمام راسخ العقیدہ شیعہ جو امام غائب پر یقین رکھتے ہیں وہ بولنے اور لکھنے میں عجل اللہ فرجہ لازمی لکھتے اور بولتے ہیں (یعنی اللہ اسکو جلد ظاہر کرے) لیکن صورت حال یہ ہے کہ آج اس وقت تک ۱۱۷۷ سال کا عرصہ گذر چکا ہے وہ باہر نہیں آیا، اور انہی کے عقیدہ کے مطابق ممکن ہے مزید ہزاروں سال اسی طرح اسکی غیبوبت کے گذر جائیں، اس امام غائب کی غیبوبت کا ایک زمانہ غیبت صغریٰ کہلاتا ہے اور ایک زمانہ غیبوبت کبریٰ کا۔

غیبت صغریٰ میں کیا ہوتا رہا اور غیبت کبریٰ میں اب تک کیا ہوتا رہا اور آئندہ کیا ہو گا، نیز اس غائب کا ظہور کب ہو گا؟ کس طرح ہو گا؟ اور ظاہر ہونے کے بعد کیا کیا کارنامے انجام دے گا۔

قسط نمبر 42

امام غائب جسے، الحجۃ، المنتظر، القائم، المھدی، خلف الصالح، صاحب العصر، صاحب الامر، الباقی، ودیگر کئی ناموں سے پکارا جاتا ہے، کے بارہ میں عجیب وغریب دعاوی کئے جاتے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں،

دانیال نبی نے آپ کی پیدائش سے 1420 سال قبل آپکا لقب منتظر قرار دیا ہے،

کتاب دانیال، باب ۱۲، آیت ۱۲ بحوالہ چودہ ستارے ص ۵۵۹ مطبوعہ لاہور

آپ کی پرورش کا کام جناب جبرائیل علیہ السلام کے سپرد تھا، اور وہ ہی آپ کی پرورش وپرداخت کرتے تھے، چودہ ستارے ص ۵

آپ اپنے آباءواجداد کی طرح امام منصوص، اعلم زمانہ، اور افضل کائنات ہیں،

آپ بچپن ہی میں علم وحکمت سے بھرپور تھے،

® PDF By HAMEEDI

صواعق محرقہ۔ ص124

آپ نے تین سال کی عمر میں کم سنی کے باوجود بزبان فصیح فرمایا، اناحجۃ اللہ وانابقیۃ اللہ، (میں ہی خدا کی حجت اور حکم خدا سے باقی رہنے والا ہوں) کشف الغمہ۔ ص ۱۳۸

آپ نے پانچ سال کی عمر میں اپنے والد امام حسن عسکری (رح) کا جنازہ پڑھایا،

آپ کو پانچ سال کی عمر میں ایسی حکمت دے دی گئی جیسی حضرت یحیٰ کو ملی تھی،

آپ بطن مادر میں اسی طرح امام قرار دیے گئے، جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی قرار پائے تھے، کشف الغمہ ص ۱۳۹

آپ انبیاء سے بہتر ہیں، اسعاف الراغبین ص ۱۲۸

آپ کی پشت پر اسی طرح مہرِ امامت ثبت ہے، جس طرح پشت رسالت مآب پر مہر نبوت ثبت تھی،

اعلام الوری ص 26

غایۃ المقصود. ج 1 ص 64

نور البصار ص ۱۵۲

اسی طرح کی کئی اور صفات مختلف کتب و صحف انبیاء کے حوالوں سے انکی کتب میں درج کی گئی ہیں لیکن جب اصل ماخذ جسکا حوالہ دیا گیا ان تک رسائی کی کوشش کی گئی تو کئی صحف کا تو دنیا میں وجود ہی باقی نہیں، اور جو مخطوطے یا کتب دستیاب ہو سکے (مثلاً زبور حضرت داؤد پر منزل من اللہ کتاب، صحیفہ شعیا پیغمبر، صحیفہ تنجاس، انجیل میں کتاب دانیال وغیرہ) ان میں اشارتاً بھی ایسی کسی بات کا وجود نہیں۔ پورا ایک ہفتہ ان کی چھان پھٹک کی گئی۔ کیونکہ میں چاہتا تھا انکی کتب میں صحف آسمانی کی طرف منسوب جو حوالہ جات ہیں فضائل المنتظر میں، کم از کم اپنی آنکھوں سے انہیں دیکھ اور پڑھ سکوں، لیکن ان صحف انبیاء و کتب رسل میں ایسی کسی بات کا کوئی اشارہ تک موجود نہیں،

انکی ماضی قریب کی کئی کتب میں امام احمد بن حنبل رح کی طرف بھی ایک کتاب منسوب کی گئی" جسکا نام ان کی کتب میں مسند رضا لکھا گیا ہے، حالانکہ امام احمد بن حنبل رح نے مسند امام رضا یا مسند رضا نام کی کوئی کتاب نہیں لکھی، نہ ہی ان کے کسی شاگرد نے ایسی کوئی کتاب لکھ کے انکی طرف منسوب کی۔

اس کے علاوہ ہندوستان کے ایک بہت بڑے عالم شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی طرف بھی ایک کتاب منسوب کی گئی، مناقب آئمہ اطہار، انکی کئی کتب میں اس کتاب کا حوالہ دیا گیا، کہ اس میں بھی امام غائب کے غائب ہونے اور پھر باہر آنے کا ذکر موجود ہے، لیکن

® PDF By HAMEEDI

مذکورہ بالانام کی کوئی کتاب شیخ الحق محدث دہلوی رح نے نہیں لکھی، اگر کوئی شیعہ یہ دعوی کرتا ہے، کہ ایسی کسی کتاب کا وجود ہے، تو وہ کتاب پیش کرے، اور ماضی قریب کی اپنی کتب میں موجود ان حوالہ جات کا سکین پیش کرے، جن حوالہ جات کو یہ اپنی کتب میں حضرت دہلوی رح کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

دیگر کتب اہل سُنت میں جن امام مہدی کا تذکرہ ہے، جو زمانۂ قرب قیامت میں پیدا ہوں گے، انکی ذات وصفات کو بارہویں کی طرف منسوب کر کے سنی عوام کو یہ دھوکہ دینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ تمہارے اکابر کی کتب میں ہمارے بارہویں امام کا تذکرہ موجود ہے، پچاس ساٹھ کتب واکابرین اہل سنت کا نام لکھ دیا جاتا ہے، جب ان کتب کی طرف مراجعت کی جاتی ہے، تو وہاں ایسی کسی بات کا سرے سے وجود ہی نہیں ہوتا، یا ان امام مہدی کا ذکر ہوتا ہے جنھوں نے عقیدۂ اہل سنت کے مطابق ابھی پیدا ہونا ہے،

یہ انکے فطری دجل اور فریب کی ایک چھوٹی سی مثال ہے، انکی کئی کتب میں جب میں نے اس طرح کے حوالہ جات پڑھے، تو اصل کتب کی طرف رجوع کیا، میرا مقصد و منشاء یہ تھا کہ انکے دجل و فریب کی تہوں تک پہنچوں، لیکن ان کتب میں یا تو سرے سے اس بات کا وجود ہی نہیں تھا یا بلکل مختلف بات تھی جسے یہ اپنے روایتی دجل اور فریب سے توڑ مروڑ کر اپنے حق میں پیش کرتے ہیں۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پورے قرآنِ مجید میں امام غائب کے موجود ہونے، طوالت عمر، ظہور، شہود اور ظہور کے بعد سارے دین کو ایک کر دینے کے متعلق ۹ آیات موجود ہیں لیکن اکثر کتب میں حوالہ فقط چند آیات کا دیا جاتا ہے، اور اپنی مرضی کا ترجمہ و تفسیر کی جاتی ہے،

پہلا حوالہ۔

سورۃ بقرۃ کی تیسری آیت " الذین یؤمنون بالغیب کا تذکرہ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھی یہ جھوٹ منسوب کرتے ہیں، کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایمان بالغیب سے امام مہدی کی غیبت مراد ہے، نیک بخت ہیں وہ لوگ جو انکی غیبت پر صبر کریں گے، اور مبارک باد کے قابل ہیں، وہ سمجھدار لوگ جو غیبت میں بھی انکی محبت پر قائم رہیں گے،

ینابیع المودۃ ص ۷۰ ۳ مطبوعہ بمبئی، ہندوستان

دوسرا حوالہ۔

امام غائب کے موجود اور باقی ہونے کے متعلق " جعلھا کلمۃ باقیۃ فی عقبہ " ہے، ابراہیم کی نسل میں کلمہ باقیہ کو قرار دیا ہے، جو باقی اور زندہ رہے گا، اس کلمۂ باقیہ سے امام مہدی کا باقی رہنا مراد ہے، اور وہی آل محمد میں باقی ہیں۔

® PDF By HAMEEDI

تفسیر حسینی۔تالیف، حسین واعظ کاشفی ص 226۔

تیسرا حوالہ۔

امام غائب کے ظہور و غلبہ کے متعلق "یظھرہ علی الدین کلہ" جب امام مہدی بحکم خدا ظہور فرمائیں گے، تو تمام دینوں پر غلبہ حاصل کرلیں گے، یعنی دنیا میں سوا ایک دین اسلام کے کوئی اور دین نہ ہوگا،

نور الابصار ص ۱۵۳ مطبوعہ مصر

موہوم بارہویں امام کی غیبت!

بارہویں امام کی غیبت کی دو حیثیتیں ہیں،

غیبت صغرٰی اور غیبت کبرٰی

غیبت صغرٰی شرالبریہ کی بعض کُتب کے مطابق ۵۷ یا ۷۳ سال تھی۔ لیکن انہی کتب کا توجہ سے جب مطالعہ کیا جاتا ہے تو بڑی وضاحت سے ایک بات سامنے آتی ہے، کہ امام حسن عسکری رح کی وفات ان کی اپنی کتب کے مطابق سن 260 ہجری میں ہوئی، اور اس کے فوراً بعد حکام کے خوف سے المنتظر صاحب پانچ سال کی عمر میں غائب ہوگئے، اور آخری سفیر و نائب خاص علی بن محمد السمری کے مرنے کے بعد غیبت کبرٰی کا سلسلہ شروع ہوگیا، علی بن محمد السمری کی موت ۳۲۹ ہجری میں ہوئی، اس حساب سے تو 69 سال غیبت صغری کا عرصہ بنتا ہے، لگتا یوں ہے، کہ یہ اپنے بڑوں کی کتب بھی نہیں پڑھتے، کوئ ستر سال لکھتا ہے، کوئی ۷۳ سال، اور کوئی ۵۷ سال، کوئی لکھتا ہے پیدائش سے پہلے ہی غائب ہوگئے، کوئی لکھتا ہے، تین سال کی عمر میں اور کوئی پانچ سال کی عمر میں، کوئی مجتہد یہ لکھتا ہے، کہ امام حسن عسکری کا جنازہ اس موہومہ پانچ سالہ بچے نے پڑھایا اور کوئی لکھتا ہے ابو عیسٰی بن متوکل نے سلطان کے حکم سے جنازہ پڑھایا، اس کے بعد غیبت کبرٰی شروع ہوگئی، غیبت صغری کے زمانہ میں صرف چار لوگوں کا تذکرہ کتب شرالبریہ میں ملتا ہے، جو بارہویں امام کے سفیر یا نائب خاص تھے، انہی کے ذریعہ لوگوں سے تحفے تحائف، مال واسباب، اور خمس وغیرہ وصول کیا جاتا تھا، انکو یہ باور کرواکے، کہ یہ سب امام غائب تک پہنچایا جاتا ہے،

سب سے پہلا سفیر و نائب خاص۔

ابو عمر عثمان بن سعید عمری، (جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے پہلے نائب و سفیر خاص کا نام عثمان اور کنیت ابو عمر، یعنی اس کے نام و کنیت میں عمر بھی ہے اور عثمان بھی) اسکا تعلق قبیلہ بنواسد سے تھا سامرہ کے قصبہ عسکر کا رہنے والا تھا، مرنے کے بعد بغداد میں باب جبلہ کے قریب مسجد میں دفن کیا گیا،

® PDF By HAMEEDI

دوسرا سفیر و نائب خاص۔

اسی ابو عمر عثمان بن سعید عمری کا بیٹا محمد بن عثمان بن سعید۔ اسکی کنیت ابو جعفر تھی، اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنے مرنے سے دو ماہ قبل امام غائب کے کہنے پر اپنی قبر کھد والی تھی، باب کوفہ کے قریب سر راہ دفن ہوا،

تیسرا سفیر و نائب خاص

حسین بن روح، اس کی کنیت ابو قاسم تھی، محلہ نوبخت کوفہ کا رہنے والا تھا، خفیہ طور پر ممالک اسلامیہ کے دورے کیا کرتا تھا شر البریہ کو منظم کرنے کے لئے، یہ شخص اتنا چالاک اور طرار تھا، اور اہل سُنت میں اس طرح گھل مل جاتا تھا، کہ بڑے بڑے ہوشیار لوگ بھی اسے سُنی سمجھتے تھے، اور اس پر اعتماد کرتے تھے، لیکن یہ ان میں گھس کے اپنے مذہبِ دجل وفریب کے لئے کارہائے نمایاں سرانجام دیتا رہا، چالاکی کی انتہاء یہ تھی، کہ اہل سُنت اسے معتمد، ثقہ، صالح اور امین قرار دیتے تھے، محلہ نوبخت کوفہ میں مدفون ہے،

چوتھا اور آخری سفیر و نائبِ خاص۔

ابوالحسن علی بن محمد السمری۔

اس کے بعد یہ نیابت وسفارت اور غیبت صغریٰ کا سلسلہ ختم ہوا، شعبان ۳۲۹ ہجری کے بعد غیبت کبریٰ کا سلسلہ شروع ہوا جسکو تقریبا پونے بارہ سو سال گذر چکے ہیں۔

صاحبزادہ ضیاء ناصر

قسط نمبر 43

عقیدۂ اہل سُنت امام مہدی کے بارہ میں!

احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں عقیدۂ اہل سُنت مختصراً یہ ہے، کہ امام مہدی قرب قیامت کے زمانہ میں پیدا ہوں گے، مکۃ المکرمہ میں انکا ظہور ہوگا، خانہ کعبہ میں حجر اسود کے قریب مقام ملتزم پر کھڑے ہو کر اسلام کی تبلیغ کا آغاز فرمائیں گے، آپ کا زمانہ ایسا زریں ہوگا، کہ سونا اور چاندی پانی کی طرح ہوگا، اور پوری دنیا میں کوئی بھی بھکاری نہیں رہے گا، امن وسلامتی کی یہ حالت ہو گی، کہ بھیڑ بکریاں اور بھیڑئے مل کر چراگاہوں میں چریں گے، ایک ہی گھاٹ سے پانی پئیں گے، لیکن ایک دوسرے کا کوئی نقصان نہیں کریں گے۔

شیعہ شر البریہ کے امام مہدی۔

امام غائب کی غیبوبت کے کچھ حالات گذشتہ قسط میں گذر چکے ہیں، روایات غیبوبت کے تعارض میں ایک اور روایت۔

تاریخ الائمہ جو شر البریہ کی معتبر کتب میں سے ہے، اس میں لکھا ہے، اگرچہ امام حسن عسکری کے وصال کے وقت انکی عمر صرف پانچ

® PDF By HAMEEDI

سال تھی، لیکن اس صغر سنی کے ہوتے ہوئے بھی اپنے والد کی نماز جنازہ انہوں نے خود پڑھائی تھی۔

تاریخ الائمہ ص ۳۸۰-۳۷۹

غیبوبت ہوئی کیوں؟

عن زرارہ قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول ان للقائم غیبۃ قبل ان یقوم ان یخاف واومابیدہ الٰی بطنہ یعنی القتل۔

اصول کافی، کتاب الحجۃ باب الغیبت ج ا ص ۳۳۸ مطبوعہ تہران

زرارہ سے مروی ہے، کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، امام قائم آل محمد کے لئے بچپن ہی میں غیبت ہو گئی، خوف کی وجہ سے، اور اشارہ کیا، اپنے ہاتھ سے اپنے پیٹ کی طرف، یعنی قرل کے خوف سے۔

عن زرارہ قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول ان للقائم غیبۃ قبل ان یقوم قال قلت ولم قال یخاف واومابیدہ الی بطنہ الخ۔ اصول کافی، کتب الحجہ، باب الغیبۃ ص ۳۳۷ مطبوعہ تہران

زرارہ سے مروی ہے، مجھ سے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا، حضرت امام غائب کی غیبت بچپن میں ہو گئی تھی، میں نے کہا، یہ کیوں ہوئی؟ فرمایا فشمن کے خوف سے، اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا، اپنے پیٹ کی طرف، (یعنی وہ دشمن میری نسل ہی سے ہو گا یہ اشارہ ہے امام حسن عسکری کے حقیقی بھائی جعفر کی طرف جسے شر البریہ جعفر کذاب کہتے ہیں) پھر فرمایا، اے زرارہ، وہ امام منتظر ہو گا، اور اسکی ولایت میں شک کیا جائے گا، کوئی کہے گا، اس کے والد لاولد (بے اولاد) مرے تھے، کوئی کہے گا، حمل میں انتقال ہو گیا، کوئی کہے گا، وہ باپ کی موت سے دو سال پہلے پیدا ہوئے تھے، حالانکہ وہ امام منتظر ہوں گے۔

کسی شیعہ کے لئے بھی امام غائب کا نام لینا جائز نہیں، اور نہ ہی وہ کسی کو نظر آئیں گے۔

روایت نمبر ا

عن داؤد بن قاسم الجعفری قال سمعت اباالحسن العسکری علیہ السلام یقول الخلف من بعدی الحسین فکیف لکم بالخلف من بعد الخلف فقلت ولم جعلنی اللہ فداک قال انکم لاترون شخصہ ولایحل لکم ذکرہ باسمٍ فقلت کیف نذکرہ فقال قولواالحجۃ من آل محمد صلوات اللہ علیہ وسلام۔

داؤد بن قاسم الجعفری کہتا ہے، میں نے امام نقی علیہ السلام سے سنا، کہ میرے بعد میرے جانشین حسن عسکری علیہ السلام ہیں، پھر فرمایا، تم کیا طریقہ اختیار کرو گے ان کے فرزند کے ساتھ؟ میں نے کہا، اللہ تعالی مجھے آپ پر فدا کرے، کیوں نہ ہم انکی اتباع کریں گے، فرمایا تم ان کے وجود کو نہ دیکھ سکو گے، اور نہ ہی یہ جائز ہو گا تمہارے واسطے ان کا نام لیکر ذکر کرنا، میں نے کہا، پھر ہم ان کے لئے کیا ذکر کریں

® PDF By HAMEEDI

گے، فرمایا یہ کہنا! حجت آل محمد صلوات اللہ وسلامہ۔

روایت نمبر ۲

عن ابی عبداللہ الصالحہ قال سالنی اصحابنا بعد مضی ابی محمد علیہ السلام ان اسال عن الاسم والمکان فخرج الجواب ان دللتھم علی الاسم اذاعوہ وان عرفوا المکان دلوعلیہ۔

ابوعبداللہ الصالحہ کہتا ہے، امام حسن عسکری کے انتقال کے بعد ہمارے اصحاب نے کہا، کہ میں حضرت الامر سے انکا نام اور جگہ معلوم کروں! جواب آیا، کہ اگر تم نام معلوم کروگے تو لوگ اسے شہرت دیں گے، اور یہ ہمارے خاندان کے لئے نقصان کا باعث ہوگا، اور اگر رہائش کا پتہ چل گیا تو لوگ اس پر چڑھ دوڑیں گے۔

روایت نمبر ۳

عن الریان بن صلت قال سمعت اباالحسن الرضا علیہ السلام و سئل عن القائم قال لایُریٰ جسمہ ولایسمّٰی اسمہ۔

ریان بن صلت کہتا ہے، میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا، کہ حضرت سے جب قائم آل محمد کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ نے فرمایا، ان کا جسم نہیں دیکھا جائے گا، اور انکا نام نہیں لیا جائے گا۔

روایت نمبر

عن ابن رئاب عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال صاحب ھذاالامر لایسمیہ باسمہ الا کافرؔ۔

ابن رئاب کہتا ہے، کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا، کہ صاحب الامر (امام غائب) کو ان کے نام سے صرف کافر پکارے گا۔

یہ چاروں روایات اصول کافی ج ا ص ۳۳۳-۳۳۲ مطبوعہ تہران کی ہیں۔

مذکورہ بالا روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے، کہ بارہویں صاحب اس دور میں پیدا ہوئے تھے، جب خطرات کا زمانہ تھا، اسی لئے وہ خوف کی وجہ سے غائب ہوگئے، جیسا کہ امام جعفر صادق (رح) نے فرمایا، اگر لوگوں کو ان کا پتہ چل جائے، تو انہیں قتل کردیں، اس لئے وہ خوف کے مارے چھپ گئے ہیں، اور انکا پوشیدہ رکھنا بہت ضروری ہے، اور اسی بناپر شاید امام جعفر صادق نے یہ بھی فرمایا، ان کا نام لے کر بلانا جائز نہیں، بلکہ یہاں تک فرمادیا، کہ انکو نام لے کر بلانے والا کافر ہے۔

ان روایات کی روشنی میں امام جعفر صادق رح ہی کے فتویٰ کی روشنی میں وہ تمام شیعہ محدثین، مجتہدین، مراجع سو فیصد کافر ہیں، جنہوں نے اپنی کتب میں اس موہوم امام غائب کا نام محمد لکھا ہے۔

الزام ان کو دیتے تھے، قصور اپنا نکل آیا۔

® PDF By HAMEEDI

اس غائب کے ظہور کے متعلق روایات کا تضاد بھی اس کے عدم وجود پر دلالت کرتا ہے،

اختصار کے لئے صرف چند روایات پر ہی اکتفا کروں گا۔

قسط نمبر 44

موہوم امام غائب کے بارہ میں شیعہ روایات کا تضاد ہی اس قصہ کے من گھڑت ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے

مشتے نمونہ از خروارے کے مصداق صرف چند روایات پیش خدمت ہیں۔

پہلی روایت:

شر البریہ کے محدثین کے بقول حضرت علی رض سے پوچھا گیا، کہ امام مہدی کتنے دن غائب رہیں گے، تو حضرت علی رض نے اس کے جواب میں فرمایا۔

ستۃ ایام او ستۃ اشھر او ستۃ سنین۔

اصول کافی ج ۱ ص ۳۳۸ مطبوعہ تہران

چھ دن، یا چھ مہینے، یا چھ سال۔

دوسری روایت۔

فقال علیہ السلام ما منا الا قائم بامر اللہ وھاد الی دین اللہ ولکن القائم الذی یطھر اللہ بہ الارض من اھل الکفر والجحود ویملا الارض قسطا وعدلا ھو الذی یخفی علی الناس ولادتہ ویغیب عنھم شخصہ ویحرم علیھم تسمیتہ وھو سمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکنیہ وھو الذی تطوی لہ الارض ویذل لہ کل صعب یجتمع الیہ من اصحابہ عدۃ اھل بدر (ثلاث مائۃ وثلاثۃ عشر) رجلا من اقاص الارض وذلک قول اللہ اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا ان اللہ علی کل شیئ قدیر فاذا اجتمعت لہ ھذہ العدۃ من اھل الاخلاص اظھر اللہ امرہ فاذا کمل لہ العقد (وھو عشرۃ الاف رجل) خرج باذن اللہ فلا یزال یقتل اعداء اللہ حتی یرضی عز وجل۔

احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۲۵۰ مطبوعہ قم، ایران

احتجاج طبرسی ص 248 مطبوعہ نجف، عراق

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا، ہم میں سے ہر ایک اللہ کے حکم سے قائم ہے، اور اللہ کے دین کا ہادی ہے، لیکن قائم وہ ہے، کہ اللہ تعالی اسکی وجہ سے زمین کو کفر و جور سے پاک کرے گا، اور عدل و انصاف سے زمین کو بھر دے گا، اور وہ، وہ ہے، کہ جسکی ولادت اور اسکا وجود لوگوں سے مخفی ہوگا، اور لوگوں پر اسکا نام لینا بھی حرام ہوگا، اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نام اور ہم کنیت ہوگا، اور وہ، وہ

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI

ہے، کہ جس کے لئے زمین کو لپیٹا جائے گا، اور اس کے لئے ہر سخت کو نرم کیا جائے گا، اور اس کے لئے جمع ہوں گے، اس کے اصحاب اہل بدر کی تعداد کے برابر زمین کے کناروں سے، ۳۱۳، اور یہ اللہ تعالی کے اس قول کے مطابق ہے، کہ تم جہاں بھی ہوں گے، اللہ تعالی تم کو ایک جگہ کرے گا، بے شک اللہ تعالی ہر شئ پر قادر ہے، اور جب اہل اخلاص سے یہ تعداد اس کے لئے جمع ہو جائے گی، تو اللہ تعالی اپنے امر کو ظاہر کرے گا، اور جب اسکی تعداد پوری ہو جائے گی، دس ہزار اس وقت وہ اللہ کی اجازت سے نکل آئے گا، پس وہ ہمیشہ دشمنوں کو قتل کرتا رہے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالی راضی ہو جائے گا۔

تیسری روایت۔

عن ابی حمزۃ الشمالی قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول یاثابت ان اللہ تبارک وتعالی کان وقت ھذا الامر فی السبعین فلما ان قتل الحسین صلوات اللہ علیہ اشتد غضب اللہ تعالی علی اھل الارض فاخرہ الی اربعین ومائۃ فحدثناکم فاذعتم الحدیث فکشفتم قناع الستر ولم یجعل اللہ لہ بعد ذلک وقتا عندنا ویمحوا اللہ مایشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب قال ابو حمزۃ فحدثت بذلک اباعبد اللہ فقال قد کان کذلک۔

اصول کافی باب کراہت التوقیت ج ا ص 368 مطبوعہ تہران

ابوحمزہ شمالی سے روایت ہے، کہ میں امام باقر علیہ السلام کو کہتے سنا، کہ اے ثابت (ابوحمزہ کا نام) اللہ نے ہمارے اور شیعوں کے لئے فراخی اور حکومت کا زمانہ ۷۰ ہجری کو معین کیا تھا، چونکہ امام حسین علیہ السلام شہید کر دئے گئے، لہذا خدا کا غضب نازل ہوا، مشرکین اہل زمین پر، پس تاخیر کی ان مشرکوں کی رسوائی کے لئے 140 ہجری تک، پس ہم نے بیان کیا، تم سے اپنے اسرار کو، تم نے نشر کر دیا، ہماری باتوں کو، اور کھول دیا ہمارے بھیدوں کو، اس کے بعد خدا نے کوئی وقت معین نہ کیا، اور اللہ جو چاہتا ہے، برقرار رکھتا ہے، ابوحمزہ نے کہا، میں نے یہ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کی، آپ نے فرمایا، ایسا ہی ہے۔

اہل دانش کے لئے لمحۂ فکر۔

مذکورہ بالا تینوں روایات کو اگر کوئی شخص سرسری نظر سے بھی پڑھے گا، تو یہ کہنے پر مجبور ہو گا، کہ امام غائب کا قصہ از اول تا آخر تمام من گھڑت ہے، اور بڑی چالاکی سے اسے گھڑا گیا ہے، شیعہ شر البریہ کی کتب ان کے اس عقیدہ سے بھری پڑی ہیں، کہ آئمہ اہل بیت کو " ماکان ومایکون " کا علم ہوتا ہے، جب ان کے علم کا یہ حال ہے، تو پھر امام غائب کے بارے میں ان کے اس قول کا کیا معنیٰ ہو گا؟ امام غائب چھ دن، یا چھ مہینے، یا چھ سال میں ظاہر ہوں گے، پھر یہ قول حضرت علی رض کی طرف منسوب کر کے انکی شدید توہین کی گئی، کیونکہ آپ نے امام غائب کے ظہور کی مدت زیادہ سے زیادہ چھ سال مقرر فرمائی، اب اس کے بعد بھی 1400 سال سے زیادہ وقت گذر چکا ہے، لیکن امام غائب کے ظہور کا نام ونشان تک نہیں، تو معلوم ہوا، کہ یہ قول حضرت علی رض کی طرف اگرچہ منسوب

® PDF By HAMEEDI

کر دیا گیا، لیکن در حقیقت ان کا یہ قول ہر گز ہر گز نہیں، ان پر سراسر بہتان ہے۔

دوسری روایت میں جو یہ کہا گیا ہے، کہ جب تین سو تیرہ مخلص شیعہ آکر جمع ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے امر کو ظاہر کرے گا، اور جب انکی تعداد دس ہزار تک پہنچ جائے گی، تو اللہ تعالیٰ امام غائب (مہدی) کو دنیا میں ظاہر فرمادے گا، اس روایت میں قابل غور بات یہ ہے، کہ امام غائب تو اب تک یقیناً ظاہر نہیں ہوا (اور انشاءاللہ کبھی بھی ظاہر نہیں ہوگا کیونکہ جو پیدا ہی نہیں ہوا وہ ظاہر کیسے ہوگا) لہٰذا ایک حقیقت تو یہ بھی ظاہر ہو گئی، کہ پورے روئے زمین پر آج تک دس ہزار مخلص شیعہ کبھی بھی جمع نہیں ہو سکے، جسکی وجہ سے امام غائب ابھی تک غائب ہے، حالانکہ شیعہ کی تعداد تو کروڑوں میں ہے، لیکن سب کے سب بے ایمان اور منافق ہیں، اور یہ جان بوجھ کے غائب کو غائب ہی رکھنا چاہتے ہیں، اگر ان میں ایک ذرہ بھر بھی اخلاص ہوتا تو کروڑوں میں صرف دس ہزار تو مخلص بن ہی جاتے، تاکہ غائب بے چارا ظاہر ہو سکے، معلوم ہوا یہی سب سے بڑے دشمن ہیں اپنے آئمہ خصوصاً موہوم امام غائب کے۔

تیسری روایت جو امام باقر رح کی طرف منسوب کی گئی ہے، وہ بھی محض جھوٹ اور افترا کا پلندہ ہے، کیونکہ اس میں امام موصوف کی طرف منسوب کر کے یہ بات کہی گئی ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے امام غائب (مہدی) کے ظہور کے لئے ۷۰ ہجری کا زمانہ مقرر فرمادیا، اور پھر بوجہ قتل حسین رض اللہ نے غضب میں آکر یہ زمانہ ۱ہجری تک بڑھادیا، اس کے بعد تیسری مرتبہ یوں ہوا، کہ جب شیعہ شر البریہ نے بدعہدی کی، اور اپنے امام غائب کے راز کو فاش کر دیا، تو اللہ تعالیٰ نے غیر معینہ مدت تک کے لئے امام غائب کے ظہور کو موقوف کر دیا،

کیا امام باقر رح اللہ تعالیٰ کے لئے اس طرح کی ترمیم و تنسیخ کا قول کر سکتے ہیں، کیا " وھو بکل شئ علیم " کا امام موصوف کو علم نہ تھا؟ گویا اس روایت میں صرف امام باقر رح کی ہی توہین نہیں کی گئی بلکہ اللہ رب العزت کی شان بے نیازی میں بھی دخل اندازی کی گئی ہے، لہٰذا معلوم ہوا، کہ یہ روایت بھی پچھلی روایات کی طرح بے اصل اور من گھڑت ہے، اور اپنے ہی آئمہ معصومین پر بہتان اور افترا ہے، جب یہ ساری روایات ہی من گھڑت اور بے اصل ہیں، تو ان سے جس بات یعنی ظہور امام غائب کو ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے وہ عقیدہ بھی اور وجود بارہواں امام بھی اور ظہور بارہواں امام بھی من گھڑت، بے اصل، کذب اور افترا ہے۔

شر البریہ کی معتبر و مستند کتاب احتجاج طبرسی سے بھی میں امام رضا کا قول (شیعہ کے نزدیک حدیث) ذکر کر چکا ہوں، کہ دس ہزار مخلص شیعہ پیدا ہونے پر اللہ تعالیٰ امام مہدی کو ظاہر کر دے گا، جب کہ امام رضا ہی کے دور میں شیعہ کی تعداد اس وقت بھی لاکھوں تک پہنچ چکی تھی، اس کے باوجود آپ کا مذکورہ ارشاد بتلاتا ہے، کہ ان لاکھوں لوگوں میں دس ہزار بھی مخلص شیعہ نہ تھے ورنہ امام رضا کے دور ہی میں انکا غائب ظاہر ہو جاتا۔

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI

قسط نمبر 45

شیعہ شر البریہ ہر وقت محبت اہل بیت و محبت آئمہ اطہار کا راگ الاپتے رہتے ہیں، انکے اس راگ میں کتنی سچائی ہے، اور آئمہ اہل بیت کے نزدیک انکی حقیقت کیا ہے، پچھلی قسط کی آخری دو روایات سے یہ بات اظہر من الشمس ہو چکی ہے، مزید تسلی کے لئے امام رضا رح کا ایک اور قول (شیعہ کے نزدیک حدیث) ملاحظہ فرمائیں۔

موسی بن بکر واسطی نے کہا، مجھے امام رضا نے فرمایا، اگر میں اپنے شیعوں میں تمیز کرتا ہوں، تو محض زبانی تعریف کرنے والا ہی پاتا ہوں ، اگر میں انکا امتحان لوں تو سب کو مرتد پاؤں گا، اگر انکی صحیح جانچ لوں تو ہزار میں سے ایک بھی مخلص نہ نکلے ، ان کی چھان بین کرنے سے میرے لئے یہی کچھ باقی رہ جاتا ہے، کہ ایک مدت ہوئی، مسندوں پر ٹیک لگائے بیٹھے ہیں، اور کہتے ہیں، ہم علی کے شیعہ ہیں، حالانکہ علی کا شیعہ وہ ہے، جسکا قول اس کے عمل کی تصدیق کرے۔

روضہ کافی ج ۸ ص ۲۲۸ مطبوعہ تہران

حلیۃ المتقین ص ۷ مطبوعہ تہران

اگر امام رضا کی زندگی میں ان کی حالت یہ تھی، جیسی مذکورہ روایت میں بیان کی گئی تو آج تو ان کے حالات ہزاروں گنا بدتر ہیں، ان کے فرمان کے مطابق اگر ہزار میں ایک بھی مخلص نہیں، تو پھر دس ہزار مخلص تو قیامت تک اکٹھے نہیں ہو سکتے ،

(حالانکہ ان کے مجتہدین اور مراجع کی تعداد ہی کئی دس ہزار سے زیادہ ہو گی ثابت ہوا وہ بھی سارے کے سارے بے ایمان، منافق اور دھوکہ باز ہیں)

یعنی بقول کسے ،

نہ نو من تیل ہو گا نہ رادھا ناچے گی ،

موہوم بارہویں یعنی غائب کو باہر آنے سے روکنے والے خود شیعہ ہی ہیں، اگر بفرض محال اسکا کوئی وجود ہے تو ! !

بارہواں غائب کہاں ہوا تھا؟

در سامرا قبر امامین ہمامین حضرت ھادی و حضرت عسکری متوفی 260 ھجری و سرداب غیبت حجۃ بن الحسن عج در کنار آں بارگاہ قرار گرفتہ در سامرا در صحن بزرگ است۔

چہاردہ معصوم ج ۲ ص 667 طبع جدید ایران

سامرا (عراق کا شہر) میں دو بزرگ اماموں حضرت ہادی اور حضرت امام حسن عسکری کی قبر ہے، اور امام حسن عسکری کے بیٹے

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI

حضرت حجۃ(بارہواں موہوم غائب) کے غائب ہونے والا تہ خانہ اسی بارگاہ کے قریب بڑے صحن کے اندر ہے۔

بارہواں اگر ہے؟ تو اس وقت ہے کہاں؟

ان کے ہر عقیدے کی طرح اس بارہ میں بھی عجیب وغریب اور متضاد روایات انکی معتمد و مستند کتب میں موجود ہیں، ذیل میں ان کی صرف دو کتب کی تین روایات میں ذکر کرتا ہوں، قارئین اسی سے مجموعۂ تضادات مذہب کے سب سے اہم عقیدہ کے بارہ میں بھی تضادات کا اندازہ کرلیں گے۔ ہر مجتہد ہر محدث جھوٹ لکھنے اور بولنے کے عالمی مقابلہ میں حصہ لے رہا ہے اور ہر ایک کی خواہش یہی ہے، کہ وہ جھوٹوں کے عالمی مقابلہ میں اول آجائے۔

آفتاب وجودش از شرق دامان مادرش نرجس خاتون شاہزادۂ رومی در شب جمعہ ۱۵ شعبان نزدیک صبح در سال ۲۵۵ ہجری پدیدار گشت الخ

چہاردہ معصوم ج ۲ ص 683 مطبوعہ ایران

امام غائب کا آفتاب وجود اپنی والدہ کے افق داماں سے جنکا نام نرجس خاتون اور وہ روم کی شہزادی ہیں شعبان کی پندرہ تاریخ کو ۲۵۵ ہجری میں بوقت صبح ظاہر ہوا، ۱۱۱۸ سال ہوئے اب تک دنیا والوں کی نظر سے پردۂ خفا میں ہے، تاآنکہ اللہ کے حکم سے ظاہر ہوں گے، جس تہ خانہ میں آپکی غیبت کبریٰ ہوئی وہ جگہ زمین کے اندر بڑی خوبصورت اور وسیع ہے، جو عسکریین کے چند بڑے کمروں کو آپس میں ملاتی ہے، دشمنوں کے حملے کے خوف سے وہاں آپکی غیبت کبریٰ واقع ہوئی، یعنی امام زمانہ حضرت حجہ بن امام حسن عسکری، اللہ انہیں جلد ظاہر کرے، اس جگہ آخری بار عام لوگوں کی نظر سے مخفی ہوئے، خاص الخاص اور مخلص بندوں کے سوا کوئی انہیں دیکھ نہیں سکتا، البتہ جو لوگ اولیاء اللہ میں سے ہوں اور خداشناس نگاہیں رکھتے ہوں، وہ آپکو دیکھ سکتے ہیں، چاہے آپ جس بھی لباس میں ہوں۔

در کتاب نزہۃ الناظر مسطور است کہ امروز مکان حضرت الامر در جزیرہ از جزائر مغرب است کہ آنرا علمیہ خوانند وہریک از اولاد ندکور آم حضرت طاہر و قاسم در جزیرۂ ازاں جزائر حاکمند ومؤید ایں قول آنکہ در شام شہرے ہست حزیں نام اوست سید صالح شیعہ از مردم آں ولایت است ایں فقیر را خبر داد کہ مادر مکہ بودیم شخصے را دیدم کہ در بازار

منی میگر دید وزری دو دست داشت وے خواست بفروشد وکسی از وایں زررا نمے خرید بدو گفتم تورا چہ حالت است گفت چند درھم دارم وکسے ازیں نمیگیر دنمے دانم چہ کنم گفتم بمن بنما! چوں نگاہ کردم سکۂ اوایں بود" اللہ ربنا محمد نبینا والمھدی امامنا" پرسیدم کہ تو از کجائی؟ گفت از بلاد مغرب بم درمیان دریائے خضر واورا پادشاہ است کہ نام او مھدی است، وایں سکہ بنام مبارک اوست وعمر بسیار دارد من گفتم کیست ایں مہدی؟ واز کدام طائفہ است؟ انگشت بلب گزاشت کہ حرف مزن اگر تو شیعہ ای میدانی۔

® PDF By HAMEEDI

تذکرۃ الائمہ ص 14 طبع جدید ایران

کتاب نزعۃ الناظر میں لکھا ہے، کہ حضرت الامر (امام غائب) کی رہائش اس وقت مغربی جزائر میں سے ایک جزیرہ میں ہے، جسے علمیہ کہتے ہیں، اور آپکی نرینہ اولاد میں سے طاہر اور قاسم دونوں ان جزائر میں سے ایک ایک جزیرہ کے حاکم ہیں، اس قول کی تائید اس طرح ہوتی ہے، کہ ملک شام میں ایک حزین نامی شہر ہے، وہاں کے ایک باشندے سید صالح شیعہ نے مجھے بتایا، کہ جب ہم مکہ میں تھے، میں نے وہاں منٰی کے بازار میں ایک شخص کو گھومتے ہوئے دیکھا، جس کے ہاتھ میں کچھ سونا تھا، جسے وہ بیچنا چاہتا تھا، مگر کوئی شخص اس سے خرید نہیں رہا تھا، میں نے اسے کہا، یہ آپکی کیا حالت ہے؟ کہنے لگا میرے پاس چند درہم ہیں، اور کوئی شخص خرید نہیں رہا، اب کیا کروں؟ میں نے کہا مجھے دکھلا دو! جب میں نے دیکھا تو ان دراہم پر یہ مہر تھی " اللہ ہمارا رب ہے، محمد ص ہمارا نبی ہے، اور مہدی ہمارا امام ہے " میں نے پوچھا تو کہاں سے آیا ہے؟ کہنے لگا میں مغربی ممالک میں سے دریائے اخضر کے درمیان کا رہنے والا ہوں، ہمارے بادشاہ کا نام مہدی ہے، یہ سکہ اسی کے نام مبارک کا ہے، اسکی عمر بڑی لمبی ہے، میں نے کہا یہ مہدی کون ہے اور کس گروہ سے ہے؟ تب اس نے لبوں پر انگلی رکھ دی اور کہا آگے بات نہ کرنا، اگر تو شیعہ ہے تو سب کچھ جانتا ہوگا۔

صاحبزادہ ضیاء ناصر

قسط نمبر 46

دوسری روایت، تذکرۃ الائمہ سے۔

علی بن عزالدین استر آبادی نقل کرتا ہے، جس کے باپ دادا کمال علم وورع اور شیعہ ہونے میں علاقہ بھر میں مشہور تھے، کہ آج سے پانچ سال پہلے میں ایک جماعت کے ساتھ دریائے شام میں تھا، کہ دریا میں ایک کشتی نمودار ہوئی، جو عام کشتیوں سے مختلف تھی، جب وہ کشتی نزدیک آئی تو اس میں جو لوگ تھے، ہم ان کے قریب پہنچے اور انکا حال پوچھا، معلوم ہوا، ایک ماہ سے راستہ بھولے ہوئے ہیں، اور آبادی تک نہیں پہنچ سکے، آگے ملا باقر مجلسی کی اپنی زبان سے پورا واقعہ سُنئے،

پس احوال پرسیدہ کہ شما در چہ ہستید چوں معلوم کردند کہ بر دین اسلام ایم خوشدل شدند اما محذر بودند تا آنکہ تحقیق کردند کہ بطریق اثنٰی عشریم بیکبارگی رام شدند و بکنار خشکی آمدند وایشاں را ترغیب کردیم بہ نیکی اعتقاد مردم اینولایت وارزانی وفراوانی نعمت گمان ایشان یقین شد کہ مخالف دریں ولایت نے باشد پس بیروں آمدند و نماز ظہر را بجماعت گزارند و درہم بسیار بیروں آوردند کہ چیزے بخرند و سکہ آں را درا ہم بنام مبارک امام مھدی بود۔

تذکرۃ الائمہ۔ ص 141 مطبوعہ ایران

انہوں نے پوچھا کہ تم کس دین میں ہو، جب انہیں معلوم ہوا کہ ہم دین اسلام پر ہیں، تو وہ بہت خوش ہوئے، مگر کچھ خوفزدہ تھے، جب

® PDF By HAMEEDI

انہیں تحقیق ہوگئی، (ہم شیعہ ہیں) بارہ اماموں کے قائل ہیں، تو وہ یک دم نرم ہوگئے، اور ساحل پر آگئے، ہم نے انہیں شامی لوگوں کے حسن اعتقاد اور نعمتوں کی فراوانی وغیرہ سے خبر دی، انہیں یقین ہوگیا، کہ اس ملک میں ہماری مخالفت نہیں ہوگی، چنانچہ وہ باہر آگئے، اور ہمارے ساتھ نماز ظہر ادا کی، اور بہت سے درہم باہر لائے، تاکہ کچھ چیزیں خریدیں، ہم نے دیکھا کہ ان دراہم کی مہر امام مہدی کے نام کی تھی۔

یاد رہے کہ ملا باقر مجلسی نے مذکورہ بالا واقعات امام مجدی کے ذکر میں اس عنوان کے تحت لکھے ہیں " اسامی وکلامی آنحضرت وجماعتے کہ آنحضرت رادیدہ اند " یعنی امام مہدی کے نام اور کلام اور اس جماعت کا ذکر جنہوں نے آنحضرت کو دیکھا ہے۔

لمحۂ فکریہ!

کتاب چہاردہ معصوم کی دو عدد عبارات سے یہ معلوم ہوا، کہ امام مہدی بغداد کے قریب شہر سامرہ کے ایک تہ خانہ میں غائب ہیں، اور عام لوگوں کو تو نظر نہیں آتے، مگر خاص لوگ انہیں پہچان لیتے ہیں، خواہ وہ کسی بھی لباس میں ظاہر ہوں، اور تذکرۃ الائمہ کی دو عدد روایات سے واضح ہوا، کہ امام مہدی کے دو بیٹے طاہر و قاسم مغرب کے جزائر میں حکومت کرتے ہیں، اور وہاں امام مہدی کے نام کا سکہ چلتا ہے،

احباب کرام:

شیعہ شرالبریہ کی ان معتبر کتب کی عبارات میں غور کریں، اور پھر فیصلہ کریں، کہ آیا امام مہدی غائب ہے، یا دنیا کا ایک عظیم بادشاہ ہے، جو تقریباً بارہ سو سال سے حکومت کرتا چلا آرہا ہے، علاوہ ازیں معتبر بلکہ امام غائب کی مصدقہ کتب میں تو یوں مذکور ہے، کہ امام جعفر نے فرمایا، کہ جو آدمی امام مہدی کا نام لے، وہ ہمارا قاتل ہے، اور کافر ہے،

اب ان مختلف اقوال کو تطبیق دے کر جمع کرنا عقل انسانی سے باہر ہے، جب ان کی تطبیق مشکل ہے، تو معلوم ہوا، کہ شیعہ شرالبریہ نے امام مہدی کے متعلق جو کچھ بھی افسانے بنا رکھے ہیں، وہ ان کے من گھڑت ہیں اور انکی کوئی حقیقت نہیں، ہوسکتا ہے، کہ مقام غیبت اور مقام حقیقت میں یوں تطبیق دیں، کہ بارھواں امام داخل تو سامرا کی غار میں ہوا، اور داخل ہونے کے بعد اس نے غار میں سرنگ کھودنی شروع کردی، (جیسے جیلیں توڑ کے بھاگنے والے اندر ہی اندر سرنگیں کھود لیتے ہیں اور باہر نکل جاتے ہیں اس سے تو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسے غار میں زبردستی ڈالا گیا) اور سرنگ بلاد مغرب میں جا پہنچی، اب مغرب سے مراد یا تو مراکش ہے جسے عرب مغرب کے نام سے پکارتے ہیں یا یورپین ممالک جہاں سے نرجس خاتون آئی تھیں یعنی روم وغیرہ، وہاں جا کے امام ظاہر ہوگیا، اور اسے حکومت بھی مل گئی، آپ بلاد مغرب یعنی مراکش اور یورپین ممالک کی پوری تاریخ اٹھا کے دیکھ لیں وہاں تو ایسا کوئی حکمران نظر نہیں آتا،

® PDF By HAMEEDI

اور پھر اس پر بھی غور کریں، ایک شخص دشمنوں کے خوف سے غار میں چھپتا ہے، اور پھر بلاد مغرب میں حکومت بھی کرتا ہے پھر اس سے بھی زیادہ حیرت کی بات یہ ہے، کہ جب شیعہ حضرات سے پوچھا جاتا ہے کہ مہدی کون ہے، تو انگشت بدنداں جواب دیا جاتا ہے، اگر تم شیعہ ہو تو سب کچھ جانتے ہو، لہٰذا خاموش رہو!

اس سے تو یہ ثابت ہوا، ہر مجتہد جھوٹ کے عالمی مقابلہ میں اول آنے کی کوشش کر رہا ہے،

بارہویں موہوم امام کی غیبوبت کا عقیدہ گھڑنے کی اصل وجہ کچھ اور ہے!

اور وہ ہے لوگوں کو بے وقوف بنا کے انکا مال کھانا خصوصاً خمس اور اپنے آپ کو امام کا نائب ثابت کر کے انکے عقائد، اور عقل و شعور کو اپنی مرضی کے مطابق چلانا،

غیبت صغریٰ کے زمانہ کے چاروں سفراء کا بھی یہی حال تھا، لوگ انہیں غائب کے نام خطوط لکھ کے دیتے، ساتھ غائب کے لئے نقد نذرانے بھی، تقریباً ستر سال تک یہ سلسلہ چلتا رہا جب حکومتی حکام کی طرف سے تفتیش شروع ہوئی تو ایک دم نیا راگ الاپنا شروع کر دیا گیا کہ اب بارہویں صاحب غیبت کبریٰ میں چلے گئے ہیں، یہیں سے ولایت فقیہ کا نظریہ شروع ہوا، اور نائب امام شیعہ عوام کے مال، جان اور ایمان کے مالک بن بیٹھے، ذیل میں زمانہ قریب کے نائب امام خمینی کی کتاب الحکومۃ الاسلامیہ سے دو حوالے ذکر کرتا ہوں جس سے بات کو سمجھنے میں آسانی ہو گی، یہ وہی کتاب ہے جو ایران میں برپا کئے گئے انقلاب کی مذہبی و فکری بنیاد ہے۔

قد مر علی الغیبۃ الکبری لامامنا المھدی اکثر من الف عام وقد تمر الوف سنین قبل ان تقتضی المصلحۃ قدوم الامام المنتظر۔

الحکومۃ الاسلامیہ مطبوعہ ایران

ہمارے امام مہدی کی غیبت کبریٰ پر ایک ہزار سال سے زیادہ گذر چکے، اور ہو سکتا ہے، ہزاروں سال اس وقت کے آنے سے پہلے اور گذر جائیں، جب مصلحت کا تقاضا ان کے ظہور کا ہو وہ تشریف لائیں۔

اصل بات آگے بیان کی۔

واذا نھض بامر تشکیل الحکومۃ فقیہ عالم عادل فانہ یلی من امور المجتمع ماکان یلیہ النبی (ص) منھم ووجب علی الناس ان یسمعوا لہ ویطیعوا ویملک ھذا الحاکم من امر الامارۃ والرعایۃ والسیاسۃ للناس ماکان یملکہ الرسول (ص) وامیر المؤمنین (ع)

الحکومۃ الاسلامیہ ص 49 مطبوعہ ایران

اور جب کوئی فقیہ (مجتہد) جو صاحب علم ہو، عادل ہو، حکومت کی تشکیل کے لئے اٹھ کھڑا ہو، تو اسکو معاشرے کے معاملات میں وہ سارے اختیارات حاصل ہوں گے، جو نبی ص کو حاصل تھے، اور سب لوگوں پر اسکو سننا اور اسکی اطاعت واجب ہو گی، اور یہ صاحب

® PDF By HAMEEDI
حکومت فقیہ و مجتہد حکومتی نظام اور عوامی و سمانی مسائل کی نگہداشت اور امت کی سیاست کے معاملات میں اسی طرح مالک و مختار ہو گا،
جس طرح نبی (ص) اور امیر المؤمنین (ع) مالک و مختار تھے۔
اسی کتاب میں آگے جا کے پورا بلا تھیلے سے باہر نکل رہا ہے۔
ان الفقھاء ھم اوصیاء الرسول من بعد ائمۃ وفی حال غیابھم وقد کلفوا بالقیام بجمیع ما کلف الائمۃ بالقیام بہ۔
الحکومۃ الاسلامیہ ص ۷۵ مطبوعہ ایران
فقہاء (یعنی مجتہدین) آئمہ معصومین کے بعد اور انکی غیبت کے زمانے میں رسول خدا (ص) کے وصی ہیں اور وہ مکلف ہیں ان سب
امور و معاملات کی انجام دہی کے، جن کی انجام دہی کے مکلف آئمہ علیہم السلام تھے۔
اس حوالہ سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ مجتہدین و مراجع کو بھی وہی حیثیت و مقام حاصل ہے جو آئمہ معصومین کو حاصل تھا یعنی مجتہدین
بھی وصیٔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں غیبت امام کے زمانہ میں۔
وہ مقام وصایت جو انہوں نے حضرت علی رض کو کھینچ کھانچ کے دیا تھا اب اس زمانہ میں خمینی جیسی اور اس کے بعد کی ہر اولاد متعہ کا بھی
وہی مقام ہے، محبت اہل بیت و آئمہ اطہار کا بھانڈا ان حوالہ جات سے بیچ چوراہے کے پھوٹ رہا ہے

قسط نمبر 47

موہوم بارہواں جب غار سے باہر آئے گا تو کس حالت میں آئے گا، کون کون سے کام کرے گا، اور اپنے ساتھ کیا کیا لے کے آئے گا۔
معتمد و مستند کتب شر البریہ کی صرف ظہور غائب بارے عبارات ہی کو پڑھ لیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے، کہ
مذہب شیعہ شر البریہ کا اسلام سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں،
از حضرت امام باقر علیہ السلام کہ چوں قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیرون آید خدا اورا یاری کند بملائکہ واول کسے کہ با او بیعت کند محمد (
ص) باشد و بعد از آں علی (ع) و شیخ طوسی و نعمانی از حضرت امام رضا (ع) روایت کردہ اند کہ از علامات ظہور حضرت قائم (ع)
آں است کہ بدن برہنہ در پیش قرص آفتاب ظاہر خواہد شد و منادی ندا خواہد کرد کہ امیر المؤمنین است۔
حق الیقین ص ۱۳۹ مطبوعہ ایران طبع جدید
حق الیقین ص ۲۱۹ - ۷ ۳۳ مطبوعہ تہران۔ طبع قدیم
امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے، کہ جب قائم آل محمد (بارہواں) ظاہر ہوں گے، اللہ انکی فرشتوں کے ذریعہ مدد کرے گا، اور ان
کی سب سے پہلے بیعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کریں گے، پھر حضرت علی علیہ السلام، شیخ طوسی اور نعمانی امام رضا علیہ السلام سے

® PDF By HAMEEDI

روایت کرتے ہیں، کہ امام مہدی کے ظہور کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے، کہ وہ سورج کی ٹکیہ کے سامنے برہنہ بدن ظاہر ہوں گے ایک منادی ندا کرے گا کہ یہ امیر المؤمنین ہیں۔

لمحۂ فکریہ !!

اس بات کو امت محمدیہ کے تمام مسالک تسلیم کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء والرسل ہیں اسی لئے آپ پوری کائنات کے امام اور پیشوا ہیں، لیکن آپکا پیشوا اللہ رب العزت کے علاوہ کوئی نہیں، اور یہ مسلمہ بات ہے، اب یہ کہنا، کہ غائب ننگا ظاہر ہو گا، اور اس کے ہاتھ پر سب سے پہلے بیعت کرنے والے حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے،

پہلی بات:

کہ یہ صریح کذب اور افترا ہے، پھر اسکی نسبت امام باقر اور امام جعفر کی طرف کر دینا، یہ انکی شان میں گستاخی ہے، کہ وہ لوگ تو اس طرح کی بکواس کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے،

دوسری بات:

یہ اتنی بڑی توہین اور گستاخی ہے، کہ کمزور سے کمزور ایمان والا انسان بھی اسکا تصور نہیں کر سکتا،

تیسری بات:

ان کے اپنے امام قائم (جو کہ نہ تھا نہ ہے نہ کبھی ہو گا) کی شان میں بھی یہ خود گستاخی کر رہے ہیں کہ وہ ننگا ظاہر ہو گا،

اب ننگا ظاہر ہونے میں کیا حکمت ہے، یہ تو اولادِ متعہ ہی جانے تو جانے: (یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ جب میں کسی کو اولاد متعہ لکھتا ہوں، تو میرے نزدیک اس کا مطلب جو بھی ہو، شیعہ شر البریہ کے نزدیک یہ فخر و غرور کی بات ہے، کہ ان کے مذہب کی انتہائی اہم ترین اور ثواب میں درجۂ کمال تک پہنچی ہوئی عبادات میں سے سب سے بڑی عبادت ہے، تفصیل سے انکی اس عبادت کا ذکر اپنے موقع پر کیا جائیگا انشاء اللہ)

ملا باقر مجلسی نے اپنی روایت میں یہ صراحت بھی کر دی کہ بارھویں کے ننگے ظاہر ہونے اور رسول اللہ کے اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے عقیدہ میں وہ اکیلا نہیں بلکہ شیخ طوسی اور شیخ نعمانی کا بھی یہی عقیدہ ہے، اور حقیقی بات یہ ہے کہ یہ عقیدہ ان تینوں کا نہیں بلکہ شر البریہ کے تمام مراجع اور مجتہدین کا ہی نہیں، بلکہ تمام عوام شر البریہ کا یہی عقیدہ ہے، اگر شر البریہ اسکا انکار کریں کہ یہ ہمارا عقیدہ نہیں، تو کسی مرجع یا مجتہد کی کوئی ایک کتاب مجھے پیش کر دیں، جس نے اس طرح کی روایات پیش کرنے پر مجلسی اور اس جیسے کسی بھی حرامی النسل کا رد کیا ہو،

® PDF By HAMEEDI

اس غائب کی دیگر نشانیاں پڑھنے کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے، کہ غائب کی آڑ میں اولاد مجوس ویہود اپنی تشنہ خواہشات (جو انشاءاللہ تشنہ و مردود ہی رہیں گی) کا افسانۂ حسرت پیش کر رہی ہے،

چودہ ستارے کا مصنف نجم الحسن کراروی باقر مجلسی کی عین الحیات ص ۹۲ (میرے پاس عین الحیات موجود نہیں لیکن چودہ ستارے نامی کتاب پاکستانی تمام شیعہ شر البریہ کی معتمد اور مشہور ترین کتاب ہے جس کی بڑے بڑے مجتہدین نے تصدیق کی ہے) کے حوالہ سے یہ بھی لکھتا ہے، آسمان سے جبرائیل و میکائیل آ کر بیعت کریں گے، پھر ملائکہ آسمانی کی عام بیعت ہو گی۔

چودہ ستارے ص594 مطبوعہ لاہور پاکستان

حق الیقین میں ملا باقر مجلسی نے حرامی پن کی انتہاء کرتے ہوئے ابن بابویہ کی علل الشرائع کے حوالہ سے اپنی قلبی خباثت کا تذکرہ ان الفاظ میں بھی کیا ہے۔ اور اسے بھی امام باقر کی طرف منسوب کیا ہے۔

چوں قائم ما ظاہر شود عائشہ را زندہ کند تا بر او حد بزند و انتقام فاطمہ ما ازو بکشد۔

حق الیقین ص ۱۳۹ مطبوعہ ایران طبع جدید

حق الیقین ص ۳۴۷ مطبوعہ ایران طبع قدیم

جب ہمارے قائم (بارہواں دجال) ظاہر ہوں گے تو وہ (معاذاللہ ثم معاذاللہ) عائشہ (رض) کو زندہ کر کے انکو سزا دیں گے اور فاطمہ کا انتقام ان سے لیں گے۔

ملا باقر مجلسی کا شیعیت میں کیا مقام ہے، اسکا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے، کہ خمینی نے اپنی کتاب کشف الاسرار میں باقر مجلسی لعین کی فارسی تصانیف کا تعریف کے ساتھ ذکر کر کے ان کے مطالعہ کا مشورہ دیا ہے، اور خاص کر حق الیقین کا جسکی مذکورہ بالا دو روایات میں نے نقل کی ہیں، اور اسکی بعض روایات کو کشف الاسرار ص ۱۲۱ مطبوعہ ایران میں نقل بھی کیا ہے۔

اسی حق الیقین کی ایک اور روایت اتحاد بین السنی والشیعہ کا راگ الاپنے والے سنی بے وقوفوں کے منہ پر زناٹے دار تھپڑ ہے۔

وقتیکہ قائم علیہ السلام ظاہر می شود پیش از کفار ابتدا بہ سنیاں خواہد کرد با علماء ایشاں و ایشانرا خواہد کشت۔

حق الیقین ص ۵۲۷ مطبوعہ ایران طبع قدیم

جس وقت قائم علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو وہ کافروں سے پہلے سُنیوں خاص کر ان کے عالموں سے ابتدا کریں گے اور سب (سنی عوام و علماء) کو قتل کر کے نیست و نابود کر دیں گے۔

القائم کو لوگوں کو قتل کرنے کا حکم ہے، وہ کسی کو معاف نہیں کریں گے۔

® PDF By HAMEEDI

الغیبۃ النعمانی ص ۱۵۳ مطبوعہ ایران

القائم کو غلاموں اور زخمیوں کو قتل کرنے کی اجازت ہو گی۔

الغیبۃ النعمانی ص ۱۲۱ مطبوعہ تہران

زرارہ ابو عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا اے فرزند رسول (ص) آپ امام قائم کا نام تو بتادیں؟ فرمایا انکا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہو گا، میں نے پوچھا، کیا انکی سیرت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی ہو گی؟ آپ نے فرمایا، افسوس افسوس اے زرارہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر عمل نہیں کریں گے (کیا کہنے بارہویں کے) آگے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو معاف کر دیا تھا، لیکن یہ معاف کرنے والے نہیں وہ انہیں قتل کریں گے، (یعنی نعوذ باللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلطی کی تھی اور یہ لعنتی اس غلطی کا ازالہ کرے گا)

غیبۃ النعمانی مطبوعہ ایران

اب دیکھتے ہیں کلینی اس غائب کے متعلق کیا کہتا ہے

عن جعید الھمدانی عن علی بن الحسین علیہ السلام: قال روح القدس بہ تلقانا شئ فان اعیانا بحکم آل داؤد۔

الکافی ج ۱ ص ۳۹۷ مطبوعہ ایران

علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا، ہمارے پاس روح القدس ہے، جو ہماری مشکل میں مدد کرتا ہے، وہ (غائب) داؤد کی شریعت پر حکم دیں گے،

(گویا نعوذ باللہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتسلیمات اس کے آنے کے بعد منسوخ ہو جائے گی تبھی تو وہ حضرت داؤد کی شریعت پر فیصلے کرے گا یہ روایت بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ شیعہ شر البریہ یہودیت کا چربہ ہے)

صاحب بحار الانوار کا بھی اعتراف۔

اللہ کی قسم میں انہیں دیکھتا ہوں رکن اور مقام کے درمیان (بیت اللہ کا ایک کونہ رکن یمانی اور مقام ابراہیم) کے درمیان لوگ انکی بیعت کر رہے ہیں، ایک طاقتور حکم، اور نئی کتاب، اور نئی شریعت، جو آسمان سے اتری ہو گی، مہدی ایک نئی شریعت لائیں گے۔

بحار الانوار ج ۱۰ ص ۵۹۷ مطبوعہ ایران

پس پروردگار من شریعتی و نبوتی بمن عطا فرمود۔

بحار الانوار ج ۱۰ ص ۵۵۰ مطبوعہ ایران

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI

پس میرے خدا نے مجھے شریعت اور نبوت عطا کی ہے۔

یعنی وہ موہوم امام فقط امام نہیں، صاحب شریعت ہے، اور صاحب شریعت فقط نبی نہیں ہوتا بلکہ رسول ہوتا ہے، اور یہ رسول بھی ایسا ہے کہ جس کے ہاتھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت کریں گے، العیاذ باللہ۔

وہ مدینہ اور مکہ آکر، مسجد الحرام، کعبہ، اور مسجد نبوی کو گرادے گا۔

بحارالانوار ج104 ص۵۳/ ۱۰۵ مطبوعہ ایران

جب یثرب (مدینۃ النبی) پہنچے گا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ اکھاڑ دے گا، اور اس میں جو بھی دفن ہیں انکو صلیب دیا جائے گا(یعنی حضرت ابو بکر رض اور حضرت عمر رض کو) اور انہیں جنت البقیع میں دفن کیا جائے گا،

بحارالانوار ج 104 ص۵۳/ ۱۰۵ مطبوعہ ایران

اگر کوئی سنی شیعہ بنے گا تو ٹھیک، نہیں تو اسکو قتل کیا جائے گا، یا وہ ذمی بن کے جزیہ دے گا۔

بحارالانوار ج۵۲ ص۳۴۷ مطبوعہ ایران

تفسیر فرات ص۱۰۰ مطبوعہ ایران

سنی ہم سے اب نکاح کر سکتے ہیں، لیکن جب المہدی آئے گا، تو ان کے عالموں سے لے کر عام سنی تک سب کو قتل کرے گا۔

حق الیقین للملا مجلسی مطبوعہ ایران

اہل عرب کو ڈرنا چاہئے، کیونکہ ان میں سے کوئی بھی مہدی کے ساتھ نہیں ہو گا۔

الغیبۃ النعمانی ص254 مطبوعہ ایران

قتل کی شروعات قریش سے کریں گے، اور ان پر بلکل رحم نہیں کیا جائے گا، حتا کہ کچھ لوگ کہیں گے، یہ شخص آل محمد میں سے نہیں، ہوتا تو رحم کرتا۔

الغیبۃ النعمانی ص۱۵۵ مطبوعہ ایران

(وہ لوگ بلکل صحیح کہیں گے اس لئے کہ ایسا لعنتی اور دجال آل محمد میں سے نہیں ہو سکتا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ قریش سے قتل کی ابتدا کرے)

یہ یمن سے نکلے گا، اور اس سے تیرہ شہر جنگ کریں گے، سارے عرب، مکہ اور مدینہ بھی۔

الغیبۃ النعمانی ص۱۵۵ مطبوعہ ایران

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI

یہ قریش کا مدینہ میں اس طرح قتل عام کرے گا، کہ لوگ واقعہ حرہ کو حقیر سمجھیں گے۔

الغیبۃ النعمانی ص ۱۵ مطبوعہ ایران

کہاں تک سنو گے کہاں تک سناؤں۔

جس کتاب کے جس صفحے کو ہاتھ لگاتا ہوں پہلے کفر سے بڑا کفر نظر آتا ہے

قسط نمبر 48

ویکون عندہ سلاح رسول اللہ وسیفہ ذوالفقار وتکون عندہ صحیفۃ فیھا اسماء شیعتہ الی یوم القیامۃ وصحیفتہ فیھا اسماء اعدائہ الی یوم القیامہ ویکون عندہ الجامعہ وھی صحیفۃ طولھا سبعون زراعا فیھا جمیع مایحتاج الیہ ولد آدم ویکون عندہ الجفر الاکبر والاصغر وھواھاب کبش فیھا جمیع العلوم حتی ارش الخدش وحتی الجلدۃ ونصف الجلدۃ وثلث الجلدۃ ویکون عندہ مصحف فاطمہ علیھا السلام

احتجاج الطبرسی ص240 مطبوعہ نجف طبع قدیم

احتجاج الطبرسی ج ۲ ص ۲۳۱ مطبوعہ قم طبع جدید

غائب کے پاس رسول اللہ (ص) کے ہتھیار اور ذوالفقار تلوار ہوگی، ان کے پاس ایک صحیفہ ہوگا، جس میں ان کے قیامت تک کے شیعوں کے نام ہوں گے، اور ایک صحیفہ ہوگا، جس میں ان کے قیامت تک کے دشمنوں کے نام ہوں گے، اور "الجامعہ" نامی صحیفہ ہوگا، جسکی لمبائی ستر گز ہوگی، اس میں اولاد آدم کے تمام مسائل کا حل ہوگا، اور ان کے پاس جفر اکبر اور اصغر ہوگا، وہ ایک مینڈھا کی کھال ہے، جس میں تمام علوم ہوں گے حتی کہ خراش کی سزا مکمل، آدھی یا تہائی حصہ سب مذکور ہوگا، اور ان کے پاس سیدہ فاطمہ علیہا السلام کا مصحف بھی ہوگا۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان القرآن الذی جاء بہ جبریل الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ عشر الف آیات۔

اصول کافی ج ۲ ص 634 مطبوعہ ایران

امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا، وہ قرآن جسے جبریل نبی علیہ السلام پر لائے سترہ ہزار آیات والا تھا

گذشتہ قسط کی روایات اور مذکورہ بالادو روایات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے، کہ شیعہ شرالبریہ ختم نبوت کے منکر ہیں، اور یہ وہ عقیدہ ہے جس پر ایمان رکھے بغیر کوئی شخص ایک لمحے کے لئے بھی مسلمان نہیں ہو سکتا،

اگر اس پر یہ اعتراض کیا جائے کہ تقسیم برصغیر سے قبل بھی اور بعد بھی مرزا قادیانی کے خلاف تحفظ ختم نبوت کی جو تحاریک چلی تھیں ان میں ہمارے اکابر کے ساتھ شیعہ کے اکابر بھی موجود تھے اور انہوں نے ختم نبوت کی تحاریک میں اہل سنت کا ساتھ دیا تھا، تو اس کے

جوابات حاضر ہیں

شیعہ ہر دور میں تقیہ کر کے اہل اسلام کی صفوں میں ہمیشہ اپنے مذموم مقاصد کے لئے شامل رہے، اس وقت بھی انہوں نے اکابر اہل سنت کو یہی باور کروایا ہوا تھا، کہ ہم ختم نبوت پر کامل ایمان رکھتے ہیں،

شیعہ کی کتب کی رسائی عام علماء اہل سنت تک نہ تھی، جن علماء اہل سنت تک ان کتب کی رسائی تھی، انہوں نے برملا کہا بھی اور لکھا، کہ یہ بھی مرزائیوں کی طرح ختم نبوت کے منکر ہیں

۱۹۸۰ کے خمینی انقلاب کے بعد جب پاکستان میں شیعہ کتب کثیر تعداد میں پہنچیں تو جن جن علماء نے ان کتب کا مطالعہ کیا، ان سب نے انکو ختم نبوت کا منکر اپنی تقاریر میں کہا بھی اور کتب میں لکھا بھی،

انکی کئی کتب میں صراحت سے یہ بات ان کے محدثین کی زبانی مذکور ہے، کہ ہمارے کئی اکابر بظاہر سُنی بن کے اہل سنت کی صفوں میں تاحیات رہے انہوں نے اپنے عقائد پر کُتب بھی لکھیں، اور اہل سنت کی کتب میں تحریف بھی کرتے رہے، اور یہی وہ کتب اور حوالہ جات ہیں، جو آج کل متقدمین اہل سنت کی کتب کے اور ان کے حوالے دے کے اہل سنت کو بہکانے کی کوشش کی جاتی ہے، کہ تمہارے فلاں بزرگ نے یہ لکھا ہے، فلاں کتاب کا یہ حوالہ ہے،

ابن شہاب زہری کی مثال ان شر البریہ کی چالاکیوں کو سمجھنے کے لئے کافی ہے،

یہ بخاری کا راوی بھی ہے اور امام بخاری کے اساتذہ میں بھی ہے، صحیح بخاری میں اسکی کافی روایات موجود ہیں، اور شیعہ کی اصول کافی تو بھری پڑی ہے اس کی روایات سے، اور وہاں اس کے عقیدہ کا بھی کھل کے اظہار ہو رہا ہے، اسی طرح بے شمار افراد اس زمانہ میں یا تو اہل سنت بن کے اہل سنت کو دھوکا دیتے رہے، یا جن کی شیعیت لوگوں پر آشکار تھی، وہ یہ دھوکا دیتے رہے، کہ وہ صرف فضیلت علی کے قائل ہیں، اس سے زیادہ نہیں،

پوری دنیا کے تمام ممالک کے جن شیوخ اور اداروں نے بھی ان کے کفر کا فتوی دیا ہے، منجملہ دیگر وجوہات کے مسئلۂ ختم نبوت سر فہرست ہے۔

شیخ الجامعۃ الاظہر کا گذشتہ دنوں جو فتوی شیعہ کے مسلمان ہونے کے متعلق گردش کرتا رہا ہے اس کی دیگر کئی وجوہات میں سب سے بنیادی وجہ یہ ہے، جامعہ اظہر جسے مسلمانوں کی سب سے بڑی یونیورسٹی کہا اور سمجھا جاتا ہے، اسکی اصل حقیقت پہلے سمجھ لی جئے، پھر اس کے فتاوی پر اعتماد کی جئے،

جامعہ اظہر کی بنیاد ۹۷۰ یا ۹۷۲ عیسوی میں رکھی گئی ہجری کیلنڈر کے حساب سے چوتھی صدی ہجری میں، یعنی آج سے تقریباً 1035

® PDF By HAMEEDI

سال قبل،

اسکی بنیاد رکھنے والی فاطمیون حکومت تھی، یہ اسماعیلی شیعہ تھے، جنہیں کچھ عرصہ قبل تک تو اثنا عشری شیعہ کافر کہتے تھے، لیکن اب عالمی تناظر میں ان سے اتحاد کرتے ہیں اور انہیں کافر نہیں کہتے، ۹۷۲ عیسوی سے لے کے ۱۱۷۱ عیسوی تک یہ مکمل طور پر اسماعیلی مذہب کی پیروکار رہی، اور انہی کی تعلیمات کو عام کرتی رہی، مصر میں شیعہ حکومتوں کے خاتمہ کے بعد اس کا بھی قبلہ تبدیل ہو گیا، اور اہل سنت حکومتوں کی وجہ سے اسے اسلامی یونیورسٹی سمجھا جانے لگا، لیکن اب بھی اسلامک فیکلٹی میں فقہ جعفریہ وہاں ایک لازمی اور ممتاز مضمون کے طور پر پڑھائی جاتی ہے، 1961 میں اسے یونیورسٹی کا سٹیٹس دیا گیا جمال عبدالناصر کے دور میں جو ایک سوشلسٹ ذہن کا مالک تھا،

جامعہ اظہر کے چار ہزار کے قریب اساتذہ میں سے ایک استاد بھی داڑھی والا نہیں، اور جامعہ سے فارغ التحصیل ہونے والے علماء وقراء بھی ۹۹ فیصد بغیر داڑھی کے ہوتے ہیں، اسی سے اس جامعہ کے اسلامی ماحول یا اسلامک یونیورسٹی ہونے کے دعوے کا پول کھل جاتا ہے، جس جامعہ کے سو فیصد اساتذہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی سنت کے اس قدر دشمن ہوں، کہ نہ داڑھی خود رکھیں، نہ ان کے شاگرد رکھیں، ان کی تعلیمات اور فتاوی جات کا اندازہ اسی سے کیا جاسکتا ہے،

شیعہ شر البریہ کا عقیدۂ ختم نبوت

شیعہ کے نزدیک امامت کا وہی مفہوم ہے جو ہمارے نزدیک نبوت کا ہے،

ابتدائی اقساط میں آئمہ کی طرف منسوب کچھ روایات میں تذکرہ کر چکا ہوں،

جس فکر پر شیعہ مذہب کی عمارت ایستادہ ہے، اس فکر اور فکر اسلامیہ کے درمیان واضح فرق یہ ہے، کہ شیعیت میں ختم نبوت کا کوئی تصور ہی موجود نہیں، شاید اتنی بات پڑھ کے میرے احباب مجھ پہ انتہاء پسندی کا فتوی لگا دیں، انکے اطمینان قلب کے لئے میں وہ دلائل ذکر کروں گا، جنکو پڑھ کے یا سن کے کوئی شخص بھی شیعہ کو ختم نبوت کا قائل نہیں سمجھتا، جب آپ ان دلائل کا مطالعہ کریں گے، تو انکو ختم نبوت کا قائل سمجھنے والے سادہ لوح مسلمان انشاء اللہ اپنی رائے کو تبدیل کریں گے، اور انہیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا، کہ میں نے اس سلسلہ میں اللہ تعالی کے اس فرمان پر عمل کیا ہے، ولا یجرمنکم شنآن قوم علی ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی۔

تمہیں کسی قوم کی مخالفت عدل وانصاف سے رو گردانی پر مجبور نہ کرے، انصاف کرنا تمہاری ذمہ داری ہے اور تقوی کا بھی یہی تقاضا ہے۔

ہمارے ہاں المیہ یہ ہے، کہ اہل سنت کے ساتھ ساتھ خود شیعہ مذہب سے تعلق رکھنے والے اکثر حضرات کو بھی شیعہ مذہب کے عقائد

® PDF By HAMEEDI

اور اسکی تاریخ کا علم نہیں، وہ اپنی سادہ لوحی کی بنا پر یہ سمجھتے ہیں، کہ شاید حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ذکر پر آنسو بہالینا، ماتم کرنا، تعزیہ نکال لینا حضرت علی رض اللہ عنہ و دیگر اہل بیت سے محبت کرنے کا نام شیعیت ہے، حالانکہ اگر وہ غیر جانبدار ہو کر گذشتہ اقساط میں اور آئندہ اقساط میں آنے والے عقائد کو باہوش وحواس پڑھ لیں اور قرآن مجید سے راہنمائی حاصل کریں (لیکن وہ قرآن مجید کو اپنا مقتدا بنائیں گے نہیں کہ ان کے اذہان میں یہ بات راسخ کردی گئی ہے کہ یہ قرآن اصل قرآن نہیں، اصل بارہواں امام لے کے آئے گا اس وقت تک بطور تقیہ اسکو مانو تا کہ اہل سنت تمہیں منکر قرآن نہ کہیں) تو وہ شیعیت سے نجات ہی میں اپنی عاقبت کی بہتری خیال کریں،

عقیدۂ ختم نبوت کا انکار بھی ان عقائد میں سے ہے، جنکا اہل سنت کے ساتھ ساتھ شیعہ اکثریت کو بھی علم نہیں، یہ ایک ایسا عقیدہ ہے، جس سے آگاہی کے بعد شیعہ مذہب کے صاحب بصیرت (جو شاید ناممکن ہے) طبقے سے یہ امید کی جاسکتی ہے، کہ وہ اس مذہب سے اپنا تعلق ختم کرلے۔

شیعہ شر البریہ اپنے بارہ اماموں کو ان چار خصوصی صفات سے متصف کرتی ہے، جو کہ نبوت کا خاصہ ہیں۔

ا۔ آئمہ کا اللہ کی طرف سے مبعوث ہونا۔

۲۔ اُنکا معصوم عن الخطاء ہونا۔

۳۔ اُنکی اطاعت کا فرض ہونا۔

4۔ اُن پر وحی اور فرشتوں کا نازل ہونا۔

یہ چاروں صفات اگر کسی بھی انسان میں مان لی جائیں، تو اس میں اور انبیاء کرام علیہم السلام میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا، جب کوئی شخص کسی کے بارہ میں یہ کہتا ہے،

وہ اللہ کی طرف سے لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہے۔

وہ معصوم عن الخطاء ہے۔

اس کی اطاعت فرض ہے۔

اس پر وحی نازل ہوتی ہے۔

تو گویا کہ وہ اسے اللہ کا نبی خیال کرتا ہے، جسے اللہ تعالی نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا ہے۔

شیعہ مذہب میں بارہ اماموں کو یہ چاروں حیثیتیں حاصل ہیں، چنانچہ اس مذہب میں حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI

نبی نہ تھے، اور نہ ہی نبوت کا دروازہ بند ہوا ہے، بلکہ امامت کے لبادے میں نبوت جاری وساری رہی، اور بارہ امام، بارہ امام ہی نہیں بلکہ بارہ نبی تھے، اب میں ان چاروں صفات، یعنی بعثت، عصمت، وجوب اطاعت، اور نزول وحی کو خود شیعہ کتب کی روشنی میں ثابت کروں گا، کہ شیعہ مذہب کے مطابق بارہ امام ان چاروں صفات سے متصف ہیں۔

مشہور شیعہ محدث و مجتہد ملا باقر مجلسی جسے شیعہ شرالبریہ نے خاتمۃ المحدثین کا لقب دے رکھا ہے، اپنی مشہور ترین کتاب حق الیقین میں لکھتا ہے۔

بارہ امام اللہ کی طرف سے منصوص یعنی مبعوث ہیں۔

حق الیقین ص 47 مطبوعہ ایران

شیعہ شرالبریہ کا یہ بنیادی عقیدہ ہے، کہ اللہ تعالی نے بذریعہ نص یعنی Ordinance کے ذریعہ نامزد کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالی کی طرف سے ایک نص نازل ہوئی تھی، جس میں اماموں کو نامزد کیا گیا تھا، اس نص کے مطابق پہلے امام حضرت علی رض اللہ عنہ تھے اور آخری امام محمد بن حسن العسکری (یعنی موہوم بارہواں)

شیعہ شرالبریہ کا "شیخ صدوق" ابن بابویہ قمی، محمد بن یعقوب کلینی، اور مشہور عالم طوسی نے اپنی کتب میں یہ روایت بیان کی ہے، کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وفات سے قبل ایک کتاب نازل فرمائی اور کہا،

یا محمد! ھذہ وصیتک الی النجبۃ من اھلک۔

اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تیرے خاندان کے معززین کے لئے نصیحت ہے،

آپ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا، میرے خاندان کے معززین کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا، علی ابن ابی طالب اور انکی اولاد سے فلاں فلاں،

اس کتاب پر سنہری رنگ کی مہریں لگی ہوئی تھیں، آپ نے وہ کتاب امیر المؤمنین علیہ السلام کے سپرد کر دی، چنانچہ علی علیہ السلام نے ایک مہر کو کھولا، اور اس وصیت کے مطابق اپنے دور امامت میں عمل کیا، پھر حضرت حسن علیہ السلام نے دوسری مہر کو کھولا، اور وصیت کے مطابق عمل کیا، حتیٰ کہ وہ آخری امام تک پہنچ گئی۔

عیون اخبار الرضا لابن بابویہ قمی ج 1 ص 43 مطبوعہ ایران

اصول کافی ج ۱ ص ۲۸۰ مطبوعہ ایران

کمال الدین و تمام النعمۃ لابن بابویہ قمی ج ۲ ص 669 مطبوعہ ایران

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI

امالی للصدوق ص ۳۲۸ مطبوعہ ایران

امالی للطوسی ج ۲ ص ۵۲ مطبوعہ ایران

کتاب الغیبہ للطوسی ص ۹۰ مطبوعہ ایران

قسط نمبر 49

شیعہ شرالبریہ کا سب سے بڑا محدث محمد بن یعقوب کلینی اپنی کتاب اصول کافی میں حضرت جعفر کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

ان الامامۃ عھد من اللہ عزوجل معھود لرجال مسمین لیس للامام ان یزویھا عن الذی یکون من بعدہ۔

امامت اللہ عزوجل کی طرف سے ایک منصب ہے، جس پر چند برگزیدہ اور متعین ہستیاں فائز ہیں، کوئی امام اپنے اختیار سے اپنے بعد والے امام کو اس منصب سے محروم کر کے کسی اور کو اس پر فائز نہیں کر سکتا۔

یعنی بارہ اماموں میں سے ہر ایک کا تقرر و تعین اللہ کی طرف سے ہوا ہے، امامت ایک منصب الٰہی ہے، وہی جسے چاہتا ہے، امام مقرر کرتا ہے،

صاحبزادہ
ضیاء ناصر

شیعہ اکابرین کا کہنا ہے

یجب علی اللہ نصب الامام کنصب النبی۔

منھاج الکرامہ للحلی ص ۷۲ مطبوعہ ایران

اعیان الشیعہ ج ا ص 6 مطبوعہ ایران

الشیعہ فی التاریخ ص 44 مطبوعہ ایران

اصول المعارف ص ۸۲ مطبوعہ ایران

اللہ تعالی پر واجب ہے کہ وہ امام کو بھی اسی طرح مقرر کرے، جس طرح وہ نبی کو مقرر کرتا ہے۔

یعنی امامت کا منصب بھی نبوت کی طرح اللہ کی طرف سے عطا کردہ ہے۔

اس عقیدے کے مطابق حضرت علی رض شیعوں کے نزدیک اللہ تعالی کی طرف سے مقرر کردہ پہلے امام تھے اور ان کی امامت پہ ایمان لانا اسی طرح فرض تھا، جس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت پر ایمان لانا فرض ہے۔

اسی عقیدہ کی وضاحت کرتے ہوئے شیعہ محدث شیخ مفید لکھتا ہے، امامیوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے

® PDF By HAMEEDI

بعد امیر المؤمنین علی علیہ السلام کو خلیفہ نامزد کیا تھا، چنانچہ انکی خلافت وامامت کا منکر، دین کے ایک اہم فرض اور بنیادی رکن کا منکر تصور ہوگا۔

اوائل المقالات از مفید ص 48 مطبوعہ ایران

شیعہ عقیدے کے مطابق امت مسلمہ کے وہ تمام مکاتب فکر جو حضرت ابو بکر صدیق رض کو رسول اللہ کا خلیفہ مانتے ہیں، وہ نہ صرف دین اسلام کے ایک بنیادی رکن بلکہ سرے سے نبوت ہی کے منکر ٹھہرتے ہیں، کیونکہ

"علی علیہ السلام کی امامت کا انکار تمام انبیاء کرام کی نبوت کے انکار کے مترادف ہے "

اعتقادات الصدوق از مقدمۃ البرھان ص ۱۹ مطبوعہ ایران

کُلینی حضرت باقر کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھتا ہے، اللہ نے علی علیہ السلام کو اپنی مخلوق کے لئے نشان ہدایت بنا کے مبعوث کیا ہے، جس نے ان کی معرفت حاصل کرلی وہ مؤمن قرار پائے گا، جو ان سے بے خبر رہے گا، وہ گمراہ کہلائے گا، اور جس نے ان کے ساتھ کسی اور کو بھی (خلافت وامامت میں (شریک کیا، اسے مشرک کہا جائے گا۔

اصول کافی ج ا ص 437 مطبوعہ ایران

شیعہ محدث ابن بابویہ قمی لکھتا ہے،

لیس لاحد ان یختار الخلیفۃ الا اللہ عزوجل۔

کمال الدین لابن بابویہ قمی ص ۹ مطبوعہ ایران

خلیفہ کو منتخب کرنے کا اختیار اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کو نہیں۔

مقصود یہ ہے کہ وہ تمام خلفاء جنہیں عوام نے منتخب کیا تھا، بشمول خلفائے ثلاثہ " حضرت ابو بکر صدیق رض، حضرت عمر فاروق رض، حضرت عثمان غنی رض " غیر شرعی خلفاء تھے، خلافت وامامت صرف حضرت علی رض کا حق تھی، کیونکہ اللہ تعالی کی طرف سے ایک صریح نص کے ذریعہ ان کے سر پر تاج امامت رکھا گیا تھا،

طبرسی اور شریعتی لکھتے ہیں،

بارہ اماموں میں سے ہر امام اللہ کی طرف سے منصوص یعنی مقرر کردہ تھا۔

اعلام الوری ص 206 مطبوعہ ایران

عقیدۃ الشیعہ فی الامامۃ از شریعتی ص ۸۳ مطبوعہ ایران

® PDF By HAMEEDI

شیعہ فرقے کے اسی عقیدے کو بڑے واضح اور دوٹوک الفاظ میں بیان کرتے ہوئے مجتہد کاشف الغطاء لکھتا ہے۔

الامامۃ منصب الٰھی کاالنبوۃ

اصل الشیعہ واصولھا ص ۱۰۳ مطبوعہ ایران

امامت بھی نبوت کی طرح خدائی منصب ہے۔

ان تمام نصوص اور عبادات کا خلاصہ یہ ہے، کہ شیعہ علماء اپنے اماموں کو انبیاء ورسل کی طرح اللہ کی طرف سے مبعوث سمجھتے ہیں، جب کہ امت مسلمہ کے نزدیک بعثت فقط انبیاء کرام ورسل کی خاصیت ہے، تو گویا غیر انبیاء کی نسبت مبعوث ہونے کا عقیدہ رکھنا انکار ختم نبوت کی طرف پہلا قدم تھا، جو ابن سباء نے اٹھایا اُس کی ذریت نے اُسکی پیروی کی، اور یہی شیعہ مذہب کی بنیاد ہے۔

"عصمت"

امت مسلمہ کے نزدیک عصمت صرف انبیاء کا خاصہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ کے خاتم الانبیاء ہونے کا ایک معنٰی یہ بھی ہے، کہ آپ خاتم المعصومین ہیں، انبیاء کے علاوہ دوسری کوئی بھی شخصیت معصوم عن الخطاء نہیں، مگر شیعہ شر البریہ کے نزدیک ان کے آئمہ بھی اس صفت میں انبیاء کرام کے ہم پلہ وشریک ہیں، جس طرح اللہ تعالی نے انبیاء کرام کی حفاظت وصیانت اور انہیں غلطیوں سے پاک کرنے کا ذمہ لیا ہے، بعینہ بارہ امام بھی ہر قسم کی غلطی اور لغزش سے پاک ہیں۔

محدث طوسی لکھتا ہے۔

العصمۃ عند الامامیۃ شرط اساسی لجمیع الانبیاء والائمۃ علیھم السلام سواء فی الذنوب الکبیرۃ والصغیرۃ قبل النبوۃ والامامۃ وبعدھا علی سبیل العمد والنسیان، وھکذا العصمۃ عن کل الرزائل والقبائح۔

تلخیص الشافی للطوسی ج ا ص 62 مطبوعہ ایران

امامیوں کے نزدیک انبیاء اور اماموں کا معصوم ہونا نبوت وامامت کی بنیادی شرط ہے، انبیاء وآئمہ کبیرہ وصغیرہ ہر قسم کے گناہوں سے معصوم ہیں، ان سے نبوت وامامت سے پہلے غلطی کے صدور کا امکان ہے، نہ نبوت وامامت کے بعد، وہ جان بوجھ کر گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں، نہ بھول کر، اسی طرح وہ ہر قسم کی غیر اخلاقی اور انسانی مروت کے خلاف حرکات سے بھی معصوم ہوتے ہیں۔

محدث طوسی لکھتا ہے۔

امام چونکہ واجب الاطاعت ہوتا ہے، اس لئے اسکا معصوم ہونا ضروری ہے۔

تلخیص الشافی ص ۱۹۱ مطبوعہ ایران

® PDF By HAMEEDI

باقر مجلسی لکھتا ہے

اجماع الامامیۃ منعقد علی ان الامام مثل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ معصوم من اول عمرہ الی آخر عمرہ من جمیع الذنوب الصغائر والکبائر۔

حق الیقین ص 40 مطبوعہ ایران

عقیدۃ الشیعہ فی الامامۃ ص 234 مطبوعہ ایران

امامیوں کا اس بات پر اجماع ہے، کہ امام بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی طرح صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے پیدائش سے وفات تک معصوم عن الخطاء ہوتا ہے۔

ابن بابویہ قمی نے اپنی کتاب کمال الدین و تمام النعمہ میں " وجوب عصمۃ الامام " کا ایک عنوان قائم کر کے ایک مستقل باب لکھا ہے، جس میں اس نے مختلف روایات کا سہارا لے کر بے بنیاد قسم کے دلائل بھی ذکر کئے ہیں، ایک جگہ لکھتا ہے،

اگر ہم کسی کی امامت کو مان لیں، اور اسکے معصوم ہونے کا اقرار نہ کریں، تو اسکا معنی یہ ہو گا، ہم نے اسکی امامت ہی کو نہیں مانا۔

کمال الدین از ابن بابویہ قمی ج ۱ ص ۸۵ مطبوعہ ایران

یعنی عصمت کے بغیر امامت کا تصور ادھورا اور نامکمل ہے، جس طرح یہ کہنا، کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی تو ہیں مگر معاذاللہ معصوم نہیں انکار نبوت کو مستلزم ہے، اسی طرح بارہ اماموں میں سے کسی کی عصمت پر ایمان نہ لانا اسکی امامت کے انکار کو مستلزم ہے۔

صاحبزادہ ضیاء ناصر

محدث طبرسی اپنی کتاب اعلام الوری میں لکھتا ہے۔

الامام لابد ان یکون معصوما۔

اعلام الوری از طبرسی ص 206 مطبوعہ ایران

باقر مجلسی لکھتا ہے

نیز انبیاء اور اماموں کے بارہ میں ہمارا اعتقاد ہے، کہ وہ ہر قسم کی برائی سے محفوظ ہیں، نہ کسی صغیرہ گناہ کا صدور ان سے ممکن ہے، نہ کبیرہ گناہ کا، ان کی عصمت کا انکار کرنے والا ان کی عظمت کا منکر اور انکی فضیلت سے نا آشنا ہے۔

بحار الانوار للمجلسی ج ۱۱ ص ۷۲ مطبوعہ ایران

ابن بابویہ قمی اور باقر شریعتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

انا و علی والحسن والحسین والتسعۃ من ولد الحسین مطھرون معصومون۔

® PDF By HAMEEDI

عیون اخبار الرضا ابن بابویہ قمی ج ا ص 64 مطبوعہ ایران

عقیدۃ الشیعہ فی الامامۃ از باقر شریعتی ص ۲۲۸ مطبوعہ ایران

"یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" میں اور علی اور حسن اور حسین اور حسین کی اولاد میں سے نو معصوم اور گناہوں سے پاک ہیں۔

قسط نمبر 50

امامیہ کے نزدیک امام کا معصوم ہونا اس لئے ضروری ہے، کہ امام کی بعثت کا مقصد مظلوموں کی دادرسی، اور زمین میں عدل وانصاف قائم کرنا ہے (یہ الگ بات ہے کہ اُنکی اپنی اولادوں کے درمیان امامت کے جھگڑے ہوتے رہے) اور اگر امام سے بھی غلطی صادر ہونے کا امکان ہو تو اسکی اصلاح کے لئے کسی دوسرے امام کی ضرورت پڑے گی اور یوں تسلسل لازم آئے گا، جو کہ محال ہے۔

عقیدۃ الشیعہ فی الامامۃ از شریعتی ص ۲۲۸ مطبوعہ ایران

ابن بابویہ قمی اپنی کتاب معانی الاخبار میں لکھتا ہے،

ابن ابی عمر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے ہشام بن حکم سے پوچھا: کیا امام معصوم ہوتا ہے؟

انہوں نے کہا ہاں!

میں نے پوچھا: اوصاف عصمت کیا ہیں؟ کیا تمام گناہوں کو ہم چار قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں؟

حرص، حسد، غضب، شہوت۔

امام حریص اس لئے نہیں ہوتا، کہ ساری دنیا اس کے قبضے میں ہوتی ہے، وہ خود دنیا کا مالک ہوتا ہے،

حاسد اس لئے نہیں ہوتا، کہ اسکا رتبہ سب سے بلند ہوتا ہے، اور انسان حسد اس سے کرتا ہے، جو اس سے بلند ہو،

اُسے غصہ اس لئے نہیں آتا، کہ اسکی ساری جدوجہد کا محور اللہ کی رضا کا حصول ہوتا ہے،

دنیوی خواہشات ولذات کا متبع اس لئے نہیں ہوتا، کہ اسے آخرت اسی طرح محبوب ہوتی ہے، جیسے ہمیں دنیا،

گناہ کی یہ چار قسمیں ہیں، اور ان چاروں سے امام معصوم ہوتا ہے۔

معانی الاخبار از قمی ص ۱۳۲-۱۳۱ مطبوعہ ایران

امالی الصدوق ص ۵۰۵ مطبوعہ ایران

شیعہ شرالبریہ کا چوتھی صدی ہجری کا عالم الحرانی اپنی کتاب " تحف العقول عن آل الرسول" میں لکھتا ہے۔

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI

الامام مطھر من الذنوب مبرء من العیوب

تحف العقول ص۴۳۸ مطبوعہ بیروت

امام گناہوں سے پاک اور عیوب سے صاف ہوتا ہے۔

باقر شریعتی ایک مقام پہ یوں لکھتا ہے

وجوب عصمۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ مع عدم وجوب عصمۃ الامام علیہ السلام لایجتمعان۔۔۔ کلما وجب عصمۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وجب عصمت الامام۔

عقیدۃ الشیعہ فی الامامۃ ص236 مطبوعہ ایران

نبی اور امام دونوں معصوم ہیں، ایک کی عصمت، اور دوسرے کی عدم عصمت کا اجتماع ناممکن ہے،۔۔۔ نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے، توامام کا معصوم ہونا بھی ضروری ٹھہرے گا۔

یعنی یہ کہنا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو معصوم عن الخطاء ہیں، لیکن بارہ اماموں میں سے کسی کے متعلق یہ کہنا کہ وہ معصوم نہیں، شیعہ مذہب کے مطابق درست نہیں۔

عصمت آئمہ کے بارہ میں آخری نص ذکر کرکے میں اس موضوع کو ختم کرتا ہوں۔

مشہور شیعہ مجتہد محسن امین اپنی کتاب اعیان الشیعہ میں لکھتا ہے۔

یجب فی الامام ان یکون معصوما کما یجب فی النبی۔

اعیان الشیعہ از محسن امین ج ا ص ۱۰۱ مطبوعہ ایران

یعنی امام کے متعلق معصوم ہونے کا عقیدہ رکھنا بھی اسی طرح واجب ہے، جس طرح نبی کے متعلق معصوم ہونے کا عقیدہ رکھنا واجب ہے،

ان تمام نصوص واقتباسات سے یہ واضح ہوتا ہے، کہ شیعہ دین میں جس طرح امام انبیاء کرام کی طرح اللہ تعالی کی طرف سے مقرر کردہ اور اسکی طرف سے مبعوث ہوتا ہے اسی طرح وہ معصوم عن الخطاء بھی ہوتا ہے۔

انکار ختم نبوت کی طرف شیعہ علماء کی طرف سے اٹھایا جانے والا یہ دوسرا قدم تھا۔

وجوب اطاعت۔

تیسرے نمبر پر شیعہ فقہاء ومجتہدین نے انکار ختم نبوت کے لئے جو عقیدہ وضع کیا، وہ یہ تھا، کہ اماموں کی اطاعت لوگوں پر فرض ہے،

® PDF By HAMEEDI
یعنی جس طرح انبیاء کرام کے ارشادات وفرامین سے روگردانی اور انکا انکار کفر ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص بارہ اماموں میں سے کسی امام کی نافرمانی کرتا ہے، یا اسکی اطاعت واتباع کو فرض نہیں سمجھتا، تو وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس لئے کہ آئمہ بھی انبیاء کرام کے ہم پلہ اور حاملین اوصاف نبوت ہیں،

ابن بابویہ قمی، محدث حرانی متوفی ۳۸۱ اور دیگر محدثین ہجری شیعہ کے آٹھویں امام علی بن موسی رضا سے روایت کرتے ہوئے لکھتے ہیں؛

امامت انبیاء کا رتبہ ہے، امام اللہ کا خلیفہ ہوتا ہے، امام اسلام کی بنیاد بھی ہے، اور اسکی شاخ بھی،

نماز، روزہ، حج، زکوۃ و دیگر فرائض و واجبات دین امام کے بغیر مکمل نہیں ہوتے،

امام کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ اشیاء کو حلال یا حرام قرار دے،

امام اللہ کا خلیفہ اور اسکی طرف سے بندوں پر حجت ہوتا ہے،

پوری کائنات میں امام سب سے افضل ہوتا ہے،

کوئی اسکا ہم مرتبہ نہیں ہوتا،

یہ فضائل وہبی اور کسبی (نبوت کی طرح) ہیں،

امام نبوت کا خزانہ ہوتا ہے،

امام کے حسب ونسب پر تنقید نہیں کی جاسکتی، آخر میں بقول ان محدثین امام علی رضا کہتے ہیں،

مستحق للرئاسۃ مفترض الطاعۃ

یعنی اقتدار کا حق صرف امام کو ہوتا ہے،

اسکی اطاعت لوگوں پر فرض ہوتی ہے۔

امالی الصدوق ص 540 مطبوعہ ایران

کمال الدین ج ۲ ص 677 مطبوعہ ایران

تحف العقول للحرانی ص 326 مطبوعہ بیروت

امام کے واجب الاطاعت ہونے کے عقیدہ کی وضاحت کرتے ہوئے شیعہ محدث طوسی لکھتا ہے،

حضرت ہارون علیہ السلام کی اطاعت بھی حضرت موسی علیہ السلام کی طرح ان کی امت پر فرض تھی، اس لئے کہ وہ شریک نبوت

® PDF By HAMEEDI
تھے،اور باہر ہے کہ اگرہارون علیہ السلام موسی علیہ السلام کے بعد زندہ رہتے،تب بھی انکی اطاعت امت پر فرض رہتی،اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کو وہ تمام مراتب عطا کئے تھے،جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسی علیہ السلام کی طرف سے عطا کئے گئے تھے،چنانچہ ثابت ہوا،کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپکی امت پر علی علیہ السلام کی اطاعت (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح) فرض رہی۔

تلخیص الشافی از طوسی ج۲ ص ۲۱۰ مطوعہ ایران

قارئین کرام :

اسی ایک نص سے ہی اندازہ کر سکتے ہیں،کہ شیعہ مذہب میں امامت اور امام کا مفہوم کیا ہے،اور یہ کہ حضرت علی رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ نہیں،بلکہ وہ آپکی نبوت میں شریک اور آپ کے ہم پلہ و ہم رتبہ تھے۔

مزید وضاحت کرتے ہوئے طوسی لکھتا ہے،

علی من الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کنفسہ طاعتہ کطاعتہ ومعصیتہ کمعصیتہ۔ تلخیص الشافی از طوسی ص ۸۱ مطبوعہ ایران

علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہم مثل ہیں،انکی اطاعت رسول اللہ کی اطاعت ہے،؟اور انکی معصیت رسول اللہ کی موصیت ہے۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رض کا مرتبہ برابر تھا، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث،معصوم اور واجب الاطاعت تھے، اسی طرح حضرت علی رض بھی مبعوث،معصوم اور واجب الاطاعت تھے،رسالت اور امامت میں لفظی فرق تو ضرور ہے،مگر حقیقت میں دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے، العیاذ باللہ

چھٹی صدی ہجری کا مشہور شیعہ محدث ابو جعفر طبری اپنی کتاب بشارۃ المصطفٰی لشیعۃ المرتضٰی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتے ہوئے لکھتا ہے،

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سے دریافت کیا،کہ کیا حضرت علی علیہ السلام کا یہ کہنا درست ہے کہ اللہ نے انہیں اپنی مخلوق کے لئے امیر مقرر کیا ہے؟

اس شخص کا یہ سوال سن کر آپ غصہ میں آگئے،اور فرمایا؛

علی مؤمنوں کے امیر ہیں،اللہ نے انکی امارت کا فیصلہ فرشتوں کو گواہ بنا کر اپنے عرش پر کیا ہے،علی اللہ کے خلیفہ اور مسلمانوں کے امام ہیں،

علی کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے،

® PDF By HAMEEDI

انکی معصیت اللہ کی معصیت ہے،

انکی پہچان میری پہچان ہے،

ان کی امامت کا منکر میری نبوت کا منکر ہے، ؟اور انکی امارت کا منکر میری رسالت کا منکر ہے،

میں، علی، فاطمہ، حسن، حسین اور باقی نو امام اللہ کے بندوں پر حجت ہیں،

ہمارا دشمن اللہ کا دشمن ہے،

اور ہمارا دوست اللہ کا دوست ہے۔

بشارۃ المصطفٰی ص 68 مطبوعہ نجف، عراق

اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوا، کہ بارہ اماموں کی اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح امت پر فرض ہے۔

اسی کتاب میں امام علی رضا کی طرف منسوب یہ روایت بھی ہے

الناس عبید لنا فی الطاعۃ۔

بشارۃ المصطفٰی ص ۷۰ مطبوعہ نجف، عراق

یعنی؛ لوگ اطاعت کے اعتبار سے ہمارے غلام ہیں۔

باقر مجلسی لکھتا ہے،

طاعۃ الائمۃ واجبۃ علی الناس فی اقوالھم وافعالھم۔

حق الیقین ص 41 مطبوعہ ایران

لوگوں پر اماموں کے اقوال وافعال کی اطاعت فرض ہے۔

باقر مجلسی دوسری کتب میں یوں لکھتا ہے۔

ان طاعۃ الائمۃ کطاعۃ الرسول و معصیتھم کمعصیۃ الرسول۔

بحار الانوار ج ۲۵ ص 361 مطبوعہ ایران

عقیدۃ الشیعۃ فی الامامۃ ص 209 مطبوعہ ایران

اماموں کی اطاعت رسول کی اطاعت ہے، اور انکی نافرمانی رسول کی نافرمانی ہے۔

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI

قسط نمبر 51

ملا باقر مجلسی ابو خالد کابلی سے روایت کرتا ہے۔

میں حضرت زین العابدین (شیعہ کے چوتھے امام کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے پوچھا؛اے صاحبزادۂ رسول: ہمارے اوپر اللہ کی طرف سے کن کی اطاعت فرض ہے ؟

آپ نے فرمایا؛ علی علیہ السلام کی، پھر حسن علیہ السلام کی، پھر حسین علیہ السلام کی، اور اب یہ سلسلہ ہم تک پہنچ چکا ہے۔

بحار الانوار از مجلسی ج36 ص386 مطبوعہ ایران

کلینی لکھتا ہے، امام جعفر فرماتے ہیں۔

نحن قوم معصومون امر اللہ تبارک و تعالی بطاعتنا و نہی عن معصیتنا نحن الحجۃ البالغۃ علی من دون السماء و فوق الارض۔

اصول کافی ج2 ص269 مطبوعہ ایران

ہم سب (بارہ امام) معصوم عن الخطاء ہیں، اللہ نے ہماری اطاعت کا حکم دیا ہے، اور ہماری نافرمانی سے منع فرمایا ہے، ہم آسمان سے نیچے اور زمین سے اوپر رہنے والوں کے لئے اللہ کی طرف سے کامل حجت ہیں۔

بارہ اماموں میں سے کسی اور امام کی طرف منسوب کرتے ہوئے یہی کلینی لکھتا ہے۔

طاعتی مفترض مثل طاعۃ علی و کذلک الائمہ من بعدی۔

اصول کافی ج1 ص187 مطبوعہ ایران

میری اطاعت علی (رض) کی اطاعت کی طرح فرض ہے، اسی طرح میرے بعد آنے والوں کی اطاعت بھی فرض ہے۔

اسی بناء پر شیعہ مفسر " البحرانی " لکھتا ہے۔

من جحد امامۃ امام اللہ فھو کافر مرتد۔

مقدمہ تفسیر البرہان ص21 مطبوعہ ایران

بارہ اماموں میں سے کسی امام کی امامت کا انکار کرنے والا کافر مرتد ہے۔

شیعہ محدث مفید مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

امامیوں کا اس امر پر اتفاق ہے، کہ جو شخص کسی امام کی امامت پر ایمان نہ لائے، اور اسکی اطاعت کی فرضیت کو تسلیم نہ کرے، فھو کافر ضالٌ مستحق الخلود فی النار۔

® PDF By HAMEEDI

کتاب المسائل از شیخ مفید نقل از مقدمۃ البرہان للبحرانی ص20 مطبوعہ ایران

یعنی وہ کافر، گمراہ، اور جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا مستحق ہے۔

اسی سلسلہ میں شیعہ کا شیخ صدوق ابن بابویہ قمی اپنی کتاب میں بڑی وضاحت کے ساتھ اس شیعی عقیدے کو بیان کرتا ہے۔

اعتقادنا فی من جحد امامۃ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام وائمۃ من بعدہ انہ کمن جحد نبوۃ جمیع الانبیاء۔

اعتقادات الصدوق ص113 مطبوعہ ایران

عقیدۃ الشیعہ فی الامامۃ ص141 مطبوعہ ایران

جو شخص امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام اور دیگر گیارہ اماموں کی امامت پر ایمان نہ لائے، ہمارا اس کے متعلق عقیدہ ہے، کہ وہ اس شخص کی مانند ہے، جو تمام انبیاء کی نبوت کا منکر ہو۔

مفسر بحرانی لکھتا ہے۔

ان الائمۃ مثل النبی فی فرض الطاعۃ والافضلیۃ۔

مقدمہ تفسیر البرہان ص19 مطبوعہ ایران

بارہ امام وجوب اطاعت، اور افضلیت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم مرتبہ وہم پلہ ہیں۔

یعنی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واتباع امت پر فرض ہے، اسی طرح بارہ اماموں کی اطاعت واتباع بھی فرض ہے، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا منکر کافر و مرتد ہے، اسی طرح اماموں کی اطاعت کا منکر بھی کافر و مرتد ہے۔

ابن بابویہ قمی لکھتا ہے

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا،

نحن معدن النبوۃ ونحن موضع الرسالۃ۔

کمال الدین از ابن بابویہ قمی ج1 ص206 مطبوعہ ایران

ہم نبوت کا خزانہ ہیں اور ہم جائے رسالت ہیں۔

طوسی کی کتاب تلخیص الشافی کا محشی سید حسین بحر العلوم لکھتا ہے۔

ان منطلق الامامۃ ھو منطلق النبوۃ باالذات، والھدف الذی من اجلہ وجبت النبوۃ ھو نفسہ الھدف الذی من اجلہ تجب الامامۃ۔

تلخیص الشافی از طوسی حاشیہ ج4 ص131 مطبوعہ ایران

® PDF By HAMEEDI

ومثلہ عقیدۃ الشیعۃ فی الامامۃ ص 203 مطبوعہ ایران

امامت کا وہی فلسفہ ہے، جو نبوت کا ہے، اسی طرح جن مقاصد کی تکمیل کے لئے نبوت کا اجراء کیا گیا، وہی مقاصد امامت کے بھی ہیں۔

مزید لکھتا ہے، الامامۃ اذن قرین النبوۃ۔

یعنی بناء بریں یہ کہا جا سکتا ہے، کہ امامت نبوت کے ہم پلہ ہے۔

اور ظاہر ہے جب امامت نبوت کے ہم پلہ و ہم رتبہ ہے، تو امام بھی نبی ورسول کے ہم پلہ و ہم رتبہ ہو گا،

مندرجہ بالا تمام محدثین ومفسرین نے تو اپنا عقیدہ پورا واضح نہیں کیا، لیکن خمینی نے کھل کے بڑی وضاحت کے ساتھ بغیر لگی لپٹی رکھے اپنا اور تمام شیعہ شرالبریہ کا عقیدہ واضح کر دیا، کہ بارہ امام انبیاء ورسل سے افضل واعلی ہیں۔

ان من ضروریات مذھبنا انہ لاینال احد المقامات الروحیہ للائمۃ حتی ملک مقرب ولانبی مرسل وھذا من الاسس والاصول التی قام علیھا مذھبنا۔

ولایت فقیہ در خصوص حکومت اسلامی ص 58 مطبوعہ ایران۔

یعنی " یہ ہمارے مذہب کا بنیادی عقیدہ ہے، کہ جو مراتب ومقامات اماموں کو حاصل ہیں، ان تک کوئی مقرب فرشتہ یا کوئی رسول بھی نہیں پہنچ سکتا، اس عقیدے پر ہمارے مذہب کی بنیاد ہے۔

کوئی رسول سے وضاحت ہو رہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس مقام تک نہیں پہنچ سکتے، جو بارہ اماموں کا مقام ہے،

اور خمینی نے یہ عقیدہ اپنے پاس سے نہیں گھڑا، بلکہ متقدمین اکابرین شیعہ شرالبریہ سے یہ عقیدہ لیا ہے،

ملا باقر مجلسی لکھتا ہے،

ان الائمۃ افضل من الانبیاء

بحار الانوار ج 26 ص 240 مطبوعہ ایران

الحر العاملی لکھتا ہے۔

الائمۃ الاثنا عشر من سائر المخلوقات من الانبیاء والاوصیاء السابقین۔

الفصول المھمہ فی اصول الائمہ از حر عاملی ص 152 مطبوعہ ایران

بارہ امام سابقہ تمام انبیاء واوصیاء اور ساری کائنات سے افضل ہیں،

محدث ابن بابویہ قمی نے اپنی کتاب عیون اخبار الرضا میں عنوان قائم کیا ہے " افضلیۃ الائمہ علی جمیع الانبیاء "

® PDF By HAMEEDI

عیون اخبار الرضا از قمی ج 1 ص 262 مطبوعہ ایران

یعنی امام تمام انبیاء سے افضل ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ باقی تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے اماموں کے افضل ہونے کی تصریح تو تقریباً تمام شیعہ کتب میں موجود ہے۔

مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں کہتے ہیں، الائمۃ بمنزلۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ۔

اصول کافی ج 1 ص 270 مطبوعہ ایران

اماموں کا رتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے برابر ہے۔

حالانکہ یہ محض تکلفاً اور مسلمانوں کے رد عمل سے بچنے کے لئے کہا گیا ہے، حقیقت میں یہ لوگ اپنے اماموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل قرار دیتے ہیں۔

قسط نمبر 52

" نزول وحی"

انکار ختم نبوت کی طرح شیعہ مذہب کے بانیوں کی طرف سے جو آخری اور انتہائی اہم قدم اٹھایا گیا وہ یہ تھا کہ انہوں نے یہ عقیدہ وضع کیا، کہ اماموں پر اللہ کی طرف سے باقاعدہ وحی نازل ہوتی تھی، اکثر اوقات تو جبرائیل علیہ السلام اللہ کا پیغام لے کر ان پر نازل ہوتے تھے، اور کبھی کبھی جبرائیل علیہ السلام سے بھی عظیم اور افضل فرشتہ ان پر نازل ہوتا تھا، شیعہ اکابرین نے اپنی کتب میں اس سلسلے میں مستقل ابواب قائم کئے ہیں،

یہ عقیدہ رکھنے کے بعد نہ صرف یہ کہ شیعوں اور دیگر منکرین ختم نبوت کے درمیان کوئی فرق باقی نہیں رہ جاتا، بلکہ اس عقیدے میں شیعہ اثنا عشری اپنے ہم عقیدہ تمام فرقوں پر بھی بازی لے گئے ہیں، شیعہ کتب میں ان کے محدثین واکابرین نے بہت سی ایسی نصوص ذکر کی ہیں، جن سے واضح طور پر یہ ثبوت ملتا ہے، کہ شیعہ اپنے اماموں پر وحی نازل ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

اس سلسلہ میں اہم ترین کتاب بصائر الدرجات ہے، جو کہ محمد بن حسن الصفار کی تصنیف ہے، محمد بن حسن الصفار شیعہ کے سب سے بڑے محدث کلینی کا استاد ہے، اور قدیم ترین شیعہ محدث ہے، شیعہ مؤرخین کے مطابق یہ شخص گیارہویں امام حسن عسکری کے مقربین میں سے تھا۔

رجال طوسی ص 436 مطبوعہ ایران

® PDF By HAMEEDI

اس شیعہ محدث نے اپنی کتاب " بصائر الدرجات الکبری فی فضائل آل محمد " میں بے شمار ایسے عنوانات قائم کئے، اور ان کے تحت ایسی روایات ذکر کی ہیں جن سے شیعوں کے اس عقیدے کی توضیح ہوتی ہے، اس کتاب کا ایک عنوان ہے، الباب الخامس فی الائمۃ علیھم السلام ان روح القدس یتلقاھم اذا احتاجوا الیہ۔

بصائر الدرجات الباب الخامس عشر، الجزء التاسع ص 471 مطبوعہ ایران

یعنی جب آئمہ کو ضرورت محسوس ہوتی ہے، تو روح القدس ان سے ملاقات کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں۔

روح القدس سے کیا مراد ہے، یہی صفار اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے،

خلق اللہ اعظم من جبرائیل ومیکائیل وقد کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یخبرہ ویسددہ وھو مع الائمۃ یخبرھم ویسددھم۔

بصائر الدرجات ص 475 مطبوعہ ایران

روح القدس جبرائیل ومیکائیل سے بھی بڑا فرشتہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی زندگی میں یہ فرشتہ آپ کے ساتھ ہوتا تھا، آپکو غیب کی خبریں دیا کرتا اور آپ کی راہنمائی کیا کرتا تھا، اب وہ اماموں کے ساتھ ہوتا ہے، انہیں غیب کی خبریں دیتا اور ان کی راہنمائی کرتا ہے۔

ایک اور روایت کے مطابق یہ فرشتہ (جسکی قرآن وحدیث کے اندر کوئی وضاحت نہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نبی یا رسول پر نازل نہیں ہوا، یہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور بارہ اماموں کے لئے مخصوص تھا۔

بصائر الدرجات ص 481 مطبوعہ ایران

اسی قسم کی روایات کلینی نے بھی اصول کافی میں ذکر کی ہیں، لکھتا ہے،

امام ابو عبداللہ (جعفر صادق) علیہ السلام نے فرمایا، جب سے اللہ تعالی نے جبرائیل ومیکائیل سے بھی بڑے روح نامی اس فرشتے کو نازل فرمایا ہے، یہ آسمانوں پر نہیں گیا، پہلے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہمراہ ہوتا تھا، اب یہ ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔

اصول کافی کتاب الحجۃ ج 1 ص 273 مطبوعہ ایران

ایک اور شیعہ محدث الحر العاملی اپنی کتاب الفصول المھمۃ فی اصول الائمۃ میں لکھتا ہے،

ان الملائکۃ ینزلون لیلۃ القدر الی الارض ویخبرون الائمۃ علیھم السلام بجمیع مایکون فی تلک السنۃ من قضاء وقدر وانھم یعلمون کل علم الانبیاء علیھم السلام۔

الفصول المھمۃ فی اصول الائمۃ باب 93 ص 140 مطبوعہ ایران

لیلاۃ القدر میں فرشتے زمین پر اترتے ہیں، اماموں کے پاس جاتے ہیں، اور انہیں سال بھر رونما ہونے والے تمام واقعات اور قضاء وقدر یعنی اللہ تعالیٰ نے اس سال کے لئے جتنے بھی فیصلے کئے ہیں، ان کی خبر دیتے ہیں، اسی طرح بارہ اماموں کے پاس تمام انبیاء کرام کا علم ہوتا ہے۔

جبرائیل علیہ السلام کے نزول کے متعلق محمد بن صفار بصائر الدرجات میں لکھتا ہے،

علی علیہ السلام اللہ تعالی کے ساتھ کئی مرتبہ ہم کلام ہو چکے ہیں، اللہ تعالی اور علی علیہ السلام کے درمیان حضرت جبرائیل علیہ السلام واسطہ ہوتے تھے۔

بصائر الدرجات ص 341 مطبوعہ ایران

ایک اور جگہ لکھتا ہے ایک دفعہ جبرائیل و میکائیل علی علیہ السلام پر نازل ہوئے اور ان سے گفتگو کی،

بصائر الدرجات ص 341 مطبوعہ ایران

" نیز" امام باقر اور امام جعفر علیہما السلام کے پاس ایک دفعہ جبرائیل اور ملک الموت آئے، جبرائیل بوڑھے آدمی کی شکل میں تھے، اور میکائیل جوان اور خوبصورت آدمی کی شکل میں۔

بصائر الدرجات ص 253 مطبوعہ ایران

ایک اور جگہ یوں لکھتا ہے،

ایک دفعہ حضرت جعفر سے دریافت کیا گیا، اے حضرت! جب آپ سے کوئی ایسا سوال پوچھا جاتا ہے، جس کا آپ کو علم نہیں ہوتا، تو آپ کیا کرتے ہیں؟

جواب میں کہا! جب کبھی ایسی صورت حال پیدا ہوتی ہے، تو روح القدس ہماری راہنمائی کرتے ہیں۔

بصائر الدرجات ص 471 مطبوعہ ایران

ایک اور مقام پر یوں لکھا ہے،

بشر بن ابراہیم کہتا ہے، ایک روز میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک شخص اندر داخل ہوا، اور کوئی مسئلہ پوچھا، امام علیہ السلام فرمانے لگے، ماعندی فیھاشیئ، مجھے اسکا علم نہیں ہے، وہ آدمی یہ کہتا ہوا واپس چلا گیا، کہ دعوٰی واجب الاطاعت ہونے کا کرتے ہیں، مگر سوالات کا جواب نہیں دے سکتے؟

امام جعفر علیہ السلام نے فوراً دیوار کے ساتھ اپنا کان لگایا، گویا کہ کوئی انسان ان سے ہم کلام ہو، تھوڑی دیر بعد فرمایا؛

® PDF By HAMEEDI

سائل کہاں ہے؟

اسے واپس بلایا گیا، امام علیہ السلام نے اسے اس کے سوال کا جواب دیا، اور وہ واپس چلا گیا، پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے، لولا نزاد لنفد ماعندنا۔

بصائر الدرجات ص416 مطبوعہ ایران

یعنی اگر ہمارے علم میں اضافہ نہ کیا جائے تو ہمارا علم کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔

آخر میں اصول کافی کی ایک عبارت نقل کر کے میں اس بحث کو سمیٹتا ہوں،

کلینی نے اپنی کتاب میں ایک عنوان قائم کیا ہے، باب ان الائمۃ تدخل الملائکۃ بیوتھم وتطاء بسطھم وتاتیھم بالاخبار۔

یعنی فرشتے اماموں کے گھروں میں داخل ہوتے ہیں، ان کی مسندوں پر بیٹھتے ہیں، اور انہیں غیب کی خبریں دیتے ہیں۔

ان واضح نصوص اور عبارات کے بعد کسی شیعہ کے لئے اس امر کی کوئی گنجائش نہیں رہتی، کہ وہ اماموں پر نزول وحی کے عقیدے کا انکار کرے، اور کہے کہ شیعہ ختم نبوت کے منکر نہیں، یا یہ کہ وہ بارہ اماموں کو نبی نہیں مانتے۔

ان سارے دلائل و براہین قاطعہ کا نتیجہ یہ نکلا، کہ اثنا عشری شیعہ عقیدۂ امامت کے پردے میں ختم نبوت کے منکر ہیں، امام ان کے نزدیک؛

1) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے۔

2) معصوم عن الخطاء ہوتا ہے۔

3) واجب الاطاعت ہوتا ہے۔

4) اس پر وحی نازل ہوتی ہے۔

شیعہ شر البریہ یا تو ان عقائد سے توبہ کرے، اور اپنے ان تمام محدثین، مراجع، مجتہدین، اور اکابرین سے برات کا اظہار کرے، جنہوں نے ان عقائد کو وضع کیا، اور انہیں شیعوں میں رواج دیا، اور یا پھر کھل کر کہیں، کہ ان کے نزدیک ختم نبوت کا کوئی تصور نہیں، اور آخری نبی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں، بلکہ موہوم بارہواں امام ہے جو ان کے نزدیک غار میں چھپا بیٹھا ہے اس انتظار میں کہ 313 مخلص شیعہ پیدا ہوں اور اس بے چارے کی قید ختم ہو،

قسط نمبر 48 تا قسط نمبر 52 ان شیعہ حضرات کے لئے اتمام حجت ہے، جو واقعی حق کے متلاشی ہیں، اور اپنی عاقبت کو سنوارنا چاہتے ہیں!

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI
کیا وہ چاہیں گے ؟ کہ وہ ایسے مذہب کو اختیار کئے رکھیں جس کی تعلیمات واضح طور پر اسلام اور قرآن وسنت سے متصادم ہوں ؟
اور جس مذہب میں ختم نبوت ورسالت کا کوئی تصور ہی موجود نہ ہو ؟

قسط نمبر 53

قسط نمبر 52 میں شیعہ محدثین ومفسرین کی جانب سے یہ اصول ذکر کیا گیا تھا،
کہ ، بارہ اماموں میں سے کسی بھی امام کی امامت کا انکار کرنے والا کافر، مرتد، گمراہ، جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہنے کا مستحق ہے، وہ ایسے ہی ہے جیسے انبیاء کی نبوت کا انکار کرنے والا ہو، وغیرہ وغیرہ
اب ہم دیکھتے ہیں انہی مزعومہ معصوم آئمہ کی اولاد میں سے کس کس نے امامت کے بارہ میں جھگڑے کئے اور اثنا عشریہ کے آئمہ کی امامت کا انکار کیا، اور خاص اصحاب میں سے کس نے،
"پہلا اختلاف"
پچھلی اقساط میں حضرت زین العابدین اور حضرت محمد بن حنفیہ رحمہما اللہ کا جھگڑا تفصیل سے گذر چکا ہے، جس میں بقول شیعہ حضرت زین العابدین نے اپنے حق میں حجر اسود سے گواہی دلوائی تھی۔
مختار ثقفی جو شیعہ قوم کا ہیرو ہے، اور اس کی عظمت کے متعلق ان کی کتب میں مختلف روایات ہیں، جس کے بارہ میں یہ کہتے ہیں، کہ حضرت حسین رض کے قاتلوں کو چن چن کے اس نے قتل کیا تھا، اور چالیس ہزار سے زیادہ لوگوں کو انتقاماً قتل کیا تھا،
یہ مختار ثقفی بھی حضرت حسین کے بعد حضرت زین العابدین کی امامت کا قائل نہیں، بلکہ محمد بن حنفیہ کی امامت کا قائل ہے، عجب طرفہ تماشہ یہ بھی ہے کہ ، ایک طرف اسے کذاب بھی کہا جاتا ہے، دوسری طرف اسے مقبولان بارگاہ الٰہی میں سے بھی،
رجال کشی کی عبارت ملاحظہ فرمائیں،
المختار هوالذی دعا الناس الٰی محمد بن علی بن ابی طالب ابن الحنفیہ وسموا الکیسانیہ وهم المختاریہ وکان لقبہ کیسان وکان لا یبلغہ عن رجل من اعداء الحسین (ع) انہ فی دار او فی موضع الا قصدہ فهدم الدار باسرها وقتل کل من فیها من ذی روح وکل دار بالکوفۃ خراب فهی مما هدمها۔
رجال کشی ص 127 مطبوعہ ایران
اور مختار وہ شخص ہے، جس نے لوگوں کو محمد بن علی بن ابی طالب (ابن الحنفیہ) کی امامت کی دعوت دی، اس کی پارٹی کو کیسانیہ اور مختاریہ کہا جاتا ہے، کیسان خود اسی کا لقب تھا، اور حضرت حسین کے دشمنوں میں سے کسی شخص کے بارہ میں جب اسے یہ خبر پہنچتی، کہ وہ

® PDF By HAMEEDI
فلاں مکان یافلاں جگہ میں ہے، یہ فوراوہاں پہنچ جاتا، پورے مکان کو گرادیتا، اوراس میں جتنی ذی روح چیزیں موجود ہوتیں، سب کو قتل کر دیتا، کوفہ میں جتنے مکان ویران ہیں سب اسی کے گرائے ہوئے ہیں۔

ایک طرف یہ اتنابڑامحب حسین، اور دوسری طرف آئمہ کی طرف سے اسے کیاانعام مل رہاہے، وہ بھی ملاحظہ فرمائیں

عن حبیب الخثعمی عن ابی عبداللہ (ع) قال کان المختار یکذب علٰی علی بن الحسین علیھما السلام۔

رجال کشی ص125 مطبوعہ ایران

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں، کہ مختار، امام زین العابدین علیہ السلام کے نام پر جھوٹ بکا کرتا تھا،

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس نے نبوت کا جھوٹادعوی بھی کیا تھا،

لیکن عجیب ترین بات یہ بھی ہے،

کہ امام زین العابدین (علی بن حسین) اس کذاب کے حق میں جزاہ اللہ خیرا فرماتے تھے،

کیونکہ اس نے حضرت حسین رض کاانتقام لیا تھا۔

رجال کشی ص127 مطبوعہ ایران

اور ان کے صاحبزادے امام باقر بھی اس بدبخت کے لئے دعائے رحمت فرماتے تھے۔

رجال کشی ص126 مطبوعہ ایران

نوراللہ شوستری مجالس المؤمنین میں لکھتاہے،

مختار بن ابی عبید ثقفی رحمہ اللہ، علامی حلی اوراازجملہ مقبولاں شمار دہ،

مجالس المؤمنین ص15 مطبوعہ تہران

نصیحت الشیعہ ص132 مطبوعہ پاکستان

مختار بن ابی عبید ثقفی رحمہ اللہ، علامہ حلی نے اسے مقبولان بارگاہ الٰہی میں شمار کیاہے۔

قارئین محترم۔ان روایات سے شیعہ کاایک اور دجل وفریب بھی آشکارا ہورہاہے، جس عظیم شخصیت کے ہاتھ پر حضرات حسنین کریمین نے بیعت کی، انہیں اپناامام بنایااور ساری زندگی مانا بھی، میری مراد امیر المؤمنین قاتل المشرکین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں انکو توشیعہ شرالبریہ لعنت اللہ علیہ کہتے ہیں، اور جوان کے آئمہ پر جھوٹ باندھتا تھا، اور نبوت کا جھوٹادعوی بھی جس نے کیا تھا، وہ رحمت اللہ علیہ ہے، اور مقبولان بارگاہ الٰہی میں اس کا شمار کیا جاتاہے، اناللہ واناالیہ راجعون

® PDF By HAMEEDI

جو چاہے آپکا عقیدہ تقیہ باز کرے۔

" دوسرا اختلاف "

امام باقر کے بھائی کا امام باقر کی امامت سے انکار۔

امام زین العابدین کے بعد جب امام باقر کا عہد امامت شروع ہوا تو ان کے بھائی حضرت زید شہید نے ان کی امامت کا انکار کر کے خود اپنی امامت کا دعوی کیا(شیعہ کا زیدیہ فرقہ انہی کا پیروکار ہے) اور صرف بھائی ہی کی امامت کا انکار نہیں کیا، بلکہ اپنے بھتیجے جعفر صادق کی امامت کا بھی انکار کیا، شیعہ مصنفین نے زید شہید کا قصہ خوب رنگ آمیزی کے ساتھ بیان کیا ہے،

اصول کافی میں صحابیٔ امام اور بہت بڑے مخلص شیعہ احول اور زید شہید کی گفتگو اس طرح منقول ہے

عن ابان قال اخبرنی الاحول ان زید بن علی بن الحسین بعث الیہ وھو مستخف قال فاتیتہ فقال لی ابا جعفر ما تقول الخ۔

اصول کافی ص 100 مطبوعہ لکھنو، انڈیا

ابان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں، مجھ سے احول نے بیان کیا، کہ زید فرزند امام زین العابدین نے مجھے بلا بھیجا، ایسے وقت میں کہ وہ(بادشاہ وقت کے خوف سے) روپوش تھے، چنانچہ میں ان کے پاس گیا، تو انہوں نے مجھ سے کہا، اے احول تم کیا کہتے ہو؟ اگر کوئی آدمی ہم میں سے تمہارے پاس جائے، تو کیا تم اس کے ساتھ (بادشاہ وقت سے) لڑنے کے لئے نکلو گے ؟ تو میں نے کہا، کہ اگر آپ کے والد یا آپ کے بھائی ہوتے تو میں ان کے ساتھ نکلتا، زید نے کہا، اچھا، (اب میں صاف کہتا ہوں) میں خود خروج کا اور اس قوم سے جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، تم میرے ساتھ نکلو، (احول صاحب فرماتے ہیں) میں نے کہا نہیں میں ایسا نہیں کروں گا، زید نے مجھ سے کہا، کہ کیا تم جان کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتے ہو؟ میں نے ان سے کہا، میری جان تو ایک جان ہے(اسکا عزیز رکھنا کیا) مگر بات یہ ہے کہ، اگر زمین میں اللہ کی کوئی حجت موجود ہے، تو پھر تمہارے ساتھ نہ جانے والا ہلاک ہو گا، اور اگر اللہ کی کوئی حجت زمین میں نہیں ، تو پھر تمہارے ساتھ جانے والا اور نہ جانے والا دونوں یکساں ہیں۔

(حضرت زید شہید نے احول صاحب کو یہ سمجھ کر بلایا تھا، کہ یہ میرے والد ماجد کا مخلص فدائی ہے، ایسے نازک وقت میں ضرور میرا ساتھ دے گا، مگر اس مخلص صحابیٔ والد کی بے وفائی اور غداری کی تقریر سن کر اللہ جانے کیسے انکی دل شکستگی ہوئی ہو گی، خیر یہ تو اس قوم کی فطرت ہے، اصل بات یہ کہ ، حضرت زید نے جو حجت والی بات سنی انکے کان تو ایسی کسی بات سے ناآشنا تھے، کہ زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے علاوہ بھی کوئی حجت ہو سکتا ہے؟ وہ تو قرآن مجید میں یہ پڑھ چکے تھے لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل ، حضرت زید رح جانتے تھے، کہ نبوت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ختم ہو چکی ہے، اور انہی کی ذات اکمل الصفات قیامت تک کے لئے

® PDF By HAMEEDI

حجت ہے، چنانچہ حضرت زید نے اپنی حیرت کا اظہار ان الفاظ میں کیا)

قال فقال لی یا ابا جعفر کنت اجلس مع ابی علی الخوان فیلقمنی المضغۃ السمینہ ویبرد لی اللقمۃ الحارۃ حتی تبرد شفقۃ علی ولم یشفق علی من حر النار اذا اخبرک بالدین ولم یخبرنی بہ۔

احول کہتا ہے کہ پھر مجھ سے زید نے کہا، اے احول میں اپنے والد کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھتا تھا، تو وہ مجھے چکنی بوٹی کھلاتے تھے (یعنی اچھے گوشت کی بوٹی) اور میرے لئے گرم لقمے کو ٹھنڈا کرتے تھے، تاکہ وہ ٹھنڈا ہو جائے، یہ شفقت ان کی میرے ساتھ تھی، مگر انہوں نے دوزخ کی آگ کا خوف میرے لئے نہ کیا، کہ دین سے تجھ کو باخبر کیا، اور مجھے خبر نہ دی۔

حضرت زید شہید کے اس کلام کا خلاصہ یہ ہے، کہ، اے احول میرے والد مجھ سے اس قدر محبت کرتے تھے، کہ گرم لقمہ مجھے ٹھنڈا کر کے کھلاتے تھے، مگر ان پر مجھے تعجب ہے، کہ دنیا کی آگ سے تو مجھے بچانے کی فکر کی، لیکن جہنم کی آگ سے بچانے کی کوئی فکر نہ کی، دین سے مجھے بے خبر رکھا، یعنی مسئلۂ امامت کی تجھے تعلیم دی، اور مجھ سے چھپایا،(یہ ایک ایسی لاجواب بات تھی کہ احول صاحب کے علاوہ کوئی اور ہوتا تو شرمندگی سے منہ چھپا لیتا اور سر جھکا کے چلا جاتا لیکن شیعہ اور شرمندگی دو متضاد چیزیں ہیں، مذہب شیعہ تصنیف کرنے والے یہودی النسل مجوسی کوئی ایسے کچے مصنف نہیں تھے کسی نے سچ کہا، عیب کردن راہنر باید،

دیکھئے احول صاحب کیسا چلبلا فقرہ جواب میں ارشاد فرماتے ہیں،

فقلت لہ جعلت فداک من شفقتہ علیک من حر النار لم یخبرک خاف علیک الا تقبلہ تدخل النار واخبرنی فان قبلت نجوت وان لم اقبل لم یبال ان ادخل النار۔

میں نے زید سے کہا، میں آپ پر فدا ہو جاؤں، آپ کو دوزخ کی آگ سے بچانے کے لئے انہوں نے آپ کو اس مسئلہ کی خبر نہ دی، انکو اندیشہ تھا، کہ اگر آپ قبول نہ کریں گے، تو دوزخ میں جائیں گے، اور مجھے اس مسئلہ کی خبر دی، کہ اگر قبول کر لوں تو نجات پاؤں، اور اگر نہ قبول کروں تو میرے دوزخ میں جانے کی انکو کچھ پرواہ نہ تھی،

احول صاحب کی اس طویل ترین روایت سے ایک خوبصورت اور نفیس بات یہ بھی معلوم ہوئی، کہ، آئمۂ کرام جس سے محبت کرتے تھے، انکو امامت کی تعلیم نہیں دیتے تھے، کہ کہیں وہ انکار کر کے جہنمی نہ بن جائے۔

؛حضرت زید شہید کا امام باقر سے مباحثہ ؛

اصول کافی ہی میں ایک لمبی روایت ہے، جسکا خلاصہ یہ ہے کہ، زید شہید اہل کوفہ کے خطوط لے کر اپنے بھائی امام باقر کے پاس گئے، ان خطوط میں لڑائی کی ترغیب دی گئی تھی،(حضرت حسین کو بھی کوفیوں نے ہی خطوط لکھ کے بلوایا تھا اور پھر شہید کیا تھا)

® PDF By HAMEEDI

امام باقر نے پوچھا، یہ خطوط کوفیوں نے کیا تمہارے خطوط کے جواب میں لکھے ہیں، یا ابتداءً لکھے ہیں، زید شہید نے کہا، ابتداءً لکھے ہیں، کیونکہ وہ قرابت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حقوق سے باخبر ہیں، اور ہم لوگوں کی اطاعت و محبت کو ضروری سمجھتے ہیں، اس پر امام باقر نے فرمایا، کہ اللہ کا حکم یہ ہے، کہ محبت تو ہم سب کی ضروری ہے، مگر اطاعت ہم میں سے صرف ایک کی لازم ہے، (مطلب یہ تھا کہ اطاعت صرف میری واجب ہے) امام باقر نے یہ بھی فرمایا، کہ حسین رض کے بعد سے تا آخر الزمان ہر امام کو حکم ہے، کہ صبر کرے، اور تقیہ سے کام لے، اسکا جو جواب حضرت زید شہید نے دیا، وہ اسقدر مدلل تھا، کہ پھر اس کا جواب امام باقر نہ دے سکے، روایت مذکورہ کا آخری حصہ یوں ہے۔

فغضب زید عند ذالک ثم قال لیس الامام منا من جلس فی بیتہ وارخی سترہ وثبط عن الجھاد ولکن الامام من منع حوزتہ وجاھد حق جھادہ ودفع عن رعیتہ وذب عن حریمہ

اصول کافی ص224 مطبوعہ لکھنو انڈیا

پھر زید شہید اس وقت غصے میں آگئے، اور انہوں نے کہا، کہ ہم میں سے امام وہ شخص نہیں ہو سکتا، جو اپنے گھر میں بیٹھ جائے، اور پردہ ڈال لے اور جہاد سے کنارہ کشی کرے، بلکہ امام وہ ہے، جو اپنے حلقہ کی حفاظت کرے، اور جہاد کرے، جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے، اور اپنی رعیت سے دشمن کے شر کو دفع کرے، اور اپنے حریم سے (بیگانوں کو) ہانکے۔

قارئین محترم؛ اس کے بعد حضرت زید نے چالیس ہزار کے لشکر کے ساتھ اس وقت کے والئ عراق کے خلاف خروج کیا (وقت کا معصوم امام امام باقر عورتوں کی طرح چوڑیاں پہن کے گھر میں چھپ کے تقیہ کر کے بیٹھا رہا شیعہ ہی کی روایات کے مطابق) ان کے شیعہ میں سے تیس ہزار افراد نے عین موقع پر پھر ان سے بے وفائی اور غداری کی، جیسے حضرت حسین رض سے کی تھی، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی سنت پھر تازہ ہوئی، حضرت زید نے جام شہادت نوش کیا، انکی امامت کے قائل زیدیہ شیعہ کہلواتے ہیں، اور زیدیہ شیعہ ہی کے بعض گروہ حضرت زید شہید کے امام مہدی ہونے کے بھی قائل ہیں

قسط نمبر 54

امام جعفر صادق کے مقابلہ میں ان کے چچا اور بھائیوں نے بھی محمد نفس زکیہ کی امامت کو قبول کیا، اور انکا ساتھ امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہم اللہ نے دیا (یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ شیعہ شر البریہ کے طعن و تشنیع کا نشانہ یہ دو بزرگ بھی بنے رہے)

حضرت حسن رض کے پوتے اور حضرت حسین رض کے نواسے حضرت عبد اللہ محض جن کی والدہ فاطمہ بنت حسین تھیں، یہ بہت بڑے عالم، متقی، اور زاہد تھے، اس مسئلۂ امامت پر انکی حضرت جعفر صادق سے چپقلش تا عمر رہی، یہ اپنے بیٹے محمد کو جو بوجہ اپنے تقوی

® PDF By HAMEEDI

وتقدس کے نفس زکیہ کے لقب سے ملقب تھے، امام بنانا چاہتے تھے، اور امام جعفر صادق اپنی امامت قائم کرنا چاہتے تھے، حضرت عبداللہ محض نے بار بار امام جعفر صادق سے جا کے کہا، کہ تم میرے بیٹے کی بیعت کر لو، مگر امام جعفر صادق نہ مانے، آخر حضرت عبداللہ محض کو غصہ آیا، اور انہوں نے فرمایا، کہ امام حسن نے امامت اپنی اولاد کو نہ دی، بلکہ اپنے بھائی حضرت حسین کو دی، تو حضرت حسین کو کیا حق تھا، کہ وہ امامت کو اپنی اولاد کی طرف منتقل کر دیں، یہ پورا قصہ اصول کافی میں موجود ہے، حضرت عبداللہ محض کے ساتھ حضرت حسن رض کی ساری اولاد متفق تھی، اور دوسری طرف حضرت جعفر صادق اکیلے تھے، حضرت حسین رض کی اولاد بھی ان کے ساتھ نہ تھی، حتاکہ ان کے بھائی اور چچا بھی ان کے خلاف تھے،

قارئین محترم:

ایک قابل عبرت بات یہ بھی قابل بیان ہے، کہ شیعہ محب اہل بیت ہونے کا دعوی تو بہت کرتے ہیں، لیکن ایسے مواقع پر جیسی وفاداری ان سے ظہور میں آتی رہی، وہ تاریخ کا ادنی طالب علم بھی بخوبی جانتا ہے، پچھلی قسط میں احول اور حضرت زید شہید کی گفتگو گذر چکی ہے، لیکن اہل سنت والجماعت نے ایسے مواقع پر وفاداری و جانثاری کا جو منظر پیش کیا ہے، وہ صفحات تاریخ میں ہمیشہ سورج کی طرح چمکتا رہے گا،

امام ابو حنیفہ رح اور امام مالک رح یہ دونوں جلیل القدر امام حضرت محمد نفس زکیہ کے ساتھ تھے، اور اس ساتھ دینے پر ان دونوں جلیل القدر آئمہ نے بہت ایذائیں اٹھائیں، شیعہ محدث خلیل قزوینی صافی شرح کافی کی اسی روایت کی شرح لکھتے ہوئے حق کا اظہار کئے بنا نہ رہ سکا،

پس ظاہر شد محمد بن عبداللہ و مجمع شدند نزدم برائے او اختلاف نہ کرد بر و ہیچ یک از قریش کہ مدنی بودنہ ہیچ یک از اہل مدینہ و مثل ابو حنیفہ کہ بسبب ایں در زندان منصور دوانیقی مرد و مثل مالک بن انس کہ بسبب ایں عیسی بن موسی اورازد۔

صافی شرح اصول کافی مطبوعہ ایران

پھر عبداللہ محض کے بیٹے محمد ظاہر ہوئے، اور لوگ ان کے لئے جمع ہوئے، اور انکی امامت میں کسی قریشی نے جو مدینہ کا رہنے والا تھا، نیز مدینہ کے کسی بھی رہنے والے نے اختلاف نہیں کیا، اور ابو حنیفہ جیسے شخص انہی کے سبب منصور دوانیقی (حکمران وقت) کے قید خانہ میں انتقال کر گئے، اور مالک بن انس جیسے شخص کو انہی کے سبب عیسی بن موسی نے مارا پیٹا۔

کسی نے کیا خوب کہا

® PDF By HAMEEDI

مقتل سے اپنی یاری ہے، ہر وار پرانا لگتا ہے،

صدیوں سے کٹنا عادت ہے، اب دار پرانا لگتا ہے،

حضرت علی رض کی شہادت کے بعد شیعان علی پانچ گروہوں میں بٹ گئے،

"پہلا گروہ"

حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے امیر المؤمنین سیدنا معاویہ رض کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی وجہ سے عقیدۂ امامت بھی چھوڑ گیا،

"دوسرا گروہ"

حضرت محمد بن حنفیہ کی امامت کا قائل ہو گیا، مختار ثقفی اس گروہ کا سرغنہ تھا،

" تیسرا گروہ"

حضرت زین العابدین کی امامت کا قائل ہو گیا،

" چوتھا گروہ"

حضرت حسین رض پر امامت ختم ہونے کا قائل ہوا، اور کہا، امام صرف تین تھے،

حضرت علی رض، حضرت حسن رض اور حضرت حسین رض،

" پانچواں گروہ"

پانچواں گروہ اس بات کا قائل ہوا، کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے جو بھی امامت کے لئے کھڑا ہو کر دعوت دے، وہ امام ہے، اور جو گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھ جائے، وہ اور اس کے پیروکار مشرک ہیں،

تلخیص از فرق الشیعہ للنوبختی مطبوعہ ایران

" چھٹا گروہ"

حضرت زین العابدین کے انتقال کے بعد شیعہ دو گروہوں میں بٹ گئے،

" پہلا گروہ"

زید بن زین العابدین رح (المعروف زید شہید جنکا تذکرہ پچھلی قسط میں گذرا ہے) اور ان کے پیروکار، انکی تعداد حضرت زید رح کی زندگی ہی میں ہزاروں تک پہنچ گئی تھی،

" دوسرا گروہ" حضرت باقر رح جن کے پیروکار گنتی کے چند آدمی رہ گئے تھے، اور ان میں بقول حضرت جعفر صادق،

® PDF By HAMEEDI

زرارہ، محمد بن مسلم، ابو بصیر لیث مرادی، بریدہ بن معاویہ عجلی، خاص الخاص تھے، اور انہی سے شیعہ تعلیمات نے فروغ حاصل کیا،

امام باقر رح کے بعد شیعہ چار حصوں میں تقسیم ہو گئے،

" پہلا گروہ "

امام باقر ہی کو حی لایموت (یعنی وہ زندہ ہیں مرے نہیں) سمجھتا ہے، اور انہی کو امام مہدی مانتا ہے، ان کے نزدیک اب کسی امام مہدی نے نہیں آنا،

" دوسرا گروہ "

امام باقر کے صاحبزادے زکریا کو امام مہدی اور آخری امام مانتا ہے،

" تیسرا گروہ " امام جعفر صادق کی امامت کا قائل ہے

" چوتھا گروہ "

حضرت حسن کے پڑپوتے محمد نفس زکیہ کی امامت کا قائل ہوا، اور انکا منصور عباسی کے خلاف خروج مشہور ہے،

حضرت جعفر صادق رح کے بعد شیعہ چھ گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔

" پہلا گروہ " امام جعفر صادق ہی کو امام مہدی اور آخری امام مانتا ہے، اور ان کے روپوش ہونے اور پھر دوبارہ ظاہر ہونے کا قائل ہے،

" دوسرا گروہ "

امام جعفر صادق کے صاحبزادے موسی بن جعفر کی امامت کا قائل ہے،

" تیسرا گروہ " امام جعفر کے بیٹے اسماعیل بن جعفر کی امامت کا قائل ہے، اور وہ انہیں امام مہدی مانتے ہیں، یہ اسماعیلیہ یا آغاخانی کے نام سے مشہور ہیں، انکا مذہب ظاہر میں رافضیت اور باطن میں کفر محض ہے یہ لوگ اللہ تعالی کی صفات کو معطل سمجھنے والے ہیں، نبوت، عبادات اور بعثت کے منکر ہیں، لیکن اپنے ان عقائد کا اظہار صرف ان لوگوں کے سامنے کرتے ہیں جو ان کے مذہب میں آخری درجہ تک پہنچ جاتا ہے، (پرنس کریم آغاخان جو دنیا کا سب سے بڑا جواری اور عیاش ترین انسان ہے فرانس میں رہائش پذیر ہے اور مغربی ممالک اسے سربراہ مملکت کا پروٹوکول دیتے ہیں، فرانس اور جزائر بہاماز میں تین جزیروں اور ریس کے سینکڑوں گھوڑوں کا مالک ہے، دنیا میں ریس جیتنے والے اکثر گھوڑے اسی کی ملکیت ہوتے ہیں، پوری دنیا میں اس کے پیروکاروں کی تعداد تین کروڑ سے زائد ہے، کراچی، ہنزہ، سکردو، گلگت اور بلتستان میں اسکے لاکھوں پیروکار موجود ہیں، عرصہ دراز سے شمالی علاقہ جات میں اسماعیلی سٹیٹ بنانے کی کوششوں میں سرگرداں ہے) اسی اسماعیلی فرقے سے قرامطہ، حششیون، فاطمیون، اور الدروز جیسے فرقے بھی پیدا ہوئے، ان میں

® PDF By HAMEEDI

سے حشیشیون امت مسلمہ کے لئے سب سے تباہ کن گروہ تھا، جنہوں نے قلعہ الموت میں عارضی جنت بنائی تھی، اور وہاں سے فدائیین کو زہر میں بجھے خنجر دے کے عالم اسلام کے زعماء کو قتل کرنے کے لئے بھیجا جاتا تھا بیت المقدس کو فتح کرنے والے عظیم اسلامی ہیرو اور سپہ سالار سلطان صلاح الدین ایوبی پر بھی یہودیوں اور عیسائیوں سے رقم لے کر کئی قاتلانہ حملے کئے گئے، جن میں اللہ نے انکی حفاظت فرمائی،

" چوتھا گروہ"

حضرت جعفر صادق کے پوتے محمد بن اسماعیل بن جعفر کی امامت کا قائل ہے، اسے فرقہ مبارکہ کہتے ہیں، اور یہ اسماعیلیوں ہی کی ایک شاخ ہے،

" پانچواں گروہ"

حضرت جعفر صادق کے تیسرے صاحبزادے محمد بن جعفر کی امامت کا قائل ہے، اور سمیطیہ کہلاتا ہے،

" چھٹا گروہ"

حضرت جعفر صادق کے چوتھے صاحبزادے عبداللہ جهد الافطح کی امامت کا قائل ہے،

امام موسیٰ کاظم بن جعفر کے بعد شیعہ سات گروہوں میں تقسیم ہو گئے،

" پہلا گروہ"

امام موسیٰ کاظم کے صاحبزادے علی رضا کی امامت کا قائل ہے،

" دوسرا گروہ"

اسکا کہنا ہے، کہ امام موسیٰ کاظم مرے نہیں زندہ ہیں، وہی مہدی قائم ہیں،

" تیسرا گروہ"

اسکا کہنا ہے امام موسیٰ کاظم مر کر زندہ ہو گئے اور پھر روپوش ہو گئے، خاص لوگ انکی زیارت کرتے ہیں، وہ دوبارہ ظاہر ہوں گے،

" چوتھا گروہ"

اسکا کہنا ہے، کہ امام موسیٰ کاظم مر گئے ہیں، آخری زمانہ میں دوبارہ زندہ ہوں گے، اور وہی مہدی آخر الزمان ہوں گے،

" پانچواں گروہ"

اسکا کہنا ہے، کہ امام موسیٰ کاظم کا انتقال ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمانوں پر بلوالیا ہے، آخری زمانہ میں دوبارہ بھیجے گا،

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI

" چھٹا گروہ"

امام موسیٰ کاظم کی موت وحیات میں متردد (مشکوک) ہے اور کہتا ہے، کہ وہی امام مہدی ہیں،

"ساتواں گروہ"

امام موسیٰ کاظم کو زندہ اور روپوش مان کر محمد بن بشیر کو انکا جانشین مانتا ہے،

امام علی رضا بن موسیٰ کاظم کے بعد شیعہ پھر پانچ گروہوں میں تقسیم ہو گئے،

" پہلا گروہ"

امام علی رضا کے سات سالہ بیٹے محمد علی (امام جواد) کو امام مانتا ہے،

" دوسرا گروہ"

امام علی رضا کے بعد ان کے بھائی احمد بن موسیٰ کو امام مانتا ہے، کیونکہ امام علی رضا نے اس کے لئے وصیت کی تھی،

" تیسرا گروہ"

امام علی رضا کے بعد ان کی امامت کا بھی یہ کہہ کر منکر ہو گیا، کہ وہ چھوٹا بیٹا چھوڑ کر کیوں مرے، لہٰذا انکا کہنا یہ ہے، کہ امامت امام موسیٰ کاظم پر ختم ہو گئی تھی،

" چوتھا گروہ"

امام علی رضا کے بعد عقیدۂ امامت ہی سے منحرف ہو گیا، اور مرجئہ مذہب اختیار کر لیا،

" پانچواں گروہ"

امام علی رضا کے بعد موسوی سلسلہ سے منحرف ہو کر زیدیہ میں چلا گیا،

امام محمد بن علی رضا کے بعد معمولی سا اختلاف ہوا،

امام محمد بن علی (امام جواد) کے بعد ان کے چھ سالہ بیٹے کو امام مانا گیا، ایک گروہ نے امام محمد جواد کے بھائی موسیٰ بن محمد کو امام مانا، مگر امام علی ہادی کے بالغ ہونے کے بعد پھر انکو امام بنالیا گیا،

امام علی ہادی کی وفات کے بعد شیعہ پھر چار گروہوں میں تقسیم ہو گئے،

" پہلا گروہ"

امام علی ہادی کے پیروکاروں کا ایک گروہ، محمد بن بشیر نمیری کی جھوٹی نبوت پر ایمان لے آیا،

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI

" دوسرا گروہ"

امام علی ہادی کے بیٹے محمد بن علی کا پیروکار ہوا، جو اپنے والد کی زندگی ہی میں فوت ہو گئے تھے، یہ گروہ انہیں اپنے والد کا وصی اور امام مہدی مانتا تھا،

" تیسرا گروہ"

امام علی ہادی کے صاحبزادے امام حسن عسکری کو امام ماننے لگا،

" چوتھا گروہ"

امام علی ہادی کے دوسرے بیٹے جعفر بن علی کا پیروکار ہوا،

امام حسن عسکری کے بعد شیعہ گروہوں میں ہولناک اختلافات ہوئے، اور بقول نوبختی شیعہ چودہ گروہوں میں تقسیم ہو گئے، جن میں سے پانچ بڑے گروہ اور نو چھوٹے گروہ تھے،

" پہلا گروہ" امام حسن عسکری کے بھائی جعفر بن علی ہادی کی امامت کا قائل ہوا،

" دوسرا گروہ"

امام حسن عسکری اور امام جعفر بن علی سے منحرف ہو کر ان کے باپ پر امامت ختم ہونے کا قائل ہوا،

" تیسرا گروہ"

امام حسن عسکری کی روپوشی اور دوبارہ آنے، اور انہی کے امام مہدی ہونے کا قائل ہوا،

" چوتھا گروہ"

امام حسن عسکری کے بعد از وفات دوبارہ زندہ ہونے اور انہی کے امام مہدی ہونے کا قائل ہے،

"پانچواں گروہ"

سب سے دلچسپ اور تعجب خیز موجودہ شیعہ اثنا عشریہ کا گروہ، جس نے امام حسن عسکری کے بے اولاد مر جانے پر یہ عقیدہ گھڑ لیا کہ انکا ایک پانچ سالہ بچہ تھا، جسے دنیا کی نظر سے انہوں نے چھپا کے رکھا ہوا تھا، انکی وفات کے بعد وہ ایک غار میں روپوش ہو گیا، تمام آسمانی کتب قدیم،

اصلی قرآن،

جفر احمر،

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI

جفرابیض،

عصائے موسی،

قمیص آدم،

انگوٹھیُ سلیمان،

مصحف فاطمہ،

ستر گز لمبا الجامعہ،

اور بہت کچھ لے کر سامرہ شہر کی غار میں روپوش ہو گیا، اب اس کے آنے کا انتظار کیا جارہا ہے، 313 مخلص شیعہ جب تک نہیں ہوں گے وہ غار سے باہر نہیں نکلے گا،

احباب گرامی،

حضرت حسین رض کے بعد شیعہ میں جو پچاس کے قریب گروہ وجود میں آئے ہیں، انہیں سامنے رکھیں، اور پھر شیعہ کی امام جعفر کے طرف منسوب وہ روایت بھی سامنے رکھیں، کہ ہمارے شیعہ اثنا عشری کے علاوہ باقی سب کنجریوں کی اولاد ہیں، تو اب آپ خود اندازہ لگالیں، کہ خود شیعہ کے کتنے گروہ اس فتوے کی زد میں آگئے،

الزام انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا، کے مصداق کتنے اماموں کے بھائی اور بیٹے حرامی اور ناپاک نسب والے قرار پاتے ہیں، اور بات صرف یہیں پر ختم نہیں ہوتی، ان تمام کی مائیں کسی نہ کسی امام کی بیوی یا والدہ ضرور تھیں،

اس اصول کے تحت غور کی جئے، اور میں شیعہ کو خصوصاً دعوت فکر دیتا ہوں، کہ اہل بیت کا کون سا فرد یا شخصیت اس فتوے سے بچی ہے، کس امام کی والدہ اس فتوے کی زد میں نہیں آئی، جو کسی کے لئے گڑھا کھودتا ہے، خود اسی میں گرتا ہے، تمہارے بڑوں نے اہل سنت کو گالی نکالنے کی کوشش کی، اس گالی کی زد میں تمہارے اکثر آئمہ خود آگئے،

قسط نمبر 55

کچھ احباب نے ان باکس اسماعیلیوں کے بارہ میں بہت زیادہ استفسارات پر میں نے مناسب سمجھا، کہ اقساط ہی میں اسماعیلی شیعہ کا بھی کچھ تعارف کروادیا جائے، اسماعیلی بھی اثنا عشری شیعہ ہی کی طرح عالم اسلام کے لئے ہر دور میں نقصان کا باعث بنتے رہے ہیں،

اسماعیلیوں کا تعارف 1984 میں مجھے پہلی بار اس وقت ہوا، جب رائے ونڈ کے سالانہ تبلیغی اجتماع سے واپسی پر لاہور بادامی باغ اڈہ پر جامعہ مدنیہ لاہور میں اُسی روز ہونے والی ایک کانفرنس کا اشتہار پڑھا، جس میں کئی مشہور خطباء بشمول مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ

® PDF By HAMEEDI

صاحب رحمہ اللہ کا نام تھا، حضرت شاہ صاحب سے یک گونہ عقیدت تھی، گجرات واپسی کی بجائے جامعہ مدنیہ لاہور چلا گیا، وہاں ایک عالم جنکا نام غالباً مولانا عبداللہ صاحب تھا، سے ملاقات ہوئی، انکو گلگت انتظامیہ نے کافی عرصہ قبل سے گلگت سے نکال دیا تھا، اور اب راولپنڈی میں شاید انکی رہائش تھی، انہوں نے اپنے خطاب میں اسماعیلیوں کے اعتقادات سے آگاہ کیا، ان کے خطاب کے فوراً بعد جامعہ مدنیہ کے مہمان خانہ میں ان سے ملاقات کی، اور اسماعیلیوں کے بارہ میں مزید معلومات چاہیں، اللہ انکو جزائے خیر عطاء فرمائے، بڑی محبت اور شفقت سے ان کے اعتقادات سے آگاہ کیا، اسماعیلیوں کی کتب کے بارہ میں استفسار پر انہوں نے فرمایا، انکی کتب کا حصول مشکل نہیں ناممکن ہے، سینہ گزٹ معلومات تو مل جائیں گی، لیکن صحیح معلومات کا حصول ناممکن ہے،

جوئیندہ یابندہ کے مصداق کئی سال کی تلاش و جستجو کے بعد ان کے بارہ میں صحیح اور مستند معلومات باالآخر مل ہی گئیں،

جو اپنے احباب کے علم میں اضافہ کے لئے یہاں شئیر کر رہا ہوں۔

اسماعیلی ایک باطنی فرقہ ہے، اور یہ امام اسماعیل بن جعفر صادق کی طرف منسوب ہے، یہ ظاہر میں تو اہل بیت کے شیعہ ہی نظر آتے ہیں، لیکن حقیقت میں یہ اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں، 148 ہجری میں امام جعفر صادق کی وفات کے بعد ایک گروہ نے امام موسی کاظم جو شیعوں کے ساتویں امام ہیں کو امام تسلیم نہ کیا، بلکہ انکے بھائی اسماعیل بن جعفر کو اپنا امام مانا، شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ نے اسماعیلیوں کی حالت اس جملہ میں بیان کی ہے،

دعتھم زنادقہ و عوامھم رافضہ۔

ان کے داعی زندیق و بے دین ہیں، اور انکی عوام رافضی شیعہ ہیں۔

اسماعیلی شیعوں کے فرقے۔

قرامطہ اسماعیلی۔

حشاشی اسماعیلی۔

بُہرہ اسماعیلی۔

آغاخانی اسماعیلی۔

مکارمہ اسماعیلی۔

قرامطہ اسماعیلی شام اور بحرین میں ظاہر ہوئے تھے، کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے امام اسماعیل کی اطاعت سے انکار کر دیا تھا، ان کے ساتھیوں کے اموال لوٹ لئے، امام اسماعیل وہاں سے بھاگ کے سلیمہ کے علاقہ میں چلے گئے، وہاں سے بھاگے، شام چلے گئے، انہوں

® PDF By HAMEEDI

نے انکا پیچھا پھر بھی نہ چھوڑا، ان سے بچنے کے لئے ماوراء النہر کے شہروں میں چلے گئے، اسماعیلی قرامطہ کی اہم شخصیات میں سے عبداللہ بن میمون قداح، فرج بن عثمان قاشانی، حمدان قرمط بن الاشعث، احمد بن قاسم، اور ابو سعید جنابی مشہور ہیں،

عبداللہ بن میمون قداح جنوبی ایران میں 260 ہجری میں نمودار ہوا تھا، فرج بن عثمان قاشانی جو ذکرویہ کے نام سے مشہور ہے، یہ عراق میں نمودار ہوا تھا، اس نے چھپے ہوئے امام غائب کی دعوت دی تھی، حمدان قرمط بن الاشعث اور احمد بن قاسم صحرائی ڈاکو تھے جو حاجیوں اور سُنی عوام کے گھروں اور قافلوں کو لوٹا کرتے تھے، حسن بن بہرام، ابو سعید جنابی کے نام سے مشہور تھا، یہ بحرین میں نمودار ہوا، اور یہ طویل عرصہ تک چلنے والی حکومت قرامطہ کا بانی تصور کیا جاتا ہے، اس کے بعد اسکا بیٹا سلیمان بن حسن بن بہرام ہے، اس لعنتی خبیث نے تیس سال تک حکومت کی تھی، اس کے عہد حکومت میں بیت اللہ شریف پر حملہ کیا گیا، سینکڑوں حجاج کو شہید کر دیا گیا، حجر اسود کو چُرا کر بحرین لے آئے، اور بیس سال تک حجر اسود کو اپنے قبضہ میں رکھا، بیس سال تک بیت اللہ شریف حجر اسود کے بغیر رہا،

"قرامطہ اسماعیلیوں کے انوکھے کام"

قرامطہ اسماعیلیوں کا عقیدہ یہ ہے، کہ مال اور شرم گاہیں سب جائز ہیں، سب سے پہلے یہ کام حمدان قرامطی نے کیا تھا، اس نے اپنے پیروکاروں سے کہا، اُلفت پیدا کرو، اور اسکا طریقہ یہ ہے، کہ اپنے مال ایک جگہ جمع کر دیں، اور اس میں سب برابر ہیں، اس نے اپنے پیروکاروں سے کہا، فلاں رات عورتوں کو جمع کرو، مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہو، اور بلا تفریق ایک دوسرے پر سواری کریں (یعنی زنا کریں) اس رات کا نام اس نے افاضہ رکھا، بحرین کے تمام علاقوں سے اپنے پیروکاروں مردوں اور عورتوں کو جمع کیا، چراغ بجھا دئے گئے، اور ساری رات جنسیت کا بازار گرم رہا، معلوم انسانی تاریخ میں بلا تفریق رشتہ داری اجتماعی زنا کا یہ پہلا پروگرام تھا،

اسماعیلیوں کے نزدیک ایمان کامل ہی تب ہوتا ہے، جب آدمی تشریق کرے، تشریق یہ ہے، کہ آدمی اپنی بیوی کو دوسرے آدمی کے پاس زنا کے لئے بھیجے، اور بنیادی اور اہم بات یہ بھی ہے کہ اس آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ زنا کرتے ہوئے خود بھی دیکھے، پھر جب وہ زنا سے فارغ ہو جائے، تو اس آدمی کے چہرے پر تھوکے، اور اسکی گدی تھپتھپا کر اس کے خاوند سے کہے " صبر کر" جب یہ صبر کرے گا تو یہ کامل ایمان والا ہے۔

ابو سعید جنابی نے اپنی بیوی کو یحیٰ مہدی کے پاس بھیجا، اور بیوی سے کہا، جب یہ تجھ سے زنا کرنا چاہے، تو اسے روکنا نہیں

اس گروہ کی عیاشی اس قدر بڑھ گئی کہ انہوں نے اپنے پیروکاروں کے لئے لواطت (لڑکوں سے غیر فطری کام) کو بھی جائز قرار دے دیا، اور اس لڑکے کو واجب القتل قرار دیتے تھے، جو یہ کام نہیں کرنے دیتا تھا، اس کے بعد علی بن فضل نے اپنے پیروکاروں کے لئے

® PDF By HAMEEDI
افاضہ کی رات ماہانہ شروع کر دی، اپنے قرامطہ پیروکاروں مردوں اور عورتوں کو ایک وسیع گھر میں جمع کیا جاتا روشنے بجھانے کا حکم دیا جاتا، جس کے ہاتھ جو بھی عورت لگتی، وہ اسکے ساتھ منہ کالا کرتا، چاہے وہ عورت اسکی ماں، بہن، یا بیٹی ہی کیوں نہ ہوتی۔

قسط نمبر 56

فاطمی اسماعیلی یہ اسماعیلی تحریک متعدد ادوار سے گذری، ایک دور انکار رازداری کا دور تھا، جو عبید اللہ مہدی کے دور تک جاری رہا، اسماعیل بن جعفر کی موت سے لیکر عبید اللہ مہدی تک ان کے آئمہ کی تفصیل میں بہت زیادہ اختلاف ہے، پوشیدہ رہنے اور رازداری کی وجہ سے، صفحات تاریخ میں بہت زیادہ اور بلکل متضاد روایات ملتی ہیں، عبید اللہ مہدی سلمیہ میں مقیم تھا، وہاں سے بھاگ کر شمالی افریقہ میں گیا، اور وہاں اپنے کتامی معاونین پر اس نے اعتماد کیا، افریقہ میں تیونس شہر پر اس نے قبضہ کیا، اور اسماعیلی فاطمیوں کی حکومت کی بنیاد رکھی، پھر رقادہ شہر پر 297 ہجری میں قبضہ کیا، اس کے بعد پھر پے در پے فاطمی حکومتیں وجود میں آتی رہیں، تقریبا پچاس سال بعد 969 عیسوی 361 ہجری رمضان میں المعز الدین باللہ نامی فاطمی خلیفہ نے مصر کے شہر فسطاط پر قبضہ کیا، اور اسی شخص نے قاہرہ شہر کی بنیاد رکھی، اور پھر اسی قاہرہ شہر میں 970 یا 972 عیسوی میں الاظہر مدرسہ کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا، جسے 1961 میں الاظہر یونیورسٹی بنایا گیا، (جسے جامعہ اظہر کے نام سے دنیا جانتی ہے) منصور باللہ، ابو طاہر اسماعیل، معزالدین باللہ ، ابو تمیم معد، عزیز باللہ، ابو منصور نزار، حاکم بامر اللہ، ابو علی منصور، ظاہر ابو حسن علی، مستنصر باللہ، اور ابو تمیم اسماعیلی فاطمی مصر کے حکمران رہے، انکی حکومت مصر، حجاز، اور یمن میں رہی، اللہ کی رحمت سے، مجاہد اعظم اور بیت المقدس کو آزاد کروانے والے بطل حریت، سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کے ہاتھوں اس فاطمی اسماعیلی حکومت کا خاتمہ ہوا،

آج کے دور کے شیعہ (الکفر ملۃ واحدۃ کے مصداق) ان فاطمیوں کے بارہ میں یہ کہتے ہیں، کہ وہ ہمارے ہی شیعہ تھے، وہ ہمارے مذہب کے داعی، اور ہماری عزت ہیں، انہوں نے مصر میں علم وتہذیب کی بنیادیں رکھیں، مسجدیں، لائبریریاں، اور یونیورسٹیاں تعمیر کیں،

الشیعہ فی المیزان المغنیہ ص 149 مطبوعہ بیروت

اعیان الشیعہ ص 264 مطبوعہ ایران

حالانکہ ان کے اکابر سارے اس بات پر متفق تھے، کہ یہ سب کے سب کافر اور اسلام وملت اسلامیہ سے خارج ہیں، 402 ہجری ربیع الاول کے مہینہ میں عباسی خلیفہ قادر کے زمانے میں ایک رپورٹ پیش کی گئی، جس پر اکابر شیعہ اثنا عشریہ کے دستخط موجود تھے، بالخصوص اس کے جسے ان لوگوں نے نقیب الاشراف اور جامع نہج البلاغہ کا لقب دے رکھا ہے، یعنی سید رضی، اور اسکا بھائی سید

® PDF By HAMEEDI

مرتضی کے،

ایک تاریخی امانت کے طور پر میں اسے من و عن یہاں نقل کرتا ہوں۔

مصر کا ایک خلیفہ منصور بن نزار ہے، جسکا لقب حاکم ہے، خدا اس کے لئے مصیبتوں، بلاؤں اور رسوائیوں کا فیصلہ کرے، ابن معد بن اسماعیل بن عبدالرحمن بن سعید ہے، اللہ اسے خوش بختی نہ دے، جب یہ مغرب کی طرف گیا، (مراکش، الجزائر اور تیونس کی طرف) تو عبیداللہ کے نام سے اور مہدی کے لقب سے پکارا جانے لگا، وہ اس سے پہلے کے ناپاک وغلیظ۔۔۔اس پر اور سب پر لعنت ہو، خوارج کے داعی تھے، علی بن ابی طالب کی اولاد کے ساتھ ان کا نسب ہر گز نہیں ملتا، یہ غلط اور جھوٹ ہے، ہم نہیں جانتے، کہ طالبیین میں سے کوئی بھی ان کے بارہ میں یہ کہنے سے رکا ہو، کہ یہ خوارج کے داعی تھے، مغرب میں ان کے پہلے امیر کے وقت ہی سے یہ بات حرمین میں پھیل چکی تھی، اس قدر پھیل چکی تھی، کہ اب کوئی ان کے جھوٹ سے دھوکہ نہیں کھا سکتا، ان کی بات کی تصدیق نہیں کر سکتا، مصر کا یہ خلیفہ اور اس کے پیشرو سب کے سب کافر، فاسق و فاجر اور زندیق تھے، ان کے مذہب کے عقائد بت پرستانہ اور آتش پرستانہ ہیں، ان لوگوں نے حدود توڑیں، شرمگاہوں کو جائز سمجھا، خون بہائے، نبیوں کو گالیاں بکیں، اسلاف پر لعنتیں بھیجیں اور ربوبیت کے دعوے کئے۔

دستخط۔

سید شریف رضی، اسکا بھائی سید مرتضی، ابن الازرق موسوی، علویوں میں سے محمد بن محمد بن عمر بن ابی یعلیٰ، قاضی ابو محمد عبداللہ بن اکسنانی، قاضی ابو قاضی، ابوالقاسم جزری، امام ابو حامد اسفرائین و دیگر بہت سارے لوگوں کے دستخط ہیں۔

اور مندرجہ بالا ساری تحریر مندرجہ ذیل تمام کتب میں موجود ہے۔

النجوم الظاہرہ فی ملوک مصر والقاہرہ۔ ج4 ص229-230

شذرات الذہب،

تاریخ الاسلام للذہبی،

مراۃ العقول،

المنتظم،

عقد الجمان۔

® PDF By HAMEEDI

قسط نمبر 57

اسماعیلی حشاشی فرقہ۔

یہ نزاری اسماعیلی ہیں انہیں حششیشین اور حشاشین بھی کہا جاتا ہے ابھی بھی شام اور ایران کے کچھ علاقوں میں پائے جاتے ہیں، ان کے لیڈر کا نام حسن بھی صباح اور بعض کتب تواریخ میں حسن بن صلاح تھا، یہ ایرانی تھا، ولایت کا عقیدہ رکھتا تھا، کہ امام مستنصر ہی ولایت کا حق دار ہے، یہ المو ت یا بعض روایات میں المج کے قلعوں پر قابض ہوا، وہاں باقاعدہ ایک جنت بنائی، مختلف علاقوں سے خوبصورت ترین کم عمر لڑکیاں اغوا کر کے لائی گئیں، بہادر نوجوانوں کو اغوا کر کے قلعہ میں لایا جاتا، جتنی دیر وہ اس قلعہ میں رہتے، انہیں حشیش و دیگر نشہ آور چیزوں کے زیر اثر رکھا جاتا، اسی نشہ کی حالت میں انہیں اس جنت کی سیر کروائی جاتی، اور اس مصنوعی جنت میں خوبصورت کم سن لڑکیوں کی ملاقات کروا کے انہیں ذہنی طور یہ باور کروایا جاتا، کہ یہ لڑکیاں تمہاری حوریں ہیں اور یہ جنت اور اس میں موجود باقی تمام نعمتیں بھی ہمیشہ کے لئے تمہاری ہیں، اگر تم اپنے مشن میں کامیاب ہوگئے، زہر میں بُجھے ہوئے خنجر انکو دیے جاتے، اس حد تک انکو ہپناٹائز کیا جاتا، کہ وہ اپنے مشن میں کامیابی یا ناکامی دونوں صورتوں میں جنت میں جلد از جلد پہنچنے کے لئے خود کشی کر لیتے، عالم اسلام کے بڑے بڑے بلند پایہ لوگ اس گروہ کے ہاتھوں شہید ہوئے، حسن بن صباح تو اس تحریک کو شروع کرنے کے تھوڑے عرصہ بعد ہی مر گیا، اس کے بعد کیا بزرگ امیت، محمد بن کیا بزرگ، حسن ثانی بن محمد، محمد بن ثانی، حسن بن محمد ثانی، حسن ثالث بن محمد ثانی، محمد ثالث بن حسن ثالث، اور رکن الدین خورشید یکے بعد دیگرے اس قلعہ کے حاکم بنتے رہے، ہلاکو خان جس نے بغداد کی اسلامی سلطنت کو تاراج کیا تھا، اسی کے ہاتھوں انکی سلطنت ختم ہوئی اور اس نے ان کے تمام قلعے مسمار کر دیے، رکن الدین اور اس کے بہت سے حواری قتل ہوگئے، باقی حشاشین مختلف علاقوں میں پھیل گئے، ان کے پیروکار اب بھی مختلف اسلامی ممالک میں موجود ہیں،

اسماعیلی فرقہ بُہرہ۔

یہ ہندوستان اور یمن کے اسماعیلی ہیں، پاکستان میں بھی ہندوستان سے آئے ہوئے ہیں انہوں نے سیاست بلکل چھوڑ رکھی ہے، تجارت کرتے ہیں، اور عام مسلمانوں سے میل ملاقات ضرور رکھتے ہیں، بُہرہ ہندی زبان کا قدیم لفظ ہے، اور اسکا معنی " تاج " ہے، بُہرہ فرقہ دو حصوں میں تقسیم ہے، بُہرہ سلیمانی انکا لیڈر سلیمان بن حسن ہے، اور انکا مرکز یمن ہے،

بُہرہ داؤدی بڑا گروہ ہے ان کا لیڈر ڈاکٹر محمد برہان الدین تھا، جو کچھ عرصہ قبل فوت ہو چکا ہے، اسے یہ بہت مقدس گردانتے تھے، اسے سجدہ کرتے اور اس کے پاؤں کو چومتے تھے، 2011 میں اسے فالج ہوا اور 2014 میں یہ جہنم رسید ہوا، اس کے مرنے کے بعد

® PDF By HAMEEDI

اس کے بیٹے مفضل سیف الدین اور خزیمہ قطب الدین میں وراثت کا جھگڑا ممبئی ہائی کورٹ اور گجرات ہائی کورٹ (انڈین صوبہ گجرات) میں چل رہا ہے، یہ دونوں آپس میں ماؤں کی طرف سے سوتیلے بھائی ہیں، بُہرہ لیڈر بادشاہوں جیسی زندگی بسر کرتے ہیں، اور انکا سلوک اپنے پیروکاروں کے ساتھ غلاموں اور مُجرموں جیسا ہوتا ہے، یہ اپنے پیروکاروں کے ساتھ ایسے پیش آتے ہیں جیسے ایک غلام کے ساتھ، اس فرقہ کا ہر چودہ سال کا لڑکا یا لڑکی لیڈر کا خادم اور مطیع بن جاتا ہے، سب سے بڑا مرکز انکا ممبئی میں ہے، ان کے ہاں ایمان کے سات ستون ہیں۔

ولایۃ، طہارۃ، صلوۃ، حج، روزہ، زکوۃ، جہاد۔

فجر علاحدہ، ظہر عصر اکٹھی، مغرب عشاء اکٹھی۔

حج کے ارکان؛ یہ ایام حج ہی میں لیکن دو دن پہلے ادا کرلیتے ہیں (تفصیل آگے آئے گی) جہاد کا مطلب ان کے ہاں اپنے نفس سے جہاد کرنا، اور اپنے آپ کو اپنے امام کا مکمل غلام بنا لینے کا نام ہے،

زکوٰۃ موجودہ سب سے بڑا لیڈر جسے یہ الداعئ مطلق کہتے ہیں کو ادا کی جاتی ہے، کیونکہ انکے نزدیک وہ الٰہ الارض (God of earth) یعنی زمین کا خدا ہے، اگر وہ کسی کی زکٰوۃ قبول نہیں کرتا، تو اسکی دیگر عبادات بھی ان کے نزدیک قبول نہیں ہوتیں یہ کام تب ہوتا ہے جب کوئی اپنی آمدن سے کم زکوۃ ادا کرے) 1977 میں چمن آزر نامی شہر جو بھارتی صوبہ گجرات میں واقع ہے، کی ایک 65 سالہ خاتون کے مرنے پر مقامی اسماعیلی امام نے اسے دفن کرنے سے روک دیا، اس کی وجہ یہ تھی، کہ اس کے 73 سالہ خاوند نے اپنے امام کو زکوۃ کم دی تھی، کئی دن تک اس خاتون کی لاش بدبو مارتی رہی بالآخران کی مرکزی پارلیمنٹ کے اراکین جمع ہوئے، بڑی منتوں کے بعد اس عورت کو دفن کرنے کی اجازت ان شرائط پر ملی، کہ اسکا خاوند اور اسکی اولاد ہی دفن کرتے وقت موجود ہوں گے اور بغیر جنازہ اور کفن کے اسے دفن کیا جائے گا،

بُہرہ اسماعیلی ہمیشہ سفید شلوار قمیص اور سر پر سفید ٹوپی جس پر سنہری کڑھائی ہوئی ہے وہ پہنتے ہیں، بہرہ اسماعیلی خواتین دو حصوں میں منقسم برقعہ جسے وہ ردا کہتے ہیں وہ پہنتی ہیں، ردا کالے رنگ کا نہیں ہوسکتا کہ سُنی خواتین سے مماثلت نہ ہو، (سُنی خواتین کا برقعہ 99 فیصد کالا ہوتا ہے) جس رنگ کی بھی ردا ہو اس کے کناروں پر لیس ضرور لگی ہوئی ہو، اور کڑھائی بھی اس پر لازمی ہونی چاہئے، اور چہرہ ہر حال میں کھلا ہونا چاہئے، (ان کے ہاں چہرے کا پردہ نہیں) یہ مردوں اور عورتوں کا لباس ڈاکٹر برہان الدین نے 1970 میں ایک خصوصی حکم سے لاگو کیا تھا، جس پر آج تک تعمیل ہورہی ہے، انکی اپنی خفیہ زبان کا نام لسان الدعوت ہے، جو عربی فارسی اردو اور گجراتی زبان کا ملغوبہ ہے، آپس میں اسی زبان میں گفتگو کرتے ہیں،

® PDF By HAMEEDI

اسماعیلی آغاخانی فرقہ۔

یہ فرقہ بنیادی طور پر نزاری اسماعیلی فرقہ ہے اسکا 46واں امام حسن علی شاہ تھا، یہ 1800 عیسوی میں پیدا ہوا 17 سال کی عمر میں اسکو 46واں امام بنایا گیا، ایرانی بادشاہ فتح علی شاہ قاچار نے اس کو آغاخان کا خطاب دیا، اس طرح یہ آغاخان اول کہلایا، پہلی اینگلو افغانی جنگ (برطانیہ اور افغانستان کی جنگ) جو 1841-1842 میں لڑی گئی، اس جنگ میں آغاخان اول نے برطانیہ کو گھڑ سوار فوج کی مدد فراہم کی، جنرل نوٹ (General Nott) کو قندھار میں، اور جنرل انگلینڈ (General England) کو سندھ سے قندھار کی طرف پیش قدمی کرنے کے لئے،

ان خدمات پر برٹش گورنمنٹ کے ذمہ دار برائے متحدہ ہندوستان (وائسرائے ہند) کی جانب سے پرنس کا خطاب اور واحد کمیونٹی لیڈر جسے آئندہ کسی بھی ملک میں جانے پر گارڈ آف آنر پیش کیا جائے گا، کا مُستحق ٹھہرایا، 1887 میں وائسرائے ہند نے بھی برٹش گورنمنٹ کی خدمات کے صلہ میں آغاخان کے خطاب سے نوازا،

موجودہ آغاخان کا نام شاہ کریم حسینی ہے، اور یہ نزاری اسماعیلی سلسلہ کا 49واں امام ہے، پورے نزاری اسماعیلی شیعہ میں یہ واحد امام ہے، جس کو اس کے دادا نے اپنی زندگی میں امام بنا دیا، اس سے پہلے 48 امام باپ کے بعد بیٹا امام بنتے رہے،

اس کے ماننے والے اسے بھی داؤدی بہرہ فرقہ کی طرح الٰہ الارض (God of Earth) زمینی خدا کا درجہ دیتے ہیں،

اس پرنس کریم آغاخان نے جس انداز میں پوری دنیا میں اسماعیلیت کو پھیلایا، تاریخ شیعیت میں اس کی مثال پیش کرنا ناممکن ہے،

اسماعیلی آغاخانی دنیا کا ایک واحد مذہب ہے، جس کے ماننے والے اپنی ٹوٹل آمدنی کا دس فیصد ہر حال میں اپنے امام (آغاخان) کو دیتے ہیں،

دنیا کا سب سے بڑا پرائیویٹ ڈویلپمنٹ نیٹ ورک AKDN ہے، (Aga Khan Development Network) جسے 1957 میں شروع کیا گیا تھا، اپنے نزاری اسماعیلیوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے،

اس کے زیر اہتمام 225 سے زائد شعبے ہیں، جس میں ایک لاکھ سے زائد وہ ورکر کام کر رہے ہیں، جو باقاعدہ تنخواہ لیتے ہیں، رضاکارانہ بنیادوں پر کام کرنے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہے، جو اس وقت پوری دنیا میں تعلیم، صحت، ڈویلپمنٹ، وغیرہ کے لئے کام کر رہے ہیں، اور انکی سب سے زیادہ توجہ افریقہ اور ایشیاء کے غریب ممالک پر ہے، جہاں وہ ان سہولیات کو فراہم کر کے لوگوں کو اسماعیلی بنا رہے ہیں، 2010 کی ایک رپورٹ کے مطابق پوری دنیا میں آغاخانی اسماعیلیوں کی تعداد تین کروڑ سے زائد ہے، یہ پوری دنیا کے شیعہ کا تقریباً 20 فیصد ہے، اس رپورٹ کے مطابق پوری دنیا میں 15 کروڑ یعنی 150 ملین کے قریب شیعہ ہیں، اسمیں شیعہ کے

تمام فرقے شامل ہیں،

آغاخانیوں کی تعداد کے حساب سے پہلے نمبر پر پاکستان، دوسرے نمبر پر ہندوستان اور تیسرے نمبر پر کینیڈا ہے، افغانستان، روس سے آزاد ہونے والی ریاستیں، تاجکستان، آذر بائیجان، اور غریب افریقی ممالک اس وقت ان کا سب سے بڑا ہدف ہیں، کینیڈا میں توان کا اثر ورسوخ اس قدر بڑھ چکا ہے، کہ کینیڈا کی تاریخ میں پہلا مذہبی لیڈر جسے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کی دعوت دی گئی، وہ پرنس کریم آغاخان ہے، جس نے 27 فروری 2014 کو کینیڈین پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس (قومی اسمبلی اور سینیٹ یا برٹش پارلیمانی رولز کے حساب سے دار العوام اور ہاؤس آف لارڈز) میں خطاب کیا،

پرنس کریم آغاخان فرانس کی تاریخ کا وہ واحد غیر ملکی شخص ہے، (پرنس کریم کی نیشنلٹی برٹش ہے) جسے 10 ویں فرانسیسی صدر نکولس سرکوزی (جو اپنی مسلم دشمنی میں سب سے مشہور ہے (نے 2008 میں انکم ٹیکس، دولت ٹیکس، اور دیگر ہر قسم کا ٹیکس اور سٹمپ ڈیوٹیز تاحیات معاف کردی،

قسط نمبر 58

اسماعیلیوں کی دعوت کا انداز:

اسماعیلی مذہب والوں نے حیلے گھڑے ہوئے ہیں، اور عوام کو اپنے مکارانہ جال میں پھنسانے کے لئے، اور اپنے عقائد میں لانے کے لئے دامِ ہمرنگ زمین بچھار کھا ہے، ان کی دعوت کے متعدد مراحل ہیں

1. پہلا مرحلہ تفرس ہے، اس میں اسماعیلی مذہب کی دعوت دینے والا انتہائی درجہ کا ذکی اور فطین ہوتا ہے، اس کی اس بات پر گہری نظر ہوتی ہے، کہ کہاں میں نے ڈھیل دینی ہے، اور کہاں پکڑ کرنی ہے،

اور اسے نصوص کی تاویل پر پورا عبور ہوتا ہے، یہ عوام کو بجھارتوں اور شکوک وشبہات میں ڈالنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے، کہ یہ ظاہری معنی ہے، یہ باطنی معنی ہے، اور عوام کے مزاج، میلان طبع، مذہب اور عقیدہ کے مطابق دعوت پیش کرتا ہے، اہل علم کا ان کے بارہ میں تجزیہ یہ ہے،

ان الاسماعیلیۃ یھود مع الیھود و مجوس مع المجوس و نصاری مع النصاری و سنۃ مع اھل السنۃ.

اسماعیلی یہودیوں کے ساتھ یہودی، مجوسیوں کے ساتھ مجوسی، عیسائیوں کے ساتھ عیسائی، اور سُنیوں کے ساتھ اہل سُنت،

چلو تم اُدھر کو ۔۔۔۔ ہوا ہو جدھر کی

2. دوسرا مرحلہ تانیس ہے، اس میں اسماعیلی مذہب کا داعی جسے قربانی کا بکرا بنانا چاہتا ہے، اس کے دل کی کھیتی میں اطمینان کا بیج بوتا

® PDF By HAMEEDI

ہے،اس کے قرب میں رہتا ہے،اور دینداری،عبادت گذاری اور نرم گفتاری کے پردہ میں اسے قابو کرتا ہے،

3. تیسرا مرحلہ تشکیک ہے، تشکیک کا مطلب ہے شک پیدا کرنا،اس مرحلہ میں داعی جسے قربانی کا بکرا بناتا ہے،اسے ذہنی شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیتا ہے،شریعت میں ثابت شدہ چیزیں، پیچیدہ مسائل، پوشیدہ اعداد،اور متشابہ آیات وغیرہ کے بارہ میں ذہنی اُلجھاؤ پیدا کرتا ہے،

متشابہ آیات وغیرہ میں عوام کا علم سطحی ہوتا ہے، یہ داعی اس میں شکوک وشبہات پیدا کر کے دین سے دور کرتا ہے،آخر کار وہ آدمی ان میں الجھ کر دین سے باہر ہو جاتا ہے،

آغا خانی شیعوں کا یہ مرحلہ انتہائی خطرناک ہوتا ہے،

4. تعلیق کا مرحلہ ہے،جب اسماعیلی داعی ایسے پریشان خیال مسلمانوں کو اپنے اعتقادات کا ہمنوا بنانے کے لئے کوشاں ہوتا ہے،تو اسے یہ بتاتا ہے، کہ ایسے پیچیدہ سوالات کے جوابات صرف ہمارے پاس ہیں، لیکن ہر ایک کے سامنے انکو ظاہر کرنا ہم مناسب نہیں سمجھتے، اور نہ ہی ہر وقت انہیں آشکار کیا جاسکتا ہے،،جو ان جوابات کو حاصل کرنا چاہتا ہے، یا انکی معرفت سے آشنا ہونا چاہتا ہے،وہ انہیں راز میں رکھنے کا پہلے ہم سے پکا وعدہ اور پیمان باندھے، پھر یہ راز بتائیں گے،اس فریب کاری کی وجہ سے عام مسکین آدمی دھوکا کی رسی پر لٹک جاتا ہے،اس لئے اسے تعلیق کہتے ہیں،

5. پانچواں مرحلہ ربط ہے،اسکا مطلب ہے سخت قسموں اور پختہ عہد وپیمان کے ساتھ اسکی زبان بندی کی جاتی ہے، کہ داعی نے جو کچھ اسے بتایا،اور سکھایا،اسکو کسی بھی صورت کسی کے بھی سامنے ظاہر نہیں کرنا،اب یہ شخص فرقہ کے ابتدائی مراحل میں داخل ہو چکا ہے،

6. چھٹا مرحلہ تدلیس ہے،اسکا مطلب اسماعیلی عقائد کے اسرار و رموز کو آہستہ آہستہ اس شخص پر آشکار کرنا،اور اسے یہ تاثر دینا، کہ میرے پیروکار بہت بڑی تعداد میں ہیں،اور اس صحیح تعداد کا مجھے بھی علم نہیں،

7. ساتواں درجہ خلع وسلخ کا ہے،اسکا مطلب یہ ہے، کہ اسماعیلی مذہب قبول کرنے والے نے اپنے عقائد اور ارکان دین سے علاحدگی اختیار کر لی ہے،اور اس خبیث مذہب میں شمولیت کے لئے مکمل تیار ہو چکا ہے،

8. ان مندرجہ بالا نکات کے بعد جب کوئی شخص اسماعیلی مذہب میں شامل ہو جاتا ہے تو اسے بلاغ اکبر کہتے ہیں،

آج کل جن کو ہم ملحد سمجھتے اور کہتے ہیں،انکی اکثریت الحاد کے پردہ میں آغا خانی اسماعیلی ہی ہیں،اور اس وقت انکی دعوت سوشل میڈیا پر عروج پر پہنچی ہوئی ہے، یہ کبھی بھی اور کسی بھی صورت میں اپنے آپ کو آغا خانی یا اسماعیلی ظاہر نہیں کرتے،جب تک کہ انہیں یقین

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI

واثق نہ ہو جائے، کہ شامل ہونے والا مکمل طور پر ہمارے رنگ میں رنگا جا چکا ہے،

بنیادی طور پر ہر دور میں یہ ایک باطنی تحریک رہی ہے۔ اور اس کی فہرستِ دہشت گردی میں بھی ہر دور میں بڑے بڑے اکابر اہل سُنت علماء ومشائخ کا قتل شامل رہا ہے،

آغاخانی اسماعیلیوں نے پاکستان کے کچھ خوبصورت ترین اور پسماندہ علاقوں، وادئی ہنزہ، سکردو، چترال، بلتستان گلگت وغیرہ میں بڑے وسیع پیمانے پر اپنی سرگرمیاں جاری رکھی ہوئی ہیں، یہ وہاں اپنی دعوت، طبّی مراکز، اسکولز، کالجز، اور رفاہی کاموں کے پردے میں بڑی چابکدستی اور تیزی سے پھیلا رہے ہیں،

ایک مثال دے کے بات کو مزید واضح کرتا ہوں، 1988 میں پاکستان کی وزارت زراعت نے اس علاقہ کے غریب کاشتکاروں میں زرعی کھاد فری تقسیم کی، اگلے سال 1989 میں آغاخان نے گورنمنٹ سے ساری کھاد خرید لی، یہ کہہ کر، کہ ہم اپنی طرف سے بطور امداد غریب کاشتکاروں میں کھاد تقسیم کریں گے، کھاد اپنے پاس ذخیرہ کر لی، کھاد کی ضرورت کے وقت جب کاشتکاروں نے رابطہ کیا، تو لوگوں کے سامنے اپنی دعوت پیش کی، اس زمانہ میں جتنے لوگ آغاخانیت میں داخل ہوئے، پاکستان کی تاریخ میں اتنے لوگ داخل نہیں ہوئے،

صاحبزادہ ضیاء ناصر

اسماعیلیوں کے عقائد:

قسط نمبر 59

اسماعیلی شیعوں کا عقیدہ ہے، کہ امام معصوم کا وجود ضروری ہے، جو محمد بن اسماعیل کی نسل سے ہو، اس امام کے پاس علم باطن ہوتا ہے، اس امام کی وہ ایسی صفات بیان کرتے ہیں جو اسے اُلوہیت سے بھی برتر بنا دیتی ہے، اپنی کمائی کا پانچواں حصہ اس امام کے نام کرتے ہیں، اسماعیلی عقیدۂ تناسخ کے قائل ہیں، (روح جسم بدل کر بار بار آتی ہے یہ ہندوؤں والا عقیدہ ہے، جسے آواگون کہتے ہیں) امام انبیاء کا وارث ہوتا ہے، اس کے پیشرو پہلے تمام آئمہ کا بھی وارث ہوتا ہے،

یہ صفات الٰہیہ کے بھی منکر ہیں، کیونکہ انکی نظر عقل سے بھی اوپر مقام پر لگی ہوتی ہے، یہ کہتے ہیں اللہ موجود نہیں، نہ ہی غیر موجود ہے، نہ عالم ہے، نہ جاہل ہے، نہ قادر ہے، نہ عاجز ہے، یہ مسلمانوں کی مساجد میں بھی داخل نہیں ہوتے، انکا ظاہری عقیدہ تو مسلمانوں کے مطابق ہوتا ہے، لیکن باطنی عقیدہ اس سے بلکل مختلف ہوتا ہے، یہ کبھی کبھی نماز تو پڑھتے ہیں، لیکن وہ نماز اسماعیلی امام کے لئے ہوتی ہے، ان میں سے کچھ لوگ حج کے لئے تو جاتے ہیں (اسماعیلی بوہری زیادہ اور اسماعیلی آغاخانی بہت کم) لیکن انکا عقیدہ یہ ہے، کہ کعبہ معصوم امام کے لئے ایک رمز اور اشارہ ہے،

® PDF By HAMEEDI

اسماعیلی شیعوں (بوہری اور آغاخانی دونوں) کا عقیدہ یہ بھی ہے، کہ اللہ تعالی نے جہان کو خود پیدا نہیں کیا، بلکہ یہ عقلِ کل کے طریقہ سے پیدا ہوا ہے، یہ صفات الٰہیہ کا محل ہے، اسے پردہ کہتے ہیں یہی عقل جب انسان میں اترتی ہے، تو اس سے نبی اور امام بن جاتے ہیں (اس عقیدہ کی مجھے بھی سمجھ نہیں آئی) اسماعیلی اپنے امام کی حد درجہ تعظیم کرتے ہیں، اور اسے مقام ربوبیت تک پہنچا دیتے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ،

ان الائمۃ بشر کسائر الناس فی الظاہر فھم یاکلون وینامون ویموتون۔

بے شک آئمہ ظاہر میں عام لوگوں کی مانند بشر ہیں، کھاتے ہیں، سوتے ہیں، اور مرتے ہیں۔

آگے باطنی تاویل کرتے ہوئے یوں کہتے ہیں،

ان الائمۃ ھم وجہ اللہ وید اللہ وجنب اللہ وانھم ھم الذین یحاسبون الناس یوم القیامۃ الخ

لیکن حقیقت میں یہی آئمہ ہی اللہ کا چہرہ ہیں، اللہ کا ہاتھ ہیں، اللہ کا پہلو ہیں، یہ آئمہ ہی روز قیامت لوگوں کا حساب لیں گے، اور آئمہ ہی صراط مُستقیم ہیں اور یہی ذکر حکیم ہیں، اور یہی قرآن کریم ہیں۔

قرآن مجید کی آیت مبارکہ، ام خلقوا السموت والارض بل لا یوقنون۔ ام عندھم خزائن ربک ام ھم المصیطرون۔

ترجمہ۔ کیا انہوں نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے، بلکہ وہ یقین نہیں رکھتے، کیا ان کے پاس تیرے رب کے خزانے ہیں، یا وہ ان پر داروغے ہیں،

اسماعیلیوں کے نزدیک ان آیات میں آئمۂ معصومین مراد ہیں، انکا ایک عقیدہ یہ بھی ہے، کہ امام محمد بن اسماعیل بن امام جعفر زندہ ہے، مرا نہیں، وہ بلاد روم یعنی یورپ میں رہتا ہے، (شاید اسی لئے آغاخان بھی یورپ میں رہتا ہے) یہی قائم مہدی ہے، نئی رسالت دے کے اسے دوبارہ بھیجا جائے گا، اس کے ذریعہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت منسوخ ہو جائے گی، یہ بھی حضرات شیخین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو تبرا کرتے ہیں، اور انہیں ابلیس، فرعون، ہامان، طاغوت، اور ہبل وغیرہ قبیح ناموں سے پکارتے ہیں،

اسماعیلیوں کا حج۔

اسماعیلی بُہری اور اسماعیلی آغاخانی عام مسلمانوں کے برعکس ایک دو دن پہلے حج کر لیتے ہیں (آغاخانی تو دس ہزار میں کوئی ایک حج کے لئے جاتا ہے لیکن بُہریوں کی کافی تعداد جاتی ہے) انکا ایک حاجی خود بیان کرتا ہے، کہ ہم نے مناسک حج کیسے ادا کئے، اور ہمارے ساتھ یمن کے اسماعیلی بھی تھے،

® PDF By HAMEEDI

وقد ادی جمیعنا مراسم الحج قبل الناس بیومین وحین تجمعنا فی عرفات تحت قیادہ عالم اسماعیلی یمنی احاط بنا جمع من اھل السنۃ وسالونا ماذا نفعل قبل الوقفۃ فاجبناھم بقرا ادعیۃ ماثورۃ فانصرفوای اھل السنۃ بعد سماع ھذا الجواب الساذج، الخ

سلک الجوہر مطبوعہ بیروت

ہم نے لوگوں سے دو دن پہلے ہی مراسم حج ادا کئے، جب ہم ایک یمنی اسماعیلی عالم کی قیادت میں عرفات میں جمع ہوئے، تو اہل سُنت کی ایک جماعت نے ہمیں گھیر لیا، اور پوچھا، وقوف عرفات سے پہلے تم نے یہ کیا کیا ہے، تو ہم نے انہیں منقول دعائیں پڑھ کے سُنائیں، تو وہ یہ سادہ سا جواب سن کے چلے گئے، اس کے بعد ہم مزدلفہ میں آئے، وہاں ہم نے طائف جانے والے راستہ کے قریب رات گذاری، اسی راستہ سے طائف والے حج کے لئے آتے ہیں، تو یہاں بھی ایک جماعت نے ہم سے سوال کیا، کہ ہم تو عرفات جا رہے ہیں، اور تم واپس آ رہے ہو، یہ کیا ماجرا ہے؟ تو ہم نے کہا، ہم طائف سے آ رہے ہیں، اور ہم جلد ہی مکہ آئیں گے، پھر ہم عرفات جائیں گے، اس طرح ہم نے یہ رات گذاری، پھر ہم عرفات کی طرف لوٹے، اور عام حاجیوں کے ساتھ شریک ہو گئے،

یعنی یہ اسماعیلی ارکان حج جھوٹ بول کے ایک دو دن پہلے کر لیتے ہیں، اور دھوکہ دہی سے کام لیتے ہوئے مسلمانوں کے حج میں بھی شریک ہو جاتے ہیں،

مصر میں بُہری اسماعیلی فاطمیوں کے قبرستان اور مساجد کو از سر نو تعمیر کر رہے ہیں، انہوں نے قاہرہ میں بنائی ہوئی انکی خود ساختہ قبر حسین پر سونے کا قُبہ بنایا ہوا ہے، اور مقبرہ سیدہ زینب (یہ بھی قاہرہ میں ہے) پر بھی کروڑوں روپیہ سالانہ صرف کرتے ہیں،

اسماعیلی بُہرہ فرقہ والے یہودیوں کی طرح کسی کو بھی اپنے مذہب میں شامل نہیں کرتے، صرف وہ بُہری ہوتا ہے جو بُہری والدین کی اولاد ہو، بُہری اسماعیلی ظاہری طور پر تو قرآن مجید کا احترام کرتے ہیں، لیکن تفسیر اپنے باطنی نظریات اور شیطانی انداز ہی میں کرتے ہیں، ان کی نماز کا قبلہ ان کے داعی ظاہر الدین کی قبر ہے، جسے یہ روضۂ طاہرہ کہتے ہیں، ظاہر الدین ممبئی ہندوستان میں مدفون ہے، یہ ممبئی کی طرف منھ کر کے نماز پڑھتے ہیں، مسلمانوں کے قبلہ کی طرف نہیں، یہ محرم کے پہلے دس دنوں میں لازمی نماز پڑھتے ہیں، اور یہ نماز ان کے جماعت خانہ ہی میں ہوتی ہے، اور کسی جگہ نہیں، اگر کوئی بُہری ان دس ایام میں نماز کے لئے جماعت خانہ میں نہیں جاتا، تو اسے اس فرقہ سے نکال دیا جاتا ہے، اور کسی بھی اسماعیلی فرقہ میں اس کا داخلہ حرام ہو جاتا ہے،

اسماعیلی آغاخانی عاشق حسین جو کہ پرنس کریم آغاخان کے فیڈرل دینی امور کا سربراہ ہے، وہ لکھتا ہے، یہ دینی امور کی کمیٹی جو کہ آغاخانی جماعت و مذہب پر مشتمل ہے، پاکستان کے شہر کراچی میں آغاخانی تعلیمات پھیلانے کے لئے انعقاد پذیر ہوئی ہے، یہ اپنے موجودہ امام پرنس کریم سے یہ التماس کرتی ہے، ہمارے مولا شاہ کریم الحسینی ہمارے حال پر رحم کرو، ہمیں بخش دو، اے حقیقی مؤمنوں کے وارث

® PDF By HAMEEDI

ہماری مدد کرو،

آگے لکھتا ہے، ہم اسماعیلی آغاخانی دینی معلومات عوام تک پہنچاتے ہیں، ہمیں دینی معلومات مکی عالم کی زیر نگرانی حاصل ہو رہی ہیں، اسی وجہ سے تو ہم ان تعلیمات کے مطابق عبادت گذاری کے لئے جماعت خانہ میں جاتے ہیں، کسی دوسری جگہ انہیں ادا نہیں کرتے انکی تعلیمات درج ذیل ہیں۔

تحیتنا یا علی مدد وجوابنا مولانا علی مدد شھادتناھی اشھدان لاالہ الااللہ واشھدان محمدالرسول اللہ واشھدان علیااللہ۔

ہمارا اسلام یا علی مدد ہے، اور اسکا جواب مولانا علی مدد ہے، ہمارا کلمہ اشھدان لاالہ الااللہ واشھدان محمد رسول اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں علی اللہ ہے،

(آج کل اثنا عشری شیعہ بھی اسی طرح سلام کرتے ہیں اور انکی اکثریت بھی حضرت علی کو اللہ کہتی ہے)

ہمیں وضو کی ضرورت نہیں، یہ فقط دل کی طہارت ہے،

کھانے پینے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، ہمارا روزہ صرف تین گھنٹے کا ہوتا ہے، صبح رکھ کر دس بجے افطار کر لیتے ہیں، یہ ہمارا نفلی روزہ ہے، ہر جمعہ کو ہمارا روضہ ہوتا ہے، کیونکہ یہ ہفتے کے شروع کا دن ہے،

ہمارے اوپر یہ فرض ہے، کہ ہم نے اپنی کمائی میں سے ساڑھے بارہ فیصد زکوٰۃ نکالنی ہے، ہمارا حج موجودہ امام کی زیارت کرنا ہے، مسلمان کا قرآن کتاب میں ہے، ہمارا قرآن ہمارا امام ہے،

ہم نے سارے دن میں جو گناہ کئے ہوتے ہیں، وہ ہمارا عالم شام کو مٹا دیتا ہے، وہ اس طرح کہ وہ ہم پر پانی ڈالتا ہے، جس سے سارے گناہ مٹ جاتے ہیں،

اور اگر کوئی روزانہ نہیں جا سکتا، تو ہمت کرے اور ہر جمعہ کے روز جماعت خانے میں داخل ہو، اور عالم سے استغفار کا مطالبہ کرے، تو اس کے پاس جانے سے سارے گناہ مٹ جاتے ہیں،

ہمارا امام ہمیں اسم اعظم سکھاتا ہے، اسکی قیمت 75 روپے ہے، ہم رات کے آخر میں اسکا ورد کرتے ہیں،

پانچ سال کی عبادت کی معافی کے لئے، اور بارہ سال کی عبادت سے دست برداری کے لئے 1200 روپے اور زندگی بھر کی عبادت کی معافی کے لئے 5000 روپے ہیں،

اور یہ گناہوں کی معافی کی اجرت ہم جماعت خانہ میں جمع کرواتے ہیں،

اور اپنے دور حاضر کے امام کے نور سے شرف یاب ہونے کے لئے 7000 روپے اجرت دیتے ہیں،

® PDF By HAMEEDI

عذاب آخرت سے نجات کے لئے 25000 روپے دیتے ہیں

"نوٹ"

یہ عبادات کی معافی کا ریٹ 1985 کے زمانہ کا ہے، اب تو اس میں سینکڑوں گنا کا اضافہ ہو چکا ہوگا:

عمدہ کھانے اور قیمتی لباس بھی جماعت خانہ کے نام کرتے ہیں،

جنہیں فروخت کر کے ان کی قیمت جماعت خانہ کی نظر کر دی جاتی ہے،

یہاں ہم ایک وضاحت یہ بھی کر دیتے ہیں، آغاخانی ہمارا مذہب صدیوں پر محیط ہے، اسے آج تک کسی نے نامنظور نہیں کیا، آج اگر ان مسلمان علماء کو اس کے باطل ہونے کی اطلاع ملی ہے، اور انہیں اس کی صداقت پر اعتراض ہے، تو یہ ہماری اسی دینی امور کی کمیٹی سے رابطہ کریں، اور اس کی وضاحت طلب کریں، اگر یہ ایسا نہیں کر رہے، تو یہ اس بات کی دلیل ہے، کہ یہ ہمارے علماء سے مرعوب ہیں، اور ہمارے حاضر امام کا سامنا کرنے کی تاب نہیں رکھتے، اور نہ ہی ان میں اتنی جرات ہے، کہ یہ ہمارے مذہب کا ابطال کر سکیں، ہم ہر حکومت کی مادی اور مالی اعانت کرتے ہیں، یہ بھی ہمارے مذہب کے صحیح ہونے کی قطعی دلیل ہے،

اے ہمارے مؤمنو؛ تم اپنے صحیح دین پر ڈٹ جاؤ، یہ مسلمان فتن و مصائب کی بھٹی میں ڈالیں تو مت ڈرنا، ہم اپنے امام کے دیدار سے بہرہ ور ہو جائیں، تو سارے غموں کا یہی مداوا ہے، اور آخر میں، میں یہ کہتا ہوں

اے شاہ کریم حسینی؛ آپ ہی ہمارے موجودہ امام ہیں" اللھم لک سجودی وطاعتی" اے میرے اللہ! یعنی شاہ کریم حسینی! میری طاعت و سجدہ ریزی فقط تیرے لئے ہے۔

از عاشق حسین رئیس دینی امور فیڈرل کمیٹی پاکستان۔

بُہری اسماعیلیوں کی کئی عبادات اور عادات ہندؤوں سے ملتی جُلتی ہیں، شادی کے دنوں میں یہ دلہا پر زعفران چھڑکتے ہیں، اور دُلہا کے استقبال کے وقت بُت پرستوں والی رسومات ادا کرتے ہیں، چراغ جلاتے ہیں وغیرہ وغیرہ

شادی کے بعد ولیمہ نہیں کرتے، بلکہ جب شادی شدہ آدمی مر جائے تو اس کے مرنے کے بعد اسکا ولیمہ کیا جاتا ہے، تیسرے، نویں اور چالیسویں دن ولیمہ کرتے ہیں، اور چالیس دن کا سوگ مناتے ہیں، کسی بھی قسم کی خوشی ان دنوں میں نہیں مناتے، یہ نجومیوں اور کاہنوں سے پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کرتے، حتاکہ سفر بھی ان سے پوچھ کے کرتے ہیں،

قسط نمبر 60

قرآن مجید میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے،

® PDF By HAMEEDI

لہ دعوۃ الحق والذین یدعون من دونہ لایستجیبون لھم بشئٍ الا کباسط کفیہ الی الماء لیبلغ فاہ وماھو ببالغہ وماد عاء الکافرین الا فی ضلال۔

ترجمہ۔ سچا پُکارنا اسی (اللہ) کا حق ہے، اور اس کے (یعنی اللہ کے) سوا جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں، وہ انکی درخواست کو اس سے زیادہ منظور نہیں کر سکتے، جتنا پانی اس شخص کی درخواست کو منظور کرتا ہے، جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے ہوئے ہو، تاکہ وہ پانی (اُڑ کر) آجائے، اور وہ (پانی) خود بخود اس کے (منہ) تک آنے والا نہیں اور کافروں کی غیر اللہ سے پُکار گمراہی کے علاوہ کچھ نہیں۔

شرک تو اسماعیلیوں (آغاخانیوں اور بُہریوں) دونوں کے اسلاف کی اصل فکر ہے، انکی سابقہ و موجودہ تاریخ گواہ ہے، کہ انہوں نے اپنے آئمہ اور داعیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا رکھا ہے، اور اللہ کو چھوڑ کر انکو اپنا معبود بنا رکھا ہے، حالانکہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔

قل ارئیتم ماتدعون من دون اللہ ارونی ماذا خلقوا من الارض ام لھم شرکٌ فی السماوات ایتونی بکتاب من قبل ھٰذا او اثارۃ من علمٍ ان کنتم صادقین۔

ترجمہ۔ (میرے پیغمبر) فرما دیجئے، جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ دکھائیں انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے ؟ یا آسمان میں ان کا کوئی حصہ ہے ؟ کوئی اس سے پہلے والی کتاب لاؤ ! یا کوئی علمی دستاویز لاؤ اگر تم سچے ہو !

و من اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لایستجیب لہ یوم القیامۃ وھم عن دعاھم غافلون۔ واذا حشر الناس کانوا لھم اعداء وکانوا بعبادتھم کافرین۔

اور اس سے بڑا کون گمراہ ہو سکتا ہے، جو اللہ کے سوا انکو پکارے، جو اسکی پکار کا جواب قیامت کے دن تک نہیں دے سکتے، اور وہ (سارے معبودان باطلہ) انکی پکار سے بے خبر ہیں۔ اور جب (روز قیامت) سب لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ انکے دشمن ہو جائیں گے اور انکی عبادت ہی کا انکار کر بیٹھیں گے۔

آئمہ اہل بیت اور اپنے داعیوں کی قبروں کے ساتھ جس قسم کا یہ سلوک کرتے ہیں ماقبل میں اس کا ذکر کر چکا ہوں،

بُہری اسماعیلی تو زیادہ تعداد میں کراچی میں ہیں پاکستان کے بقیہ حصوں میں انکی تعداد قابل ذکر نہیں لیکن آغاخانی اسماعیلیوں کی پاکستان کے صرف شمالی علاقہ جات میں تعداد کم از کم پینتیس لاکھ سے زائد ہے

کراچی میں بھی انکی بہت بڑی تعداد موجود ہے۔ پوری دنیا میں اسماعیلیوں (آغاخانی و بہریوں) کی تعداد تین کروڑ کے لگ بھگ ہے۔

آغاخانیوں کے ہاں آٹھ عیدیں ہیں۔ 1 عید الفطر 2 عید الاضحی۔ (ان دو عیدوں کا تو وہ زیادہ اہتمام نہیں کرتے) 3 عید معظمہ 4 عید الغدیر (یہ اثنا عشری شیعہ بھی بہت زیادہ اہتمام سے مناتے ہیں) 5 عید یوم الامام، یہ حضرت علی رضی اللہ کے تخت خلافت پر بیٹھنے کی خوشی میں مناتے ہیں، 6 عید نیروز۔ 7 عید آغاخان، امام آغاخان کی پہلی زیارت کی خوشی میں 8 عید بلقیت، یہ اکتوبر 1960 میں ایجاد

® PDF By HAMEEDI

ہوئی۔

اسماعیلیوں کے ذرائع آمدن

اسماعیلی خواہ بُہری ہوں یا آغاخانی،ان کے ذرائع آمدن کا قصہ بھی عجیب تر ہے گذشتہ قسط میں عبادات کی معافی کی قیمت کا ذکر کیا گیا تھا، اس کے علاوہ یہ اپنے ماننے والوں سے جو کچھ وصول کرتے ہیں، اسکی تفصیل درج ذیل ہے،

زکٰوۃ، صلہ، فطرۃ،نذر، حق نفس، خمس، تسلیم ،نذر مقام، بچے کی ولادت سے قبل کا ٹیکس، بچے کی ولادت کے بعد کا ٹیکس، جب بچہ تقریباآٹھ سے دس سال کا ہو جائے، اس وقت کا ٹیکس، جوانی کا ٹیکس، اور میت کا ٹیکس، جب کوئی بندہ مر جاتا ہے، تو ورثاء سے میت کا ٹیکس لے کے اس کے لئے مغفرت کا سرٹیفیکیٹ لکھ کے دیا جاتا ہے، یہ سرٹیفیکیٹ میت کے سینہ پر رکھ کے اسے دفن کیا جاتا ہے، تاکہ وہ جنت میں داخل ہو سکے، یہ ٹیکس جتنا زیادہ مرنے والے کے ورثاء ادا کریں گے ،اتنا ہی جنت میں بلندئی درجات کا باعث ہوگا، یہ تیرہ قسم کے ٹیکس ہر بوہری اور آغاخانی نے ادا کرنے ہوتے ہیں، اور تمام آمدن امام کے خزانہ میں جاتی ہے، اس کے علاوہ بُہریوں کی جتنی بھی جائیداد ہوتی ہے، منقولہ یاغیر منقولہ اس میں امام حصہ دار ہوتا ہے، خواہ وہ جائیداد زمینوں، مکانات، کاروبار، سونا، چاندی کسی بھی شکل میں ہو،

نماز عید کی ادائیگی کے لئے بھی بُہریوں کے ہاں ٹیکس ادا کرنا ہوتا ہے، اس کے لئے داعی کے دفتر سے ایک ٹکٹ جاری ہوتا ہے، اور اسے خریدنا ہر بُہری کے لئے لازمی ہوتا ہے، پہلی صف میں نماز پڑھنے کے لئے 1000 روپیہ دوسری صف والوں کے لئے 800 روپیہ تیسری صف والوں کے لئے 600 روپیہ، جتنا امام سے دور ہوتا جائے گا قیمت کم ہوتی جائے گی،

اسماعیلیوں کی امت مُسلمہ کے ساتھ خون ریزیاں اور مظالم

قسط نمبر 61

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ اطہر کو چُرانے اور قبر مبارک کی بے حرمتی کی کوشش:

حاکم بامر اللہ مصر کا ایک فاطمی اسماعیلی حکمران تھا، جس نے فوجیوں کا ایک دستہ مدینہ مُنورہ بھیجا، انکا پروگرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو اُکھاڑ کے ان کے جسد اطہر کو وہاں سے نکال کے مصر لے جانے کا تھا، تاکہ وہ لوگوں کی توجہ کا مرکز بن جائیں، اور فاطمی اسماعیلی شیعہ مسلمانوں کے نزدیک بُلند تر ہو جائیں، یہ گروہ جب اپنے ناپاک ارادے لے کے مدینہ مُنورہ میں داخل ہوا، لوگوں نے روکنے کی بہت کوشش کی، اسے بہت سنگین جُرم قرار دیا، لیکن حاکم بامر اللہ کا بھیجا ہوا سالار اتنا خبیث تھا، کہ وہ نہ مانا، رات کے وقت اس نے اپنے آدمی حرم نبوی میں داخل کئے، تاکہ قبر مُبارک کو اکھاڑ سکیں، یہ جب حجرۂ شریف کے قریب آئے، کہ اندر داخل

® PDF By HAMEEDI

ہو کے قبر اطہر کو اکھاڑیں، اچانک تیز و تند آندھی آئی، جس سے ساری فضا تاریکی میں ڈوب گئی آندھی اس قدر تیز تھی، کہ یوں محسوس ہوتا تھا، کہ اس طوفان سے مدینہ مُنورہ کی تمام عمارتیں اپنی بُنیادوں پہ گرپڑیں گیں، اس پر فاطمی سالار اور فوج کا وہ دستہ جو اس کام کے لئے آئے تھے، خوف زدہ ہو کر بھاگ گئے، تو آندھی تھمی، اس حاکم بامر اللہ خبیث نے کچھ عرصہ بعد دوبارہ یہی کام کرنے کے لئے اپنی فوج سے چالیس مضبوط ترین آدمی منتخب کئے، اور انکو پھر اسی کام کے لئے بھیجا، ان لوگوں نے مدینہ طیبہ سے کافی دور اپنا ٹھکانہ بنایا، اور سرنگ کھودنی شروع کی، جب یہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچے، تو یہی سُرنگ ان کے اوپر گرگئی اور وہ چالیس کے چالیس لمحوں میں اسی سُرنگ میں دب کے جہنم رسید ہوگئے، یہ شخص تقریباً 17 سال تک مصر کا حکمران رہا، اور پھر پاگل ہو کے مرا اس حاکم بامر اللہ سے اسماعیلیوں کی محبت کا اندازہ مندرجہ ذیل حقائق سے لگایا جاسکتا ہے،

1966 میں ڈاکٹر برہان الدین جو بُہرہ اسماعیلی فرقہ کا سربراہ تھا ابھی دو سال قبل ہی ہمیشہ کے لئے جہنم کا رہائشی بنا ہے، نے اپنے دورۂ مصر میں حکومت مصر کے سامنے تین مطالبات رکھے، ایک قبول کرلیا گیا دوسرا مشروط کردیا گیا، اور تیسرا موٴخر کردیا گیا،

پہلا مطالبہ یہ تھا، کہ حاکم بامر اللہ کے نام کی یونیورسٹی قائم کرنے کی اجازت دیں، یہ مطالبہ قبول کیا گیا، دوسرا مطالبہ، ہمیں قُبہ امام حسین اور روضہ سیدہ زینب کے قریب جماعت خانہ بنانے کی اجازت دیں، اسے حکومت مصر نے مشروط کیا، کہ یہ اسی صورت میں ممکن ہوگا، کہ ہماری نگرانی میں بنے، اور ہمارا اس پر مکمل کنٹرول اور اختیار ہو، لیکن بُہری نہ مانے، تیسرا مطالبہ تھا، کہ ہمیں ایک اور یونیورسٹی جامع اظہر کی طرح کی بنانے کی اجازت دی جائے، اس پر حکومت مصر نے سوچنے کی مہلت مانگی، لیکن آج پچاس سال گذرنے کے باوجود ابھی تک انکو اجازت نہیں دی، لیکن اس وقت تک سینکڑوں بُہری جنکا تعلق دنیا کے مختلف علاقوں سے ہے جامعہ اظہر سے فارغ التحصیل ہو چکے ہیں، تاکہ ہمیں جب بھی اجازت ملے، ہم فوری طور پر یونیورسٹی بنا سکیں، ایک بات اور بھی قابل توجہ ہے، کہ بُہرہ فرقے کے سابقہ امام برہان الدین کو ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری بھی جامعہ ازہر نے دی تھی، جس کے بعد اس نے اپنے نام کے ساتھ ڈاکٹر لکھنا شروع کیا تھا،

(جامعہ ازہر کے متعلق پہلے بھی بتا چکا ہوں، کہ اس کی بنیاد فاطمی شیعوں نے رکھی تھی، اور اس میں پورے فاطمی دور میں صرف شیعہ مذہب پڑھایا جاتا رہا، اور یہ عرصہ دو سو سال سے زائد کا ہے، بالآخر بطل حُریت سلطان صلاح الدین ایوبی رح مصر کے حکمران بنے، حکمران بننے کے فوراً بعد جو ان کے انقلابی اقدامات تھے، ان میں سے ایک یہ بھی ہے، کہ انہوں نے جامعہ اظہر میں چاروں سُنی فقہاء کی فقہ کی تعلیم بھی رائج کی یعنی مالکی، شافعی، حنبلی اور حنفی فقہ کی تعلیم سلطان صلاح الدین ایوبی رح نے شروع کروائی)

امام ابو بکر النابلسی رحمہ اللہ کی مظلومانہ شہادت۔

® PDF By HAMEEDI

امام ابو بکر النابلسی رحمہ اللہ جو اپنے وقت کے حدیث اور فقہ کے سب سے بڑے امام تھے، انہوں نے جب فاطمی حکمرانوں کے خلاف اسلام حرکات کو طشت از بام کرنا شروع کیا، تو انکو گرفتار کر کے معزلدین اللہ فاطمی حکمران کے سامنے لایا گیا، اس نے ان سے سوال کیا، میں نے سُنا ہے کہ تم کہتے ہو، اگر میرے پاس دس تیر ہوں، تو میں نو تیر رومیوں عیسائیوں کو ماروں گا، اور دسواں تیر فاطمی شیعوں کو ماروں گا، کیا یہ سچ ہے، امام ابو بکر النابلسی (اللہ کی کروڑوں اربوں رحمتیں ہوں ان پر) نے فرمایا، میں نے یہ نہیں کہا، فاطمی خلیفہ نے سوال کیا، پھر آپ نے کیا کہا ہے؟

امام ابو بکر النابلسی رح کا جواب سونے کے حروف سے لکھنے کے قابل ہے، فرمایا

ینبغی ان نرمیکم بتسعۃ ثم نرمیھم بالعاشر۔

میں تم فاطمیوں کو 9 تیر ماروں گا اور دسواں تیر رومیوں کو ماروں گا،

معزنے سوال کیا، یہ تم کیوں کہہ رہے ہو؟

امام صاحب نے فرمایا،

لانکم غیر تم دین اللہ و قتلتم الصالحین واطفاتم نور اللہ الالھیۃ وادعیتم مالیس لکم

یہ اس وجہ سے ہے، کہ تم نے اللہ کے دین کو بدل ڈالا، نیک لوگوں کو قتل کیا، اور نور الٰہی کو بُجھایا، اور نامناسب دعوے زبان پر لائے، اس کے جواب میں معزنے اپنے جلادوں کو حکم دیا، کہ سارا دن انکو کوڑے مارے جائیں، دوسرے دن بھی یہی ظلم ہوتا رہا، تیسرے دن انکے جسم سے چمڑی اتارنے کا حکم دیا گیا، ایک یہودی جلاد کو اس کام پر مقرر کیا گیا، وہ ان کے جسم سے چمڑی اتار رہا تھا، اور امام ابو بکر قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے، اس قصائی کے اپنے الفاظ ہیں، کہ میں ان پر یہ ظلم کرتے ہوئے روتا جا رہا تھا، جب ان کے دل کے مقام پر پہنچا، تو میں (جو خود یہ کام کر رہا تھا) برداشت نہ کر سکا اور ان کے دل میں چُھری گھونپ کے انہیں اس اذیت سے نجات دے دی،

انتہائی قابل غور بات یہ ہے،

کہ ایک یہودی کا دل اس ظلم کو برداشت نہ کر سکا، لیکن وہ شیعہ حاکم اتنا ظالم تھا، کہ اسے ذرہ بھر رحم نہ آیا،

امام ابو بکر النابلسی رح شہادت کے مقامِ بُلند پہ فائز ہو گئے۔

نظام الملک سلجوقی کی شہادت؛

نظام الملک سلجوقی جو کہ سلجوقی سلطنت کے ایک عظیم سپہ سالار، سلطنت کے وزیر اور ایک اللہ والے انسان تھے، رمضان المبارک

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI
کے مہینہ میں ایران کے ان علاقوں جو سلجوقی سلطنت کے اندر آتے تھے کے سرکاری دورہ سے واپسی پر عباسی خلیفہ کو ملنے بغداد جانے لگے عباسی خلیفہ کا بیٹا ابوالفضل جعفر بھی ان کے ساتھ تھا، ایران کے ایک شہر نہاوند میں پڑاؤ کیا، ایک درویش نے ملاقات کی اجازت مانگی، جب اس درویش سے اس سلجوقی وزیر نے ملاقات شروع کی تو اس نے خنجر نکال کے نظام الملک پر حملہ کر کے انہیں شہید کر دیا۔ نظام الملک کا قصور فقط یہ تھا، کہ وہ اپنے وقت کے عظیم فقیہ، محدث اور خطیب امام ابو مظفر خجندی کا معتقد تھا، اور اکثر انکی ملاقات اور انکا خطاب سُننے کے لئے رے شہر جایا کرتا تھا،

امام ابو مظفر خجندی رح کی شہادت؛

امام ابو مظفر خجندی رح شافعی فقہ کے بہت بڑے فقیہ، محدث اور اپنے وقت کے عظیم خطیب تھے، انکا جرم بھی یہ تھا، کہ یہ اسماعیلیوں کے عقائد ضالہ وخبیثہ کی نقاب کشائی کرتے تھے، " رے " کی جامع مسجد میں اپنے خطبہ سے فارغ ہو کے جونہی کُرسی سے اُترے ایک اسماعیلی نے ان پر چھری سے حملہ کیا، اور انکو مسجد ہی میں شہید کر دیا،

امام ابو جعفر بن مشاط رح کی شہادت؛

امام ابو جعفر بن مشاط بھی شافعی فقہ کے بہت بڑے امام اور محدث گذرے ہیں، یہ امام ابو مظفر خجندی رح کے شاگرد تھے، انہیں بھی ایک اسماعیلی خبیث نے دوران درس مسجد میں ہی ان کے استاد کی طرح شہید کر دیا،

قاضی عبیداللہ بن علی خطیمی رح کی شہادت؛

قاضی عبیداللہ بن علی خطیمی رح اصفہان کے قاضی القضاء (چیف جسٹس) تھے، انہوں نے بھی جب اسماعیلیوں کے عقائد خبیثہ کی پردہ کشائی شروع کی، تو ایک اسماعیلی نے جمعہ کے دن عین نماز کے وقت ان پر مسجد میں حملہ کر کے انہیں شہید کر دیا، قاضی عبیداللہ یوں تو بہت محتاط رہتے تھے، لیکن احتیاط تقدیر کو نہ ٹال سکی، ان کے محافظوں کے درمیان سے یہ شخص ملاقات کے لئے آگے آیا، اور خنجروں کے وار کئے، جس سے یہ شہید ہو گئے،

قاضی صاعد بن محمد رح کی شہادت؛

قاضی صاعد بن محمد رح نیشاپور کے قاضی القضاء تھے، جامع مسجد اصفہان میں عید کی نماز ادا کرتے ہوئے یہ بھی ایک اسماعیلی کے ہاتھوں شہید ہوئے،

مسلم سپہ سالار جناح الدولہ رح کی شہادت؛

مسلمانوں کے ایک عظیم سپہ سالار جناح الدولہ رح حمص کے رہنے والے تھے، انہوں نے عیسائیوں کے خلاف زبردست کارنامے سر

صاحبزادہ ضیاء ناصر

® PDF By HAMEEDI

انجام دئے تھے، یہ اپنے قلعہ سے نکلے اور حمص کی جامع کبیر میں جمعہ پڑھنے کے لئے داخل ہوئے، تین اسماعیلی درویشانہ لباس میں انکی ملاقات کے لئے آگے ہوئے، کچھ مطالبات پیش کئے، جناح الدولہ نے ان مطالبات پر عمل درآمد کی یقین دہانی کروائی، ان خبیثوں نے خنجر نکالے اور جناح الدولہ پر حملہ کر دیا، کچھ نمازی بچانے کے لئے آگے بڑھے، لیکن جناح الدولہ کو کئی نمازیوں سمیت مسجد میں شہید کر دیا گیا؛

امام عبدالواحد بن اسماعیل رُویانی رح کی شہادت؛

امام عبدالواحد بن اسماعیل رُویانی رح بھی شافعی فقہاء میں سے تھے، انہوں نے طلب علم کے لئے بے شمار علاقوں کا سفر کیا، اللہ نے انکو ایسا حافظہ عطا کیا تھا، کہ خود فرماتے تھے، لو احترقت کُتب الشافعی لاملیتھا من حفظی، اگر امام شافعی رح کی تمام کتابیں جل بھی جائیں، تو میں اپنے حافظہ سے انہیں دوبارہ لکھ سکتا ہوں، شافعی فقہ پر ان کی بہت ساری تصانیف ہیں بلاد عجم کے سب سے بڑے شافعی فقیہ تھے، انہیں بھی طبرستان کی جامع مسجد میں دوران جُمعہ اسماعیلیوں نے شہید کیا،

قسط نمبر 62

صلیبیوں کے خلاف جہاد اسلامی کے عظیم سپہ سالار بطل حریت صلاح الدین ایوبی رح پر بھی ان اسماعیلیوں نے کئی قاتلانہ حملے کئے، لیکن اللہ رب العزت ان کے ہاتھوں قبلۂ اول بیت المقدس کو آزاد کروانا چاہتے تھے، اس لئے یہ کامیاب نہ ہوسکے، شام و مصر کے درمیان حطین کے مقام پر صلیبیوں سے انکی تیسری بڑی اور مشہور جنگ ہوئی، جس میں دشمن کی تعداد کئی سو گناہ زیادہ تھی، اس میں بھی سلطان ایوبی رح نے دشمن کو شکست فاش سے دوچار کیا، اور مصر و شام میں ایسے فاتحانہ کارنامے سرانجام دئے جو اسلام کی پیشانی کا جھومر ہیں، اس ہیرو کو اس کی محنت و کاوش کا یہ صلہ دیا گیا، کہ ان پر دو بڑے قاتلانہ حملے کئے گئے،

پہلی بار 570 ہجری میں ان کے قتل کی کوشش کی گئی، اس وقت سلطان صلاح الدین ایوبی رح نے حلب شہر کا محاصرہ کر رکھا تھا، اسماعیلیوں کے چند افراد آئے، کہ دھوکہ سے بے خبری میں قتل کر دیں گے، مگر ایک امیر لشکر کو ان پر شک ہوا، اس نے سوال کیا، تم کون ہو؟ اور یہاں کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے اس امیر لشکر پر حملہ کر دیا، اور اسے شدید زخمی کر دیا، ان میں سے ایک نے سلطان صلاح الدین پر بھی حملہ کیا، مگر سلطان نے اسے قتل کر دیا، اس کے دوسرے ساتھیوں نے بھی سلطان پر حملہ کرنے کی کوشش کی، لیکن کامیاب نہ ہوسکے، سلطان کے محافظوں نے انہیں بھی قتل کر دیا،

دوسری بڑی کوشش اس وقت ہوئی، جب سلطان رح اپنی عادت کے مطابق آلاتِ لڑائی کا مشاہدہ کر رہے تھے، اس وقت سلطان نے قلعہ اعزاز کا محاصرہ کیا ہوا تھا، سلطان مشاہدہ کے ساتھ ساتھ اپنے ساتھیوں کی حوصلہ افزائی اور انہیں جادۂ مُستقیم پہ ڈٹے رہنے کی

® PDF By HAMEEDI

ترغیب بھی دے رہے تھے، معائنہ ومشاہدہ سے فارغ ہو کے سلطان رح اپنے امراء کے ایک خیمہ میں داخل ہوئے، تو چار اسماعیلی جو سلطانی افواج کی وردی میں ملبوس تھے، اچانک سلطان پر حملہ آور ہوئے، ایک نے جست لگا کے سلطان کے سر پر خنجر کا وار کیا، جس سے انکا سر زخمی ہوا، اور وہ نیچے گر گئے، یہ چاروں خنجروں سے مسلح اور ایک اکیلا سلطان اور وہ بھی اس وقت نہتا تھا سلطان نے انہیں روکنے کی کوشش کی، لیکن وہ سلطان کے سر پر ضربیں لگاتے رہے، لیکن سلطان نے سر پر لوہے کا خود پہنا ہوا تھا، اس لئے زیادہ نقصان نہ پہنچا سکے، شور سن کے سلطان رح کے چند غلام اندر آئے، اور انہوں نے سلطان کو ان سے بچایا، اور انہیں جہنم رسید کیا، اللہ کی بے شمار رحمتیں ہوں اس بطل حریت پر، آمین،

حجاج کرام کی قتل وغارت؛

خلافت اسلامیہ کی فوجوں کا سامنا تو یہ لوگ نہیں کرتے تھے، لیکن جب اور جہاں انہیں موقع ملتا، لوٹ مار، چھینا جھپٹی اور قتل وغارت سے مسلمانوں پر ظلم ڈہاتے، اور بھاگ جاتے تھے، خصوصاً ایام حج میں ان کی سرگرمیاں عروج پر پہنچ جاتی تھیں، حجاج کے قافلوں پر حملے کرتے، مال واسباب لوٹتے، اور انہیں شہید کر دیتے، 317 ہجری میں انکی یہ شرمناک سرگرمیاں عروج پر پہنچ گئیں، یہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، ابو طاہر سلیمان بن ابی سعید جنابی انکا امیر تھا، انہوں نے مسجد حرام میں حجاج کو شہید کرنا شروع کیا، اور انکی لاشیں زمزم کے کنویں میں پھینکنا شروع کر دیں، مکہ مکرمہ کی کھلی آبادی، گھاٹیوں میں، حرم میں، کعبہ میں، ہر جگہ انہوں نے حجاج کو شہید کیا، انکا امیر ابو طاہر اللہ کی بے شمار لعنتیں ہوں اس پر، کعبہ کے دروازے پر بیٹھ گیا، حجاج کرام اس کے ارد گرد قتل کئے جا رہے تھے، اس کے ساتھی انکی لاشیں گرا رہے تھے، اور یہ وہ دن اور مہینہ تھا جس دن حجاج کی منیٰ کی طرف روانگی تھی، یعنی 8 ذی الحجہ، مہینہ بھی حرمت والا، اور پھر بیت اللہ، اس برکت والے دن یہ لعین بیت اللہ کے دروازے پر بیٹھ کے اپنے ساتھیوں سے حجاج کو قتل بھی کروا رہا تھا، اور ساتھ ساتھ یہ دعوی بھی کر رہا تھا،

انا اللہ و باللہ انا اخلق الخلق وافنیھم انا۔

میں ہی اللہ ہوں، اور میں اللہ خود اپنی قسم اٹھا کے کہتا ہوں، میں ہی مخلوق کو پیدا کرتا ہوں، اور میں ہی اسے فنا کے گھاٹ اتارتا ہوں، حجاج کرام ان لعنتی اسماعیلی شیعوں سے اپنی جانیں بچانے کے لئے بھاگتے ہیں، لیکن آج ان کے لئے اللہ کے گھر میں حرمت والے دن، حرمت والے مہینہ، حرمت والے شہر، حرمت والی مسجد کہیں بھی جائے امان نہیں، ہر جگہ انکو شہید کیا جا رہا ہے، پھر یہ لعنتی امیر حکم دیتا ہے، ان مقتولین کو زمزم کے کنویں میں پھینک دو، کنواں بھر جاتا ہے، تو مسجد حرام ہی کے صحن میں مختلف مقامات پر گڑھے کھود کر ان کو بغیر غسل، بغیر کفن، بغیر جنازہ اجتماعی دفن کر دیا جاتا ہے، فضاء میں ہر طرف خوف وہراس پھیلا ہوا ہے، زمزم کے کنویں پر بنی

® PDF By HAMEEDI
ہوئی چھت کو گرادیتے ہیں، باب کعبہ اکھاڑ دیا جاتا ہے، ایک لعنتی بیت اللہ کی چھت پر چڑھتا ہے، اور میزاب کعبہ (بیت اللہ کی چھت پر لگا ہوا پرنالہ) کو اکھاڑنے کی کوشش کرتا ہے، مگر وہ لعنتی سر کے بل زمین پر گرتا ہے اور گردن ٹوٹنے سے آتش جہنم کا ایندھن بنتا ہے، ایک اور لعنتی حجر اسود کی طرف بڑھتا ہے، اپنی کلہاڑی سے حجر اسود پر وار کرتا ہے، اور ساتھ ہی از راہ مذاق وٹھٹھا زور زور سے چلاتا ہے، اور کہتا ہے کہاں ہیں ابابیل؟ کہاں ہیں برسنے والے پتھر؟ (نعوذ باالله) مگر یہ ظالم اللہ کے اس فرمان کی حکمت نہ سمجھ سکا،

ولا تحسبن الله غافلا عما یعمل الظالمون۔ انما یؤخرھم لیوم تشخص فیہ الابصار۔ مھطعین مقنعی رؤسھم لا یرتد الیھم طرفھم وافئدتھم ھواء۔

ترجمہ۔ اور یہ ہرگز تصور نہ کرو، جو یہ ظالم کردار ادا کر رہے ہیں، اللہ تعالی اس سے بے خبر ہے، وہ تو صرف انہیں اس دن تک مہلت دے رہا ہے، جس میں آنکھیں اُٹھی کی اُٹھی رہ جائیں گی، یہ اپنے سر اٹھائے بھاگ رہے ہوں گے، ان کی آنکھیں خوف کے مارے حرکت نہ کریں گیں اور ان کے دل صبر سے خالی ہوں گے،

ان ظالموں نے حجر اسود کو اکھاڑ لیا، اور ساتھ لے گئے، تقریبا بیس سال تک حجر اسود ان کے پاس رہا،

498 ہجری میں پُر امن حجاج کرام کے قافلے بھی ایک بار پھر بیت اللہ شریف میں انکی قتل وغارت سے نہ بچ سکے،

حجاج کے قافلے جو خراسان، ہندوستان، ماوراءالنہر کے علاقوں سے بیت اللہ شریف میں جمع ہو کے طواف ودیگر عبادات میں مشغول تھے، کہ اسماعیلیوں نے سحری کے وقت ان پر حملہ کر دیا، اللہ کے گھر میں اس کے مہمانوں کو شہید کیا گیا اس روز ایک بار پھر ہزاروں افراد بیت اللہ کی دیواروں کے سائے میں مسجد حرام میں شہید کر دئے، ایک فرد کو بھی زندہ نہ چھوڑا گیا، انکے مال اور جانور مالِ غنیمت کے طور پر لوٹ لئے گئے، حجاج کی لاشیں زمزم کے کنویں میں پھینک کے اسے بھر دیا گیا،

سر راہ حجاج کے قافلوں پر حملے؛

اس زمانے میں صحرائی ڈاکوؤں کی اکثریت اسماعیلیوں کی تھی، جنکا خصوصی کام ہی حجاج کے قافلے لوٹنا تھا، انکے ظلم وبربریت کے چھوٹے چھوٹے واقعات تو سینکڑوں کی تعداد میں ہیں، لیکن میں صرف بڑے بڑے واقعات کا ذکر کر رہا ہوں

522 ہجری میں بھی خراسان سے حج بیت اللہ کے لئے ایک قافلہ چلا، جسکی تعداد ہزاروں میں تھی، اس قافلہ میں اس وقت کے بڑے بڑے علماء ومشائخ کی تعداد سینکڑوں میں تھی، اس قافلہ پر بھی اچانک رات کی تاریکی میں حملہ کیا گیا، حجاج کرام نے اس ناگہانی افتاد کا مقابلہ تو کیا، لیکن پر امن لوگوں کی پیشہ ور جنگجوؤں کے آگے ایک نہ چلی، ہزاروں لوگ تہ تیغ کر دئے گئے، جو تھوڑے سے بچے انہوں نے امان طلب کی، ظالموں نے کہا، ہتھیار پھینک دو، ہم تمہیں چھوڑ دیتے ہیں، انہوں نے اعتماد کیا، ہتھیار پھینکے، انہوں نے انہیں بھی شہید کر دیا، ہزاروں کے قافلہ میں ایک مرد، عورت، یا بچے کو نہ چھوڑا گیا، اللہ رب العزت کا ارشاد ہے،

® PDF By HAMEEDI

ان الذین یکفرون بآیات اللہ ویقتلون النبیین بغیر حق ویقتلون الذین یامرون باالقسط من الناس فبشر ھم بعذاب الیم -اولئک الذین حبطت اعمالھم فی الدنیاوالآخرۃ ومالھم من نٰصرین۔

ترجمہ۔بے شک وہ لوگ جواللہ کی آیات کا کفر کرتے ہیں،اور ناحق انبیاء کو قتل کرتے ہیں (قتل انبیاء ہر حال میں ناحق ہی ہوتا ہے) اور ان لوگوں کو قتل کرتے ہیں، جوانصاف کا حکم دیتے ہیں، پس انہیں دردناک عذاب کی بشارت دے دی جئے، یہی لوگ ہیں، جن کے دنیاوآخرت کے اعمال ضائع ہوگئے،اورانکا کوئی مددگار نہیں۔

صبح ہوئی،ان ظلموں نے دن کی روشنی میں چیک کرناشروع کیا، کہ لاشوں کے اندر زخمی اگر موجود ہیں تووہ بھی باقی نہ بچیں،ایک خبیث اسماعیلی نے آواز لگاناشروع کی،

یامسلمین ذھبت الملاحدہ ومن ارادالماء سقیتہ۔

اے مسلمانو! ملحد چلے گئے، جس نے پانی پیناہو،وہ مجھے بتائے، میں اسے پانی پلاؤں گا، جس زخمی نے بھی پانی مانگنے کے لئے سر اٹھایا،یا اس شخص کو آواز دی،ان لعینوں نے اسے بھی شہید کر دیا،اس وقت تک یہ بربریت کا کھیل کھیلتے رہے،جب تک انہوں نے ہر ہر فرد کوشہید نہ کر دیا،

شیعہ شرالبریہ کے جس گروہ اور فرقے کے حالات کوپڑھیں،ان کی خونریزیاں اور قتل وغارت گری پڑھ کے آنکھوں سے خون کے آنسو موسلادھار بارش کی طرح جاری ہو جاتے ہیں،

شیعہ اثناعشری ہوں،یااسماعیلی، پھراسماعیلیوں کا کوئی بھی گروہ ہوتاریخ کے صفحات ان کے ظلم وستم کی داستانوں سے رنگین ہیں، نزاری شیعہ ،دردوزی شیعہ ،مکارمہ شیعہ ،قرامطہ شیعہ ،زیدی شیعہ ،نصیری شیعہ (شام میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے والے نصیری شیعہ اوراثناعشری شیعہ ہیں بشارالاسد کا تعلق بھی نصیری شیعہ گروہ سے ہے) نصیری شیعوں کی کافی تعداد پاکستان میں بھی ہے،جتنے مجتہداور ذاکراپنی تقاریر میں حضرت علی رض کو مقام الوہیت سے بھی اوپر لے جاتے ہیں،انکی اکثریت نصیری شیعہ ہے، لیکن ان کے معتقداورانکی تقاریر سُننے والے سارے کے سارے اثناعشری شیعہ ہیں،

ان کے آپس کے جو تھوڑے بہت اختلافات ہیں،اہل سُنت دشمنی میں وہ کبھی آڑے نہیں آئے،اہل سُنت دشمنی میں الکفرملۃ واحدۃ کے مصداق یہ سب ایک ہیں،

شیعہ نے یمن، بحرین، پاکستان اور شام سمیت دنیامیں جہاں جہاں بھی قتل وغارت کا بازار گرم کرر کھاہے، یہ سارے ایرانی پاسداران انقلاب کے تربیت یافتہ ہیں،یہ دنیا کے مختلف مسلمان ممالک میں موجودایرانی سفارت خانوں سے سٹوڈنٹ یازیارات کاویزہ لے کر

® PDF By HAMEEDI

ایران جاتے ہیں، جہاں انہیں قتل وغارت کی خصوصی ٹریننگ دی جاتی ہے، جس سے یہ دنیا بھر کے اسلامی ممالک میں اہل سنت عوام کا بے دریغ قتل کرتے ہیں، اور چور مچائے شور کے مصداق اپنے مظلوم ہونے کا شور مچا کے دنیا کی ہمدردیاں سمیٹنے کی کوشش بھی کرتے ہیں، پاکستان کے تین علاقوں پاراچنار، بلتستان، اور بلوچستان کے شیعہ ایران سے دہشت گردی کی تربیت لینے میں پیش پیش ہیں،

پاکستان کے خفیہ اداروں کی رپورٹس کے مطابق نڈر عالم دین اور اہل سُنت کے عظیم خطیب مولانا اعظم طارق رح کو شہید کرنے والی ٹیمیں بھی بلتستان کے شیعوں کی اور ایران سے دہشت گردی کی خصوصی تربیت یافتہ تھیں، جس روز انکو شہید کیا گیا، چھ مختلف ٹیموں کو یہ ہدف دیا گیا تھا، جو مسلسل انکا پیچھا کرتے رہے، اور باالآخر انہیں شہید کرنے میں کامیاب ہو گئے،

وطن عزیز میں سینکڑوں علماء اور ہزاروں اہل سُنت نوجوان انکی بربریت کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں، اللہ تعالٰی اپنے سچے دین اور سچے نبی کے سچے ساتھیوں کی عظمت وناموس کی حفاظت کرنے والوں کی حفاظت فرمائے آمین

صاحبزادہ ضیاء ناصر